اللہ کو اپنا بنالو
ازافادات
حضرت مولانا طارق جمیل صاحب
www.besturdubooks.net
ترتیب وتزئین
مولانا ارسلان بن اختر

# اللہ کو اپنا بنالو



از افادات

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب کے



ترتیب و تزئین

مولانا ارسلان بن اختر

شعبہ تحقیق و تصنیف:

مکتبہ ارسلان

بنوری ٹاؤن، کراچی۔

فون:0333-2103655

**مکتبہ ارسلان**
بلمقابل نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی۔
فون:0333-2103655

خط وکتابت کا پتہ: مکتبہ زکریا اسلام مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔فون:4855305

نام کتاب............ اللہ کو اپنا بنالو
ازافادات............ حضرت مولانا طارق جمیل صاحب
ترتیب وتزئین............ مولانا ارسلان بن اختر
اشاعت اول............ جون 2006
قیمت............

اسٹاکسٹ: نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی۔فون:2722080

ملنے کا پتہ:

**کراچی**: مکتبہ بخاری گلستان کالونی، لیاری فون7520385۔ نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی۔
بیت القرآن اردو بازار، کراچی۔ صدیقی ٹرسٹ نزد لسبیلہ چوک۔ اقبال بک ڈپو (اقبال نعمانی صدر)۔
اسلامی کتب خانہ نزد بنوری ٹاؤن۔ دارالاشاعت اردو بازار، کراچی۔ علمی کتاب گھر اردو بازار، کراچی۔

**لاہور**: مکتبہ رحمانیہ غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور۔ ادارہ اسلامیات انارکلی بازار، لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور۔

**راولپنڈی**: مکتبہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔

# اکابر کی نظر میں

## مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کی نظر میں!

حکیم محمد اختر عفی عنہ
ناظم مجلس اشاعۃ الحق

HAKIM MUHAMMAD AKHTAR

NAZIM
MAJLIS-E-ISHATUL HAQ

KHANGAH IMDADIA ASHRAFIA
ASHRAFUL MADARIS
GULSHAN-E-IQBAL -2 KARACHI

کتاب ''اللہ تعالیٰ بندوں سے کتنی محبت کرتے ہیں'' ۳۰۰ کتابو

سے مستند ہے۔ جس میں صوفی مولوی ارسلان صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے اپ

فطری ذوق عاشقانہ عارفانہ سے محبت اور معرفت کے نہایت مفید مضامین جمع کئے

ہیں۔ مجھے قوی امید ہے کہ یہ کتاب اور موصوف کی دیگر کتابوں کا مطالعہ امت

مسلمہ کے لئے معرفت اور محبت خداوندی کے حصول میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔

دل سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ موصوف کی تصنیف اور تالیف کردہ کتابوں کو

امت مسلمہ کے لئے نہایت مفید بنا کر قارئین اور معاونین کے لئے صدقہ جاریہ

بنائے۔ آمین!!!

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

## شہید الاسلام مولانا یوسف لدھیانویؒ کی نظر میں!

محمد یوسف لدھیانوی
جامع مسجد باب الرحمت

حضرت لدھیانویؒ نے مولانا ارسلان کی کتاب " علامات محبت " کی تقریظ میں لکھا ہے کہ! زیر نظر مجموعہ میں حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب کے مسترشد " جناب محمد ارسلان بن اختر " نے نہایت محنت و عرق ریزی سے سلاست سے معمور اور مستند حوالوں سے مزین زیر نظر کتاب مرتب فرمائی ہے۔ جو کہ تحسین اور لائق اعتماد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو نافع بنائے۔ آمین!!!

العارض.....

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمتہ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

DR. MUFTI NIZAMUDDIN SHAMZI
Professor of Hadith
Jamia-tul-Uloom-il-Islamiyyah
Allama Binori Town, Karachi-5

ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی
استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

## ''مولانا ارسلان بن اختر'' حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی نظام الدین شہید کی نظر میں ڈاکٹر صاحب کے قلم سے مختلف کتب پر لکھی گئی تقاریر کے چند اقتباسات!

مولوی ارسلان بن اختر کی کتاب ''نماز میں خشوع وخصوع'' میں اقوال سلف کا اچھا ذخیرہ ہے۔ خصوصاً دوسرے حصے میں خشوع وخضوع کی صفت پیدا کرنے کے طریقے خوب بیان کیے گئے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو امت کے لئے نافع بنائے۔ امین!!!

بندہ نے عزیز مولوی ارسلان کی کتاب ''حصول ولایت'' دیکھی، ماشاء اللہ اس مقصد کے لئے انتہائی نافع اور مفید ہے اس کتاب کے مضامین بھی ماشاءاللہ بہت اونچے ہیں انشاء اللہ اس کے پڑھنے سے ہر شخص میں محبت الٰہی کا جذبہ پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کی محنت کو اپنی مخلوق کے لئے باعث ہدایت بنائے امین!!! حضرت ڈاکٹر صاحبؒ نے مولانا ارسلان کی کتاب ''اللہ کے عاشقوں کی عاشقی'' کی تقریظ میں لکھا ہے کہ مولوی ارسلان صاحب کا تعلق بیعت چونکہ عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب سے ہے، اس لئے ان کے مسترشدین کو بھی ماشاء اللہ ان چیزوں میں سے وافر حصہ ملا ہے۔ اس لئے محبت الٰہی کا موضوع مؤلف موصوف کے لئے شنید نہیں بلکہ دید ہے۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ مولوی ارسلان کو اپنی محبت ومعرفت کاملہ نصیب فرما دے۔ امین!!! حضرت ڈاکٹر صاحب نے ''گناہوں کا سمندر'' نامی کتاب میں دوران تقریظ لکھا ہے بندہ مولوی ارسلان کی محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے دربار میں قبول فرمائے آمین!!

۲۶/۱۲/...

# فہرست

# اللہ کون؟

حدیث مبارک ہے...... احاط بصرہ بجمیع مرئیات
......اللہ تعالیٰ کی نظر ساری کائنات کو دیکھ رہی ہے، مثال کے طور پر......یر
دبیب النملة السوداء ......علی الصخرة السماء ...... فی لیـ
الظلماء ......ایک کالا پتھر ہے...... پہاڑ بھی کالا ہے......پھر رات بھی کا
ہے...... پھر اوپر جنگل چھا چکا ہے...... پتے پڑے ہوئے ہیں...... گھا
ہے...... پرالی ہے...... کالا پہاڑ...... کالا پتھر...... کالی رات......پھر اوپر گھا
وغیرہ ہے...... نیچے ایک کالی چیونٹی جا رہی ہے......اللہ عرش پر ہے...... چیو
فرش پر ہے......درمیان میں اتنے پردے ہیں......چیونٹی کے چلنے سے کا
پتھر پر ایک لکیر پڑ رہی ہے......اللہ کہہ رہا ہے میں لکیر بھی دیکھ رہا ہوں۔

کبھی آپ چیونٹی کو اٹھا کر دیکھو......اس کے تو پاؤں ہی نظر نہیں
آتے...... وہ لکیر کیا بنائے گی؟ ......وہ تو نرم مٹی پر چلے تو لکیر مشکل سے
بنے......تو پہاڑ اور پتھر پر لکیر کیسے بنے گی؟ ......اگر بڑی بڑی خوردبینیں لگا
جائیں تو بنتی نظر آئے گی......اللہ عرش پر ہو کے کہہ رہا ہے......کہ میں اسے
دیکھ رہا ہوں۔رات کا اندھیرا...... پہاڑ کا اندھیرا......گھاس اور پرالی کا
اندھیرا......جنگل کا اندھیرا...... چیونٹی کا اپنا اندھیرا......اور اس کی حقیر کا
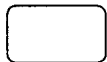
ٹانگوں کا اندھیرا بھی...... مجھ سے یہ لکیر نہیں چھپا سکتا...... وہ ایسا بصیر ہے۔

وہ سننے والا کیسا ہے...... واسروقولکم ...... آہستہ بولو......

اواجھروبہ...... زور سے بولو...... انه علیم بذات الصدور ...... تمہارے

اندر کے چھپے ہوئے بھید کو بھی جانتا ہے...... یعلم السر ...... تم چپکے چپکے

بولے...... واخفی...... تم دل ہی دل میں بولے...... اللہ کہتا ہے، میں یہ بھی

سن لیتا ہوں۔

☆...... تمہارے سانس کو نکلتا دیکھے...... اترتا دیکھے

☆...... تمہارے سانس کی آواز سنے...... دل کی دھڑکن سنے

☆...... رگوں میں چلنے والے خون تک کی آواز کو سنے

☆...... پتہ ٹوٹے اس کے ٹوٹنے کی آواز سنے

☆...... زمین پر گرے اس کے گرنے کی آواز کو سنے

☆...... چیونٹی کی پکار سنے...... آواز سنے...... فریاد سنے

☆...... تہہ خاک چلنے والے کیڑے کی آواز اور صدا سنے

☆...... سات سمندر کی تہہ میں چلنے والی مچھلی کی پکار سنے، صدا سنے

☆...... ریت کا ایک ایک ذرہ ☆...... زمین کا ایک ایک ذرہ

☆...... درخت کا ایک ایک پتہ

... یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ...... زمین کے اندر جو کچھ ہے اللہ کے علم میں ہے۔

# کس رب سے ٹکر لے رہے ہو؟

میرے بندو! میری بندیو! کس سے ٹکراتے ہو......؟ جس نے زمین دو دن میں بچھائی......"ا ء نکم"کس سے ٹکر لے رہے ہو......؟

**"لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین و تجعلون له اندادا"**

جانتے بھی ہو یہ کون ہے؟

**"ذالک رب العالمین"**

یہ کل کائنات کا شہنشاہ ہے......، بادشاہ ہے......، رب ہے......، پالنے والا ہے، زمین کے اندھیرے میں...... چھپی ہوئی چیونٹی کو بھی رزق پہنچا رہا ہے...... آنکھوں سے بڑی بڑی خوردبینوں سے......نظر نہ آنے والے جراثیموں کو وہ رزق پہنچا رہا ہے......اس رب سے ٹکر لے لی تم نے......؟ کس سے ٹکرائے ہو؟

زمین اس لئے بچھائی کہ اس پر تم مست ہو کر چلو......؟ اس لئے بچھائی کہ اس پر اکڑ کر چلتے رہو......؟ اس پر ناچتے......کودتے......گاتے ہو...... کیا تمہیں خبر نہیں ہے......کہ اللہ وہ آنکھ رکھتا ہے...... **"لا تاخذہ سنة ولا نوم"**......جو نہ اونگھتی ہے اور نہ سوتی ہے۔

کیا اسے نظر نہیں آ رہا ہے...... جب تم بے پردہ ہو کر چلتی ہو......

جب تم زیب وزینت کر کے نکلتی ہو...... جب تم تکبر کے ساتھ اپنے مال کے گھمنڈ میں...... اپنے حسن کے گھمنڈ میں...... اپنی کمائیوں کے گھمنڈ میں...... جب تم چلتے ہو...... تو کیا وہ آنکھ سوگئی ہے......؟ کیا وہ غافل ہو گیا ہے......؟ کیا اسے نظر نہیں آرہا......؟ کیا موت تمہارا گلا نہیں دبائے گی......؟ کیا قبر تمہیں زیر وزبر نہیں کرے گی؟

کیا اس حسن کو اللہ تبارک وتعالیٰ مٹی میں نہیں ملائے گا...... وہ کیڑے بھی تیار ہو چکے ہیں......، جن میں تقسیم ہو چکی ہے...... کہ گالوں کا گوشت یہ کیڑے کھائیں گے...... آنکھوں کا گوشت یہ کیڑے کھائیں گے...... جسے کاجل سے سجایا...... اور گھنٹوں جن کی نوک پلک کو سنوارا...... اس کے تو کیڑے بھی طے ہو چکے ہیں...... کہ یہ کیڑے اس کی آنکھوں کو کھائیں گے...... وہ ماتھا جسے جھومر سے سجایا...... اس کو کھانے والے کیڑوں کی تعداد مقرر ہو چکی ہے۔

اس کا پیٹ...... اس کی رانیں...... اس کی ٹانگیں...... اس کے بازو...... اس کی انگلیاں...... کس نے کیا کھانا ہے...... رزق بن کر ہمارے وجود تقسیم ہو چکے ہیں...... جس وجود کو کیڑے کھا جائیں۔

# سب سے بڑا مسئلہ:-

تو جو سب سے بڑی آفت اور مصیبت ہے...... کہ انسان یہ دنیا چھوڑ کر جاتا ہے...... کتنے ارمانوں سے آپ لوگوں نے گھر بنائے ہوئے ہیں ......اور ہر شخص نے بنائے ہیں...... حتیٰ کہ چڑیا بھی گھونسلہ شوق سے بناتی ہے ......ایک بیا...... ایک پرندہ چھوٹا سا...... وہ بھی بڑے ذوق وشوق سے تنکے اکٹھے کرتا ہے......اور اپنے لئے گھونسلہ بناتا ہے...... کہ یہ ہر جاندار کی فطرت ہے...... کہ وہ رہنے کیلئے کوئی نہ کوئی ٹھکانہ بناتا ہے...... کتنے ارمانوں سے انسان گھر بناتا ہے......اور پھر خاموشی سے چھوڑ کر......لوگوں کے کندھوں پر سوار ہو کر......اندھیر کوٹھڑی میں جا کر سو جاتا ہے۔

# اللہ سے صلح کرلو:-

آج تک جو گناہ کیئے.....ایک آنسو..... جو آپ کی آنکھوں سے
نکلا نہ ہو.....صرف آنکھیں ڈبڈبا جائیں.....اور اس چشمے کے اندر ہی پانی رہ
جائے..... باہر نہ نکلے.....تو بھی یہ اتنا بڑا سمندر ہے.....کہ میری آپ کی
زندگی کے ہزاروں سال کے کالے دفتر کو..... دھوکے میں رکھ دے گا.....
کیونکہ ہمارا واسطہ دنیا کے بادشاہ سے نہیں ہے.....اس بادشاہ سے رحم کرنا.....
جس کی شان ہے.....بچھڑا بیٹا ماں سے ملا.....تو اتنی خوشی ماں کو نہیں ہوتی.....
جتنا کے توبہ کرنے پر.....اللہ کو اپنے بندے سے پیار ہوتا ہے۔

ادھر میں نے توبہ کی..... ادھر ساتوں آسمانوں پر چراغاں
ہوگیا.....فرشتے کہتے ہیں یہ کیا ہوگیا.....؟ تو اللہ کہتے ہیں:-

میرا ایک بندہ مجھ سے روٹھا ہوا تھا.....آج اس نے مجھ
سے صلح کی.....اس کی خوشی میں چراغاں ہے۔

بھائی چراغاں تو استعمال کریں..... کہ لوگوں کو اللہ کے ساتھ جوڑا جائے.....
بچھڑے بچے کو ماں باپ سے ملنے پر اتنی خوشی نہ ہوگی.....آپ ایک بندے کو
توبہ کروادیں.....اسے مسجد کا راستہ دکھا دیں.....اتنا انشاء اللہ تعالیٰ آپ پر
خوش ہوگا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ آپ کے

محبوب کون ہیں؟ فرمایا:-

جو میرے بندوں کو میرے ساتھ ملاتا ہے..... وہ میرا محبوب بن جاتا ہے.....

ماں کیا محبت کرتی ہے..... جو اللہ کرتا ہے..... اکلوتا بیٹا ہو..... تو وہ کہے امی! ا

کہے گی..... جی میرا بیٹا..... وہ کہے امی! وہ کہے گی جی..... پھر کہے امی! وہ کہے

گی ہوں..... پھر کہے گا امی! وہ کہے گی بکواس نہ کر..... جس کا کوئی حصہ ایسا

نہیں..... جو گناہوں کی سیاہی سے داغدار نہ ہو..... اس دامن میں کوئی ایک

جگہ نہیں..... جس پر نافرمانی کی سیاہیاں نہ ہوں..... اس سب کے باوجود.....

آپ نے کہا: یا اللہ! تو ستر دفعہ جواب آئے گا:-

"لبیک، لبیک یا عبدی"

میرے بندے! واہ میں کب سے تیرے انتظار میں بیٹھا
ہوں کہ کبھی تو مجھے بھی پکارے گا۔

# اللہ سے تعلق جوڑلو:۔

میرے بھائیو! ہم یہ کہہ رہے ہیں...... کہ اپنے اللہ سے تعلق جوڑ لو...... تبلیغ کوئی جماعت نہیں...... کوئی تحریک نہیں ہے...... یہ وہی ہے جو میں عرض کرر ہا ہوں...... اور ہر جگہ جہاں آپ ہیں...... اللہ سے تعلق جوڑیں...... یہ کوئی حکومت نہیں...... کہ تعلق بنانا مشکل ہو...... ہزار برس کے گناہوں کو...... ایک آنسو دھو دیتا ہے...... توبہ کریں...... اپنے اللہ کو منالیں...... اس کے سامنے جھک جائیں...... حکومت سے آدمی گمراہ نہیں ہوتا ہے...... دل سے آدمی گمرہ ہوتا ہے...... فقر سے کوئی گمراہ نہیں ہوتا دل سے آدمی گمراہ ہوتا ہے۔

اقرب الیہ من حبل الورید...... شاہ رگ سے زیادہ تمہارے قریب ہے...... واذا سالک عبادی عنی فانی قریب...... جب میرے بندے پوچھیں...... تو ان سے کہو جب اور سوال آئے ہیں...... یسئلونک عن الیتمی...... تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... قل اصلاح لهم خیر...... یہ یتامی کے بارے میں پوچھتے ہیں...... آپ میرے نبی ﷺ یوں

یوں کہیں...... یسئلونک عن الانفال...... قل الانفال للہ والرسول...... یہ آپ سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں...... تو میرے نبی ﷺ آپ ان سے یہ یہ کہو......

و یسئلونک عن الخمر و المیسر...... یہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں...... قل...... تو میرے نبی آپ ان سے یہ کہو...... مختلف سوال آئے...... قرآن میں...... ان کا جواب دینے کیلئے...... اللہ نے اپنے نبی ا سے فرمایا:-

ان سے یہ کہو، ان سے یہ کہو، ان سے یہ کہو۔

# اللہ انسان کی شاہ رگ سے زیادہ قریب

پھر ایک سوال آیا کہ ہمارا رب کہاں ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ ...بعید ربنا فنادیہ ام قریب فننا جیہ ...... ہمارا رب دور ہے ...... کہ زور سے بلائیں ...... یا قریب ہے آہستہ بلائیں ...... اس کا جواب ...... جو پچھلے سوال میں اس کے مطابق یوں ہوتا ہے ...... یسئلونک عن اللہ ...... یہ پوچھتے ہیں اللہ کے بارے میں ...... قل انہ قریب ...... ان سے کہو کہ وہ قریب ہے ...... یہ ہونا چاہئے تھا

اللہ نے یہاں طرز کلام بدلا ہے ...... واذا سألک عبادی عنی ...... جب یہ میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے پوچھیں ...... یسئلونک ...... یہ ساتھ جب سوال ہوتا ہے ...... تو آگے جو جواب آرہا ہے ...... وہ جواب ممکن ہے ...... آج یہ ہے کل بدل جائے ...... میں مثال دیتا ہوں ...... یسئلونک عن الخمر والمیسر ...... یہ پوچھ رہے ہیں شراب اور جوئے کے بارے میں ...... قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس ...... آپ ان سے کہیں ...... اس میں نفع بھی ہے ...... اور نقصان بھی ہے

لیکن اس موقع پر جواب یہ تھا..... لیکن کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے یہ بدل دیا اور پھر کہا..... کہ شراب اور جوا..... بالکل حرام ہے، اس کے قریب نہ جاؤ۔

اور یہاں عبادت ہے..... **واذا سالک عبادی عنی**..... اس کا مطلب یہ ہے کہ جب..... جس وقت..... زمانے..... جس دور میں..... میرے بارے میں..... میرے بندے سوال کریں گے..... تو جواب یہی ہے..... یہ جواب نہیں بدلے گا..... کبھی بھی نہیں بدلے گا..... وہ کیا ہے..... اللہ تعالیٰ کہتا ہے..... **قل**..... کہو کہ وہ قریب ہے..... یہ طرز نہیں اختیار کیا..... بلکہ آگے آکر..... اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیا:۔

**..... وانی قریب .....**

میرے بندے میں تیرے قریب ہوں..... میں خود تیرے قریب ہوں، کتنا قریب ہوں؟

**..... اقرب الیہ من حبل الورید .....**

تیری شاہ رگ سے زیادہ تجھ سے قریب ہوں۔
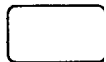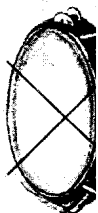
# خوبصورت چہرہ! کیڑوں کی غذا:-

اسپین سے کمبل منگوائے، سونے کیلئے...... دس برس بھی سونے نہ پائے تھے کہ ہمیشہ کیلئے مٹی کی چادر اوڑھ کر سو گئے بڑے سارے ڈیزائن دیکھ کر پلنگ بنوائے...... بیڈ بنوائے...... اور جب اٹھے تو ایک پل میں اٹھ کر چلے گئے...... اور جا کر مٹی کے بستر پر ہمیشہ کیلئے جا کر سو گئے...... اپنی خواب گاہ میں بڑے ڈیزائن کی لائٹیں لگوائیں...... بڑے خوبصورت قمقموں میں بلب لگائے اور چند دن بھی نہیں رہنے پائے تھے کہ اٹھ کر اندھیری کوٹھڑی میں جا کر سو گئے...... ہر وقت اپنے گھر کو چمکانے والے جا کر وحشت اور تنہائی کے گھر میں اور کیڑوں کے ساتھ جا کر سو جاتے ہیں...... بدن پر کوئی چیونٹی آجائے تو آدمی اس کو جھاڑ دیتا ہے...... مار دیتا ہے...... آج اس کے بدن پر کروڑوں کیڑے پھر رہے ہیں...... جس چہرے کو گرمی سے بچاتا ہے...... سردی سے بچاتا ہے...... بھوک سے بچاتا ہے...... تھکن سے بچاتا ہے...... اسی چہرے پر آج کیڑوں کا حملہ ہے...... کوئی اس کی آنکھ کھا رہا ہے...... کوئی اس کی کھال کھا رہا ہے...... کوئی اس کی زبان نوچ رہا ہے...... کوئی اس کی ٹانگوں کو لگا ہوا ہے۔

اور وہ پیٹ کہ جس کو بھرنے کیلئے ساری زندگی دھکے کھاتا رہا......

وہی پیٹ سب سے پہلے قبر میں پھٹ جاتا ہے......اور اللہ نے فرمایا......اے میرے بندے! دنیا کو لالچ کی نظر سے مت دیکھا کر......قبر میں سب سے پہلے تیرے وجود کو جو کیڑا کھاتا ہے ...... وہ تیری آنکھیں ہی ہوتی ہیں ......سب سے پہلے ہی شمع بجھتی ہے اور سب سے پہلے اسی کو اللہ نکالتا ہے اور کیڑوں کو کھلا دیتا ہے

تو جس انسان کا یہ حیرت ناک انجام ہو کہ موت اس کی شکاری ہو!

آفات کے پھندے اس کے چاروں اطراف قائم کئے جا چکے ہوں!

......مصیبتوں کی کھائیاں قدم قدم پر اس کے لئے کھود دی گئی ہوں!

......غموں کے بادل کبھی اس کے افق سے اٹھتے ہی نہ ہوں!

......خوشیوں کی کرن بجلی کی چمک کی طرح آکر گزر جاتی ہو!

...... پریشانیوں اور تفکرات کے سمندروں میں ڈوبا ہوا ہو!

......اور بیماریاں اس کے ساتھ اپنا کردار ادا کر رہی ہوں!

...... دوستوں کی بے وفائیاں اولاد کی نافرمانیاں اس کے دل پر نشتر چلا رہی ہوں......قبر اس کو روزانہ پکار رہی ہو...... انا بیت وحشة ...... انا بیت الدود ...... انا بت الظلمة ......میں تنہائی کا گھر، میں اندھیروں کا گھر، میں کیڑے مکوڑوں کا گھر، میرے پاس آنا ہے تو کوئی زاد راہ لے کر آنا ......آپ ذرا اس زندگی کی گہرائی میں دیکھیں کہ یہ کتنی بے پائیدار...... بے

ثبات...... بے وفاء...... بے قرار زندگی ہے...... کہ جہاں ایک پل انسان کو قرار نہیں...... کہیں ایک پل انسان کو ٹھہراؤ نہیں تھوڑی سی خوشیاں دیکھتا ہے...... اور پھر چاروں طرف غموں کے بادل ایک خوشی کو لینے کیلئے لاکھوں کے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں...... اور وہ خوشی آتی ہے اور چلی جاتی ہے، بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے۔

میرے بھائیو! اگر تو ہم خود بخود بنتے تو جو مرضی کرتے، یا اپنے آپ کو بناتے جو مرضی کرتے، نہ خود بخود بنے کی نیچر نے بنا دیا، گلاس تو خود بنا نہیں اور کائنات خود بن گئی؟ لائٹ تو خود چمکی نہیں اور سورج خود بخود چمک گیا؟...ام خلقوا من غیر شئی ...بتاؤ تو سہی خود بخود بن گئے ہو؟...ام هم الخالقون.

نہیں یا اللہ تو نے ہی بنایا، ہم کیا ہیں، کچھ بھی نہیں ہیں۔اب ہماری اوقات کیا ہے؟ ہماری حیثیت کیا ہے؟ آپ مجھے کہیں گے مولوی صاحب، میں آپ کو کہوں گا ممبر صاحب، وزیر صاحب، صدر صاحب، حاجی صاحب، شیخ صاحب، کرنل صاحب، اصل مسئلہ یہ ہے کہ اللہ ہمیں کیا کہتا ہے۔

# اکڑ کر مت چلا کرو!!!

ایک واقعہ مجھے یاد آگیا ہے...... سلیمان بن عبدالملک کے زمانے میں...... عراق کا گورنر یزید بن مہلب بن ابی صفراء تھا...... یہ بازار میں جا رہا تھا بڑا اکڑ اکڑ کر...... آگے مالک بن دینارؒ کھڑے تھے...... انہوں نے ٹوکا...... کہا:۔

بیٹا یہ اکڑ اللہ کو پسند نہیں ہے جو تو چل رہا ہے۔

اس نے کہا:۔ بڑے میاں شاید آپ نے مجھے پہچانا نہیں...... بڑے میاں آپ نہیں جانتے میں کون ہوں......؟ انہوں نے کہا بیٹا......

**اعرف بذاتک منک......**

جتنا تو اپنے آپ کو جانتا ہے میں اس سے زیادہ تمہیں جانتا ہوں۔

کہا وہ کیسے؟ انہوں نے کہا:۔

**......ان اولک نطفة نجسا......**

......بیٹا تیری ابتداء ایک ناپاک پانی ہے......

**......وان آخرتک جیفة منطنا......**

......تیری انتہا بدبو کا ایک ڈھیر ہے......

**......وبینهما تحمل القذرة......**

......ایک گندگی شروع کی...... ایک غلاظت آخر کی......اور
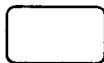
اس کے درمیان تو پیشاب پاخانے کا ٹوکرا ہے....

مالک بن دینارؒ نے کہا: تجھے پہچانا کہ نہیں، تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، کہا شیخ آپ نے مجھے صحیح پہچانا، لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا۔

تم تو اللہ کے محبوب (ﷺ) کی زندگی کو اپنی زینت بناؤ۔

اپنی آنکھوں کو حیاء کا کاجل لگاؤ۔

اپنے کانوں کو قرآن کے نغموں سے آشنا کرو۔

اپنے چہرہ کو حضور ﷺ کی سنت سے سجاؤ۔

اپنے لباس کو حضور ﷺ والا لباس بناؤ۔

اپنے پاؤں میں اللہ کی محبت کی بیڑیاں ڈالو۔

اپنے ہاتھوں میں اس کے عشق کی ہتھکڑیاں ڈالو۔

اپنے گلے میں اس کی اطاعت کا گلوبند ڈالو۔

اپنے ماتھوں پہ اس کے سجدوں کا جھومر سجاؤ۔

پھر دیکھو اللہ کو کیسے پیارے لگو گے۔

# اللہ کے رسول کا دامن تھام لو:-

کیا عورتوں کی طرح لڑکے بھی میک اپ کرتے پھر رہے ہیں۔
چوڑیاں پہن کر بیٹھ جاؤ گھر اگر یہی کرنا ہے۔اور اس انسانیت کو تباہی کے غار سے نکالنا ہے تو اللہ کے واسطے توبہ کرو۔اپنی زندگی کی شاہراہ خود طے کرو

ہم خود تراشتے ہیں منازل کے سنگ میل
ہم وہ نہیں ہیں جن کو زمانہ بنا گیا



ہم آپ کو اپنی طرف نہیں متوجہ کر رہے کہ ہمارے معتقد ہو جاؤ، اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا دامن تھامو۔ہم بھی اسی کی طرف بھاگ رہے ہیں۔آپ بھی بھاگو۔سیکھنے کے لئے نکلو۔گھر بیٹھے ملنے کا سودا ہوتا ہم کبھی گھر نہ چھوڑتے۔یہ گھر بیٹھے ملنے کا سودا نہیں ہے۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

ہزاروں منزلیں طے کرنا پڑتی ہیں،تب جا کر انسان کسی کنارے لگتا ہے اور پہنچتا ہے،تو آپ میں تو ابھی کلیاں مہک سکتی ہیں۔پھول کھل سکتے ہیں،ہم نے تو آج تک کانٹے ہی چنے۔اور پتہ نہیں آگے ہمارے مقدر میں بہار دیکھنا ہے کہ نہیں،تم تو توبہ کرو کہ اگلی نسلیں تو بہار دیکھ سکیں،یہ زمین ضرور پاک ہوگی۔

# سب سے زیادہ ڈرانے والی قرآنی آیت

میں نے ایک آیت آپ کے سامنے پڑھی ہے...... خطبے میں...... جس کے بارے میں علماء فرماتے ہیں یہ قرآن کی سب سے خوفناک آیت ہے:

☆......اَخوَفُ اٰیۃٍ فِیْ الْقُرْاٰن

قرآن کی سب سے خوفناک آیت،

☆......اَخوَفُ اٰیۃٍ فِیْ الْقُرْاٰن

قرآن کی سب سے زیادہ ڈرانے والی آیت،

☆......اَخوَفُ اٰیۃٍ فِیْ الْقُرْاٰن

قرآن کی سب سے زیادہ لرزا دینے والی آیت،

☆......اَخوَفُ اٰیۃٍ فِیْ الْقُرْاٰن

قرآن کی سب سے زیادہ ہیبت طاری کر دینے والی،

☆......اَخوَفُ اٰیۃٍ فِیْ الْقُرْاٰن

قرآن کی سب سے زیادہ پھڑ پھڑا دینے والی آیت،

اور لرزا دینے والی آیت اور ڈرا دینے والی آیت اور ہیبت طاری کر دینے والی آیت اور پیروں تلے زمین نکال دینے والی آیت ہے، کونسی؟

" فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ "

غافل سنبھل کے چل، دیکھنے والا تجھ سے غافل نہیں۔ بنانے والا تجھ سے غافل نہیں۔

اس نے پکار پکار کے اعلان کیا ہے۔ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تو نے گناہ کیا تو یاد رکھ اس کی سزا کے لئے تیار ہو جا اور ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تو نے نیکی کی تو اس کی جزاء کے لئے تیار ہو جا۔ تیرا رب ظالم نہیں ہے۔

" وَاِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ "

ایک رائی کے دانے کے برابر نیکی کر لی...... برائی کر لی۔ کہاں؟

...... فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ ...... کسی پہاڑ کی غار میں،

...... اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ ...... کہاں؟ آسمان کی وسعتوں میں گم ہو کے،

...... اَوْ فِي الْاَرْضِ ...... کہاں؟ زمین کے غاروں میں، اندھیروں میں چھپ کے کیا ہو گا؟ ...... يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ...... ایک دن آئے گا اللہ تجھے سامنے کر کے دکھا دے گا۔

# چنگیز خان کا منصوبہ:۔

چنگیز خان نے کہا تھا کہ میری اولاد بڑے بڑے ملکوں پر حکومت
رے گی۔ بڑے بڑے محلوں میں رات گزارے گی اور انہیں یاد بھی نہ ہوگا
ہ کوئی بوڑھا ان کے لئے اپنا خون دے کر یہ حکومت بنا گیا۔

موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ ہر نشے کو نکال دیتی ہے، یہ دنیا
ھیل تماشا ہے۔ مال کی دوڑ ہے، کتنا کمانا ہے؟ کب تک کمانا ہے؟ کوئی حد ہے؟
ہیں جا کر رکنا ہے، کہیں تو رکو کہ آخرت کی کچھ سوچ سکو۔ کہیں تو رکو کہ آگے کی بھی
چھ سوچ سکے۔ روزانہ نیا پروگرام، نئے سے نئے منصوبے، نئے سے نیا ڈیزائن
ہے۔

ایک وہ منصوبہ ہے جو ہمارے ساتھ ساتھ چل رہا ہے، جو ہمیں
زی سے موت کی طرف دھکیل رہا ہے۔ ادھر اونچی اونچی عمارتیں بن رہی ہیں
ر ادھر گہرے گڑھے کی طرف ہم لڑھکتے چلے جا رہے ہیں۔ ادھر بڑے
بصورت لباس تیار کئے جا رہے ہیں اور ادھر کفن کا سادہ لٹھا بھی بازار میں
رہا ہے۔ ادھر بڑے عالیشان اور عمدہ کھانے تیار کئے جا رہے ہیں اور ادھر قبر
کے کیڑے بھی منتظر ہیں۔ شیخ صاحب کی پلی ہوئی لاش کو کھانے کیلئے۔

آپ کائنات میں غور کیوں نہیں کرتے، یہ کتنی عبرت کی زندگی

ہے ایک دم آنکھ کھلتی ہے کہ یہ کیوں مر گیا؟ یہ کہاں جا رہا ہے؟ اس کو اتنے خوبصورت گھر سے کیوں لے جا رہے ہیں؟ موت کیا ہے؟

تو پھر پتہ چلا کہ یہ جہان تو چھوڑ کر لوگ چلے جاتے ہیں۔ تو کیا آگے کوئی زندگی ہے؟ یا بس یہی کچھ ہے۔ مر گیا، چند دن ہم روئے اور پھر سب نے بھلا دیا۔ آپ دیکھتے نہیں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ اس کے بغیر کیا ہوگا۔ پھر دیکھتے ہیں کہ اسی کے بغیر سب کچھ ہو رہا ہے۔ کہتے ہیں اس کے بغیر ہماری زندگی تو اب تاریک ہوگئی۔ دیکھتے ہیں اسی گھر میں رات کو چراغاں ہو رہا ہوتا ہے جیسے یہاں کوئی مرا ہی نہیں تھا۔

تو یہاں آکر ذہن خاموش ہو جاتا ہے کہ آگے کیا ہے؟ عقل تو خاموش ہو جاتی ہے لیکن اگر انسان کی عقل سلیم ہو، میں کہتا ہوں مسلمان نہ بھی ہو صرف عقل ہو اور فطرت صحیح ہو تو وہ بھی اس دنیا سے جی ہٹا لیتا ہے اور کہتا ہے دفعہ کرو اسے چھوڑ کر ہی جانا ہے تو اس پر جان کیا لگائیں۔

جس وجود کو مٹی نے کھانا ہے اس کو گھنٹوں سجاتا بھی کوئی کام ہے۔

جس وجود کے لئے زوال اور فناء طے ہے...... جس حسن کو بڑھاپے نے کھانا ہے اس کے پیچھے لگے رہنا یہ بھی کوئی زندگی ہے۔

# حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی موت

## پران کا اعزاز و اکرام

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا...... تو جبرائیل علیہ السلام نے آ کر عرض کیا...... یا رسول اللہ ﷺ! آج آپؐ کے صحابہ میں سے کون فوت ہوا ہے......؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ کیوں......؟ کیا بات ہے......؟ جب ایمان والے کی روح قبض ہوتی ہے...... تو سیدھی عرش کے نیچے جا کر...... سجدہ کرتی ہے۔



جبرائیل علیہ السلام نے کہا:۔ اللہ کا عرش جھوم رہا ہے...... کہ کوئی آ رہا ہے...... **استبشر بموته اهل السماء**...... ساتوں آسمان کے فرشتے خوشیاں منا رہے ہیں...... کہ کوئی آ رہا ہے...... آپ ﷺ نے فرمایا: ہائے میرا سعد گیا...... آپ کو پتہ چل گیا کیونکہ وہ زخمی تھے۔

تو آپ ﷺ ایک دم تیزی سے مسجد سے نکلے...... اور آپ ﷺ اتنا تیز چلے...... کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے دوڑ رہے تھے...... اور آپ ﷺ چل رہے تھے...... اور ان کی جوتیوں کے تسمے ٹوٹنے لگے...... انہوں نے عرض کیا:۔

یا رسول اللہ ﷺ! ذرا آہستہ چلیں، آپ نے ہمیں تھکا دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:۔

جلدی چلو...... کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ...... ہمارے پہنچنے سے
پہلے کہیں...... سعد کو فرشتے غسل نہ دے دیں...... اور ہم
انہیں غسل دینے سے محروم رہ جائیں۔

اس لئے جلدی چلو، جلدی چلو...... بھاگے بھاگے پہنچے...... تو دیکھا کہ حضرت سعد ؓ کی میت کمرے میں پڑی ہے...... اور کمرہ خالی ہے۔ صحابہ کرام ؓ باہر کھڑے ہو گئے...... آپ اندر گئے اور اندر کیسے گئے...... جیسے اگر اب سامنے سے کوئی دوسرا آدمی...... میرے طرف آئے...... تو سیدھی چال تو نہ چل سکے گا...... کوئی قدم ادھر رکھے گا...... اور کوئی ادھر...... کیونکہ راستے میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔

صحابہ کرام ؓ نے دیکھا کہ...... حضور ﷺ کبھی ادھر قدم رکھتے...... اور کبھی ادھر قدم رکھتے ہیں...... کبھی پاؤں پورا رکھتے ہیں...... اور کبھی آدھا رکھتے ہیں...... پھر سعد ؓ کے سرہانے سکڑ کر بیٹھ گئے...... صحابہ کرام ؓ نے پوچھا...... یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا......؟ نظر تو کوئی آ نہیں رہا...... آپ ﷺ نے فرمایا:۔

کمرہ فرشتوں سے اس طرح بھرا پڑا ہے کہ پاؤں رکھنے کی
جگہ بھی نہیں ہے اور ابھی ایک فرشتے نے اپنے پر کو سکیڑا اور
میرے لئے بیٹھنے کی جگہ بنائی ہے۔

# حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ:-

اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ لمبے چوڑے تھے۔ لحیم شحیم تھے۔ لیکن جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو اس کا وزن بھی نہیں تھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ اوپر میت ہی نہیں ہے۔ تو منافق بکنے لگے: دیکھاناں، دیکھاناں یہ بھی منافق تھا اس لئے اس کا وزن ہی نہیں رہا۔

آپ ﷺ تک جب یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: کہ ان کی زبانیں بند کرو اور انہیں بتاؤ کہ سعد رضی اللہ عنہ کو تم لوگوں نے نہیں بلکہ فرشتوں نے کندھا دیا ہوا ہے تم تو خالی چل رہے، کندھے تو نیچے فرشتوں کے ہیں۔

جیسے لوگوں نے میت کو کندھا دیا ہوتا ہے اور بعضوں نے خالی نیچے ہاتھ رکھا ہوا ہوتا ہے اجر و ثواب کے لئے میت کو کندھا دینا ثواب کا کام ہے۔ لیکن جو میرے جیسے کمزور لوگ نہیں اٹھا سکتے وہ خالی ہاتھ نیچے رکھ دیتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کے تو خالی ہاتھ ہیں کندھے تو فرشتوں کے ہیں۔ جن پر جنازہ جا رہا ہے۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

# حبیبؒ کا خوبصورت لڑکی کی طرف نہ دیکھنا!

حبیبؒ ابن عمیر تابعی ہیں ...... صحابہ کرامؓ کے شاگرد بڑے خوبصورت...... قید ہوگئے...... کل دس آدمی تھے...... نو انہوں نے قتل کردیئے ان کو پکڑلیا...... رومن سردار نے کہا میں غلام بناؤں گا ...... قید میں لے کر کہنے لگا:۔

اگر تو عیسائی ہوجائے...... تو میں تجھے اپنی بیٹی دے دوں گا...... تجھے اپنی ریاست میں حصہ بھی دوں گا۔

انہوں نے فرمایا:۔

تو اگر سارا جہان بھی دیدے یہ نہیں ہوسکتا۔

کفر تو بے حیا ہوتا ہی ہے...... حیا تو سراسر اسلام میں ہے...... اس نے اپنی بیٹی سے کہا کہ اس سے بدکاری کرو...... جب یہ اس رخ پر آئے گا...... تو اسلام بھی چھوڑ جائے گا...... روم کی لڑکی تھی...... ادھر روم کا حسن...... ادھر عرب کی جوانی...... آگ بھی تیز ہے...... اور قوت بھی جوان ہے...... اور دو ہیں...... تیسرا ہے کوئی نہیں۔

اب یہاں ساری رکاوٹیں ختم ہیں...... اور وہ عورت دعوت دے رہی ہے...... اور یہ نوجوان اپنی نظر جھکانے کی لذت چکھے ہوئے ہے......

اسے پاکدامنی کی لذت کا پتہ ہے......لہٰذا اس کی نظر اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتی......اس نے سارے جتن کر مارے......اپنے حسن کا ہر تیر آزمایا......اپنے مکر کا ہر جال پھینکا......لیکن پاکدامنی کی تلوار نے......ہر ہر جال کی......ہر ہر تار کو تار تار کر دیا......اور ہر تیر کو بے کار کر دیا۔

آخر تین دن کے بعد......اس نے ہتھیار ڈال دیئے......کہنے لگی......"ما اذا یمنعک منی" اللہ کے بندے! یہ تو بتا تجھے روکتا کون ہے......آج تیسرا دن ہے......تو نے مجھے نظر اٹھا کر نہیں دیکھا......روکنے والا کون ہے......اس نے کہا:۔

مجھے روکنے والا وہ ہے......لاتاخذہ سنۃ ولا نوم......

جو نہ سوتا ہے......نہ اونگھتا ہے۔

جو مجھ سے غافل نہیں......میں اس سے غافل ہوں......وہ میرا رب ہے......جو عرش پر بیٹھا مجھے دیکھ رہا ہے......کہ میری محبت غالب آتی ہے......یا شہوت غالب آتی ہے......مجھے آگے کرتا ہے......یا شیطان کو آگے کرتا ہے۔اے لڑکی مجھے میرے رب سے حیا آتی ہے......اس لئے میں نے اپنی طاقت کو روک رکھا ہے......وہ باہر نکل کر اپنے باپ سے کہنے لگی۔

" اِلٰی اَیْنَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی حَدِیْد اَوْ حَجَر لَا یَاْکُلُ لَا یَنْسُرُ "

''آپ نے مجھے کس پتھر کے پاس بھیجا ہے کس لوہے کے پاس بھیجا ہے جو نہ دیکھتا ہے نہ کھاتا ہے میں کہاں سے گمراہ کروں''

# تیرے رونے نے فرشتوں کو بھی رلا دیا

ایک صحابی تہجد کی نماز میں رو رہے ہیں کہ اے اللہ جہنم کی آگ سے بچا آپ (ﷺ) نے آکر دیکھا اور فرمایا ارے بھائی تو نے کیا کر دیا تیرے رونے کی وجہ سے آسمان میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے...... تیرے رونے نے فرشتوں کو بھی رلا دیا ہے ایسا درد وغم ان کے اندر اتر گیا تھا۔

میرے بھائیو! کیا کریں کبھی تو بیٹھ کے اتنا رونا آتا ہے کہ ہم کہاں سے کہاں چلے گئے...... ایک لڑکے کی دعا پر آسمان کے فرشتے اترتے تھے...... ایک نوجوان صحابی اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے...... دوزخ کی آیت پڑھ کر چیخ نکلی...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم گلی میں سے گزر رہے تھے...... آپ نے رونے کی آواز کو سنا...... مسجد میں وہ صحابی جب نماز پڑھنے کے لئے آئے تو آپ نے فرمایا...... ارے! اللہ کے بندے...... آج تیرے رونے نے...... آسمان کے بے شمار فرشتوں کو رلا دیا...... ایسے جوان تھے...... جن کے رونے پر فرشتے رویا کرتے تھے۔
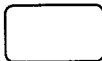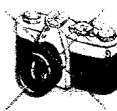
# ...... قبر میں A.C ......

سا ہیوال میں ایک فیملی ہے بڑے مالدار اور نیک لوگ ہیں ایک ایکسیڈنٹ میں ان کے دو بیٹے اور پوتے موقعہ پر ہلاک ہو گئے۔ وہ کہنے لگا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ان کی قبروں میں ائیر کنڈیشنڈ لگواؤں کہ انہوں نے تو کبھی زندگی بھر پسینہ نہیں دیکھا۔ زندگی بھر کبھی سورج کی تپش اور دھوپ کو نہیں برداشت کیا، تو قبر میں ان کا کیا حال ہوگا۔ کہنے لگا میں ایسا پاگل ہو گیا کہ میرے جی میں آیا کہ ان کی قبروں میں ائیر کنڈیشنڈ چلوا دوں۔ پھر مجھے خیال آیا کہ ان کے کس کام؟ کیونکہ موت تو سارا قصہ ہی ختم کر کے رکھ دیتی ہے۔

جب موت آئے گی تو آنکھ کھل جائے گی اور یہ دنیا ایک خواب ہے، ایک آدمی خواب دیکھ رہا ہے، میں بڑے خوبصورت گھر میں بیٹھا ہوں۔ ایک آدمی خواب دیکھ رہا ہے، میں جھونپڑے میں بیٹھا ہوں، ایک آدمی خواب دیکھ رہا ہے میں ہل چلا رہا ہوں، ایک آدمی خواب دیکھ رہا ہے میں ریڑھی چلا رہا ہوں، موت دونوں قبر کے گڑھے میں پہنچا کر قبر کی مٹی دونوں کے لئے برابر کر دیتے ہے، ایسے گھر میں رہنے والے کے لئے ٹائیلیں نہیں لگائی جاتی اور جھونپڑے میں رہنے والے کے لئے وہی سادہ مٹی نہیں ہوتی، یہ بھی اسی مٹی میں جاتا ہے اور وہ بھی اسی مٹی میں جاتا ہے۔

# شاہ وفقیر ایک جگہ

قطر میں...... ہماری جماعت گئی ہوئی تھی......ائیر پورٹ پر سے واپس آرہے تھے...... تو راستے میں ایک محل دیکھا...... بہت لمبا چوڑا...... میں نے سمجھا...... شاید شاہی خاندان میں سے کسی کا ہے...... تو میں نے پوچھا یہ کس امیر کا ہے......؟ تو ہمارے ساتھی بتانے لگے کہ...... یہ شاہی خاندان کا تو نہیں ہے...... لیکن قطر کا سب سے بڑا تاجر تھا۔

قطر میں سب سے زیادہ مالدار...... اور سب سے بڑا تاجر تھا...... اور یہ اس کا محل ہے...... بنانے کے بعد پانچ سال رہنے کی نوبت آئی...... پھر مر گیا...... اور اس کی جہاں قبر ہے...... وہاں قطر کا سب سے فقیر بدو دفن ہے...... ایک طرف قطر کا سب سے امیر ترین...... اور اس کے پہلو میں قطر کا غریب ترین بدو...... جو سارا دن بھیک مانگ کے چلتا تھا...... ان دونوں کی قبر ساتھ ساتھ ہے...... کہ قبر میں دونوں کو برابر کر دیا گیا ہے۔
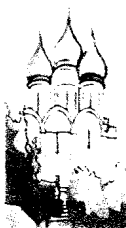
# دیکھو میرا بندہ ایسا ہوتا ہے

ایک نوجوان نے دوزخ کا ذکر سنا......اور کپڑے اتارے......اور جا کر ریت پر لیٹ گیا......اور تڑپنے لگا اور کہنے لگا:-

اے نفس! دیکھ دوزخ کی آگ...... یہ ریت کی آگ برداشت نہیں...... دوزخ کی آگ کیسے برداشت کرے گا؟...... رات کو مردار بن کر ساری رات سوتا ہے...... اور دن کو بے کار پھرتا ہے...... تیرا کیا بنے گا؟

......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے...... فرمایا ادھر آ تجھے خوشخبری سناؤں:-

......تیرے لئے آسمان کے سارے دروازے کھول دیئے گئے......اور اللہ خوش ہو رہا ہے......اور فرشتوں سے کہتا ہے......کہ دیکھو میرا بندہ ایسا ہوتا ہے۔

# اللہ کی اپنے بندوں سے محبت

ارجعی الیٰ ربک راضیة مرضیة...... مجھے اس قصے میں یہ آیت سمجھ میں آئی...... کہ اس سے زیادہ لامحدود محبت...... اور شفقت کے ساتھ اللہ کہے گا:-

آجا! تو بڑا تھک کے آیا ہے...... آجا......! تو بڑے دھکے کھا کے آیا ہے...... آجا......! تو بڑی مصیبتیں سہہ کے آیا ہے...... آجا......! تو بڑی جدائیاں سہہ کے آیا ہے...... آجا...... ! تو بڑی پریشانیوں کو دیکھ کے آیا ہے۔

میری آغوش میں، میری رحمت کی چادر پر سو جا۔

میری رحمت کی سیج پر سو جا...... میری جنت میں آجا

فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی... آجا، آجا...... تیرے ہی لئے جنت سجائی ہے...... آج تک اسے سجایا، اسے مہکایا...... اسے بنایا...... اسے سنوارا کہ تو آئے گا...... اس میں قدم رکھے گا...... مجھ سے ہم کلام ہوگا...... پردے اٹھ جائیں گے...... فرشتے داخل ہوں گے...... اور آکر کہیں گے ......سلام علیکم، سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار......

# کیا آپ نے جہنم سے حفاظت کی تیاری کر لی؟

میرے بھائیو! اللہ کی قسم نبیوں کی راتوں کی نیند اڑتی ہے دن کا قرار اڑتا ہے اس لئے نہیں کہ وہ روٹی سے پریشان ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ جنت اور دوزخ کو دیکھتے ہیں پھر انسانیت کی نافرمانی کو دیکھتے ہیں پھر وہ بے قرار ہو جاتے ہیں کہ ان کو کیسے عذاب سے بچاؤں۔

ان عذابها کان غراما عذاب کوئی چھوٹا موٹا عذاب نہیں ہے وہ بھڑکتی آگ ہے کھال کو اتار دینے والی آگ ہے فانذرتکم نارا تلظی اللہ کہتا ہے میں تمہیں اس آگ سے ڈراتا ہوں جو بھڑکنے والی آگ ہے میں تم کو اس آگ سے ڈراتا ہوں۔

سیصلی نارا ذات لهب وہ انگاروں والی وہ بھڑکنے والی آگ ہے

فی عمد ممددة وہ بڑے بڑے ستونوں میں بھری ہوئی آگ ہے

لهم من جهنم مهاد ان کے بستر انگاروں کے ہیں ان کی چادریں انگاروں کی ہیں فی عمد ممددة ان کے ستون بھی آگ کے ہیں یسقی من ماء صدید ان کا پانی پیپ ہے پینے کو دیا جائے گا جو زخموں سے پیپ نکلے گی اس کو جمع کر کے گرم کیا جائے گا پھر وہ پینے کو دیا جائے گا فرشتے کہیں گے پیو

یتجرعه ولا یکاد یسیغه  پینا چاہے گا پی نہیں سکے گا
یاتیه الموت من کل مکان  چاروں طرف سے موت آتی دکھائی دے
گی  وما هو بمیت  لیکن وہ مرے گا نہیں موت پکارے گی  موت
آئے گی نہیں  پینے کو پانی ہے تو ایسا زبردست کہ جن پیالوں میں وہ پانی ہے
منہ کے قریب لائے گا تو پیالے کی تپش اور پانی کی تپش سے ہونٹ سوج کر نیچے
والا ہونٹ لٹک کے پاؤں تک چلا جائے گا اور اوپر والا ہونٹ سوج کے سر کے
اوپر چلا جائے گا نہ پی سکے گا  نہ اگل سکے گا  نہ نگل سکے گا۔



پھر فرشتے ماریں گے  پیو پیو  پیئے گا تو آنتیں کٹ
جائیں گی  پاخانہ کے راستے سے باہر نکلیں گی  فرشتے اٹھا کر ساری
آنتوں کو پھر اس کے منہ میں ٹھونس کر اس کے پیچھے سے فٹ کریں گے اس
کی حالت  بیان سے باہر ہوگی کیا حال ہوگا اور اس کے سر کے اوپر جب پانی
ڈالیں گے  ذق انک انت العزیز الکریم  کی تفسیر میں لکھا ہو
ہے  فرشتے پکڑیں گے کافر کو  اور اس کے سر کے اوپر رکھیں گے کیل
اور پھر ماریں گے ہتھوڑا اس کی کھوپڑی پر اور کھوپڑی پھٹ جائے گی اور اس
کے اوپر ڈالیں گے پانی  اندر جائے گا تو آنتوں کو کاٹ کے باہر پھینک

دے گا اور اسکے اوپر گرے گا تو بیالیس ہاتھ موٹی کھال ادھڑ کے زمین پہ گر جائے گی۔ اللہ کہے گا ذق انک انت العزیز الکریم چکھو اس کو تو دنیا میں بڑا متکبر تھا۔ اب کسی آدمی کو سارا جہاں مل گیا اور مر کے دوزخ میں چلا گیا تو کیا دیکھا اس نے

## ایک عبرتناک واقعہ

نجران میں ایک نوجوان تھا، بڑا خوبصورت، لمبا چوڑا قد مسجد میں آیا، کوئی بزرگ بیٹھے تھے، انہوں نے دیکھا اور دیکھتے رہے، کہنے لگا کیا دیکھتے ہو؟

کہنے لگے تمہاری جوانی کو دیکھتا ہوں کیسی جوانی ہے۔

کہنے لگا: میری جوانی پہ تو اللہ بھی حیران ہوتا ہوگا،

یہ بول بولنا تھا کہ وہ چھوٹا ہونا شروع ہوگیا۔ گھٹتے گھٹتے ایک بالشت رہ گیا۔ چھ فٹ کا نوجوان چھ انچ کا ہوگیا۔ گھر والے آئے۔ اور اسے ہاتھوں پہ ایسے اٹھا کے لے آئے جیسے مٹی کو اٹھا کے لاتے ہیں اللہ کی غیرت کو جوش آیا کہ بدبخت میری دی ہوئی جوانی پہ کہتا ہے کہ میں حیران ہوتا ہوں گا۔

# فرشتوں کی جسامت کا اندازہ:-

میری مخلوق ایسی ہے کہ روایات میں آتا ہے کہ اگر میکائیل علیہ السلام کے سر پر سات سمندروں کا پانی ڈالی جائے تو ایک قطرہ زمین پر نہ گرے گا تو ہماری جوانی کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اتنے بڑے فرشتے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیئے

**ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیۃ**

عرش کے تھامنے والے آٹھ فرشتے ہیں کان سے لے کر یہاں تک (ہاتھ سے اشارہ کیا) فاصلہ سات سو برس کا ہے۔ اللہ کے خزانوں میں کیا کمی ہے؟

# وسعت رحمت ربانی

میرے بھائیو اور بہنو! ایک تو آج تک اللہ کی جو نافرمانیاں ہوئی ہیں۔ اس سے توبہ کریں کیونکہ توبہ وہ عمل ہے جو اسّی سال کے گناہوں کو بھی دھو کر صاف کر دیتا ہے۔ سارے مرد اور ساری عورتیں توبہ کریں۔ اتنی تو نیت سب ہی کر لیں۔

کیا پتہ کب بلاوا آ جائے توبہ تو کی ہوئی ہو اور اللہ ایسا کریم ہے کہ وہ کہتا ہے میرا بندہ تو اتنے گناہ کرے کہ آسمان کی چھت تک پہنچا دے کیا کوئی اتنے گناہ کر سکتا ہے؟ ساری دنیا، سارے انسان، سارے شیطان مل کر گناہ کریں تو بھی آسمان تک نہیں جا سکتے لیکن اللہ ہمیں کہہ رہا ہے کہ اگر کوئی عورت کوئی مرد اگر اتنے گناہ بھی کرے کہ آسمان تک چلے جائیں اور پھر ایک بول بول دے کہ یا اللہ معاف کر دے تو میں وہیں سارے معاف کر دوں گا۔ جاؤ معاف کر دیا۔

ماں بھی اتنی جلدی معاف نہیں کرے گی، وہ طعنے دے گی کہ تو نے مجھے بہت ستایا ہے میں نہیں معاف کرتی۔ کل ہی ہمارے بھائی بتا رہے تھے کہ میرے والد مجھ پر ناراض ہوئے اور دو سال تک مجھے معاف نہیں کیا۔ اور اللہ کتنا مہربان ہے ادھر ہم نے کہا: یا اللہ! معاف کر دے۔ وہ کہتا ہے جاؤ

میں نے معاف کر دیا۔ میں تو کب سے انتظار کر رہا تھا کہ تو ایک دفعہ کہہ تو دے۔ جاؤ میں نے معاف کر دیا۔

تو یہ سارا مجمع اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے کہ توبہ پر اللہ سب گناہ دھو دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ اللہ سے کوئی پوچھ سکتا ہے کہ تو نے کیوں معاف کر دیا۔ سب سے توبہ کرواؤں۔

# دوزخ کی آگ کا بستر

فینبی به الی النار جہنم کے دہکتے ہوئے انگارے اس کی سیٹ بن جائیں گے۔

لهم من جهنم مهاد دوزخ کا بستر دوزخ کی چارپائی۔

ومن فوقهم غواش دوزخ کا بستر آگ کے کمرے آگ کے بستر

سموم و حميم کھولتے ہوئے پانی

لا یسمن ولا یغنی من جوع کانٹے دار کھانے جو نہ چین ہونہ آرام ہو

# سب سے بڑا متکبر! بے نمازی

علماء نے کہا ہے کہ کافر کے بعد سب سے بڑا متکبر وہ شخص ہے جو اللہ کی آواز سنے اور اٹھ کے نماز پڑھنے نہ جائے۔ کہ اس نے اللہ کی آواز کو سن کر ٹھکرا دیا۔ میرا نوکر یہاں بیٹھا ہوا ہو اور میں اس کو ایسے بلاؤں۔ او میری بات سن۔ وہ ایسے مجھے دیکھتا رہے اور پھر میں دوبارہ اس کو بلاؤں، وہ پھر مجھے دیکھتا رہے، میں پانچ دفعہ بلانے کا ظرف ہی نہیں رکھتا کہ پانچ دفعہ میں اس کا انکار دیکھتا رہوں، نہ ہوں کرے، نہ ہاں کرے، دوسری، تیسری دفعہ ہی جوتا اتر جائے گا۔ اس کے سر پر پڑنا شروع ہو جائے گا۔

پچاس سال سے میرا اللہ پکار رہا ہے، آجانا... حی علی الصلوۃ... نماز پڑھ لے... حی علی الصلوۃ... دو دفعہ، ایک دفعہ اللہ کی طرف سے پکار ہے ایک دفعہ اس کے نبی ﷺ کی طرف سے پکار ہے۔ آجاؤ نا، تمہیں اللہ اور اس کا رسول دونوں بلا رہے ہیں۔ اور کوئی اٹھ کے چل کے نہ دے، تو یہ کیسے ایمان والے ہیں۔ یہ کیسے کلمہ گو ہیں کہ جن کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی صدا نے تو کرسی سے نہ اٹھایا، کوئی ادھر وزیر اعلیٰ آگیا تو سب دھڑ دھڑ شروع ہو گئی، ایک دوسرے پر گرتے چلے جا رہے ہیں، قریب لگ کے فوٹو کھنچوانے کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔

انتظار کر رہی ہے للطغین سرکشوں کے لئے مابا وہ ٹھکانہ ہے لبثین فیھا احقابا اس میں رہنا ہمیشہ ہے لا یذوقون فیھا بردا و لا شرابا نہ پانی نہ ٹھنڈک الا حمیما و غساقا کھولتا پانی کانٹے دار جھاڑیاں جزاء وفاقا پورا پورا بدلہ انھم کانوا لا یرجون حسابا یہ حساب کا یقین نہیں رکھتے تھے و کذبوا بایتنا کذابا انہوں نے میری نشانیوں کو جھٹلایا وکل شیء احصینہ کتابا میں نے ایک ایک چیز لکھا

فذوقوا آج چکھو فلن نزید کم الا عذابا

تمہارا عذاب بڑھتا جائے گا بڑھتا جائے گا جہنم ان مسلمانوں کے لئے ہے جو توبہ کے بغیر مر گئے کبیرہ گناہ کرتے ہوئے توبہ کے بغیر مر گئے جہنم ان کے لئے ہے نصاریٰ کے لئے ہے یہودیوں کے لئے ہے سعیر مجوسیوں کے لئے ہے سقر ستاروں کے پجاریوں کے لئے ہے جحیم مشرکین کے لئے ہے ھاویہ منافقین کے لئے ہے

اور ہر نیچے والا درجہ اوپر والے درجے سے زیادہ شدید ہے زیادہ سخت ہے زیادہ خوفناک ہے زیادہ ہیبت ناک ہے جہنم میں سے کسی آدمی کو نکال کر ایک لاکھ انسانوں کے درمیان بٹھایا جائے اور وہ سانس لے تو اسکی سانس کی حرارت سے ایک لاکھ آدمی جل کر ختم ہو جائیں گے۔
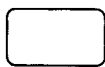
# توبہ کرو اور توبہ کراؤ

میرے بھائیو! اس سے پہلے کہ چکی چل جائے، کوڑے برس جائیں، بجلی کوند جائے، آسمان قریب آجائے، تارے ٹوٹ جائیں، زمین پھٹ جائے، پہاڑ کپکپا جائیں اور تھرتھرا جائیں قبل اس کے کہ یہ سب ہو اللہ کا واسطہ دے کر ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ توبہ کرلو، توبہ کرلو، توبہ کرلو۔ اللہ کے دامن کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں۔ اللہ کی رحمت کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں۔



میں اس اللہ کے صدقے جاؤں جو کہتا ہے کہ اس پوری دھرتی گناہوں سے بھر دو پھر ایک دفعہ کہہ دو یا اللہ میری توبہ۔ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سارے ہی معاف کردوں گا۔ ساری دھرتی گندی کردے پھر کہہ دے یا اللہ میری توبہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جاؤ معاف کردیا۔ پہاڑ، درخت، جنگل، دریا، سمندر، بحر و بر یہ سب بہت چھوٹے ہیں اگر آسمان تک گناہوں کو پہنچا دیا پھر ایک دفعہ کہا یا اللہ غلطی ہوگئی معاف کردے۔ میرا اللہ کہتا ہے جاؤ معاف کردیا۔
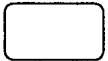
# جنید جمشید کی توبہ

تو میرے بھائیو! توبہ کرو..... اور اللہ کی راہوں میں نکلو..... اس سے پہلے..... کہ نکال دیئے جائیں..... اور خود بھی توبہ کرو..... اور لوگوں سے بھی ہاتھ جوڑ کر توبہ کرواؤ..... جنید جمشید خانیوال میں میرے ساتھ تھا..... وہ بیان میں میرے ساتھ بیٹھا تھا..... تو میں اکثر کہتا ہوں..... کہ اللہ کا فضل ہے یہ گانے والا توبہ کر گیا۔



اب میرے عزیزو! تم سننے والے بھی توبہ کر دو..... گانا گانے والے نے..... گٹار توڑ دیا..... اب تم بھی کیسٹیں توڑ دو..... بس کرو کب تک اللہ کو ناراض کرنا چاہتے ہو..... کب تک اپنی روحوں کو مضطرب..... پریشان اور انہیں زخمی کرنا چاہتے ہو..... یہ موسیقی زنا کا منتر ہے..... جس دیس میں موسیقی ہوگی..... اس دیس میں زنا ہوگا۔

# مغفرت کے خزانے

میرے بھائیو! اپنے اللہ سے اپنا تعلق بنانا ہے یہ لا الہ الا اللہ کا تقاضا ہے وہ ایسا کریم رب ہے ایسا مہربان رب ہے کہ ہزاروں سال کے گناہ ہوں اس کے گناہوں سے سمندر جل جائیں اس کے گناہوں سے پہاڑ راکھ ہو جائیں آسمان کی چھت تک اس کے گناہ چلے جائیں... تو بھی اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ ڈرنا نہیں بس ادھر توبہ ادھر میری معافی... یہ کیوں ہے؟

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ... لا تضرہ الذنوب... ولا تنقصہ المغفرۃ... وہ... وہ ذات ہے... معاف کرنے سے گھٹتا نہیں اور گناہ اس کو نقصان نہیں پہنچاتے... اور وہ منفعل نہیں... اثر پذیر نہیں اثر لینے والی ذات نہیں ہے... اثر سے پاک ذات ہے... ساری زمین گناہوں سے بھر دی... پھر کہا: اے اللہ! معاف کر دے... اس مالک پر قربان جائیں کہ وہ پوچھتا بھی نہیں... دوبارہ تو نہیں کرو گے... ؟ کہتا ہے۔

جاؤ... غفرت لک ولا ابالی... جاؤ معاف کیا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

توبہ پھر ٹوٹ گئی... اب کیا کریں... ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر آ جاؤ... ان استقالنی اقلت لا... اگر ٹوٹ جائے تو پھر ڈرنا نہیں، ناامید نہ

ہو... پھر میرے پاس آجانا... میں پھر تیری توبہ کو جوڑ دوں گا... معاف کرکے تعلق جوڑ دوں گا... اور ایسا جوڑ لگاؤں گا... کہ نظر بھی نہیں آئے گا کہ یہاں جوڑ ہے... سو دفعہ ٹوٹی توبہ... ایسے صاف کرے گا... کہ یوں لگے گا پہلی ہی توبہ ہے... اس کا مطلب یہ نہیں... کہ توبہ کرتا رہے... توڑتا رہے، یہ تو میں اللہ کی وسعت بتارہا ہوں... کہ وہ وسیع کیسا ہے، وہ کریم کیسا ہے۔

زمین گناہوں سے بھری... آسمان تک گناہ چلے گئے... پھر خیال آیا بس کروں... اے مولا! معاف کردے... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے... جاؤ معاف کیا... کسی سے نہیں پوچھتا... بڑھاپے میں کیوں آئے ہو...؟ دانت نہیں رہے... اب کیوں آئے ہو...؟ نظر نہیں آتا اب کیوں آئے ہو...؟ جس عمر میں آیا... کوئی آیا... جب آیا... جس وقت آیا... جس زمانے میں آیا... اللہ کا در اس نے ہمیشہ کھلا پایا... ہم اللہ سے مایوس نہ ہوں۔

# جب جہنمی کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو!!!

**سارھقہ صعودا** .... فرشتے گردن میں طوق ڈال کر ایک پہاڑ ہے اس پر چڑھنے کو کہیں گے، وہ پہاڑ اتنا گرم ہے کہ اس پر پاؤں رکھے گا تو پاؤں پگھل جائے گا..... پھر پاؤں ہٹالے گا پھر ہاتھ رکھے گا تو ہاتھ سارا پگھل جائے گا..... پھر ہاتھ کھینچ لے گا..... پھر کہیں گے کہ چڑھو کہے گا چڑھا نہیں جاتا پھر اس کی گردن میں طوق ڈالیں گے اور گھسیٹیں گے وہ اوپر گھسٹتا ہوا جارہا ہوگا اور اس کا پورا جسم پگھل جائے گا.... بنے گا.....

پھر پگھلے گا.... پھر بنے گا.... پھر پگھلے گا جیسے لوہا پگھلتا ہے آگ کی حرارت سے پھر اس کو سانچے میں ڈھالیں گے تو وہ پھر پگھلے گا پھر بنے گا.... ستر سال تک اس کو گھسیٹتے ہوئے اوپر لے جائیں گے.... ستر برس پہاڑ کی چڑھائی ہے، اس کو اوپر لے جا کر یوں چھوڑ دیں گے.... مرد ہے یا عورت.... یہ اسی طرح پگھلتا ہوا.... بنتا ہوا..... دوبارہ نیچے آ کر گرے گا۔

# اللہ سے توبہ کرلو!

تو بھائی ہم اللہ کی مانیں، آج تک جو ہوا اس سے توبہ کرلیں۔ اللہ کی ذات جیسا رحیم وکریم اور اس جیسا مہربان اور معاف کرنے والا بحر وبر میں کوئی نہیں۔ ساری زندگی گناہوں میں گزر جائے صرف ایک دفعہ کہہ دے یا اللہ معاف کردے۔ اللہ سارے ہی معاف کردیتے ہیں۔ طعنے بھی نہیں دیتا۔

آپ کی اور ہماری ماں خدانخواستہ ناراض ہوجائے، اسے راضی کرنا پڑے گا، پہلے طعنے بولیاں دے گی پھر معاف کرے گی اور اللہ تعالیٰ... سبحان اللہ... یا اللہ مجھے معاف کردے غلطی ہوگئی۔ چل میرا بندہ سارے ہی معاف۔ تو بھئی ہم معافی مانگ لیں، اللہ سے صلح ہوجائے گی وہیں سارا مسئلہ حل ہوجائے گا۔

زمین وآسمان جوش کھاتے ہیں کہ اے اللہ اگر اجازت ہو تو تیرے نافرمانوں کو نگل جائیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھ سے بڑا کوئی سخی ہوسکتا ہے؟ میں تو اپنے بندے کی توبہ کا انتظار کرتا ہوں... اللہ اکبر... من اقبل الی... آپ اس کلام میں غور فرمائیں میں اللہ یا اللہ کے حبیب کا کلام عرض کررہا ہوں۔ کوشش کررہا ہوں میری اپنی کوئی بات نہ ہو یا اللہ کی بات ہو یا اللہ کے حبیب کی بات ہو۔

# رحمت وشفقت کے خزانے

من اقبل الی ... جو میری طرف چل پڑتا ہے چاہے سارا دامن اس کا گناہوں سے آلودہ ہوئے اور رواں رواں اس کا گناہوں میں جکڑا ہوا ہے میری طرف چل پڑے ... تلقیة من بعید ... میں آگے بڑھ کے اس کا استقبال کروں گا... اللہ اکبر ... جس سے آپ کو تعلق ہوتا ہے ناں آپ اسے دیکھ کر اٹھ پڑتے ہیں اور آگے بڑھ کر اس کو ملتے ہیں نہیں ملتے؟ اللہ تعالیٰ یا بہر تے ہیں؟ جو میری طرف آ جائے میں آگے بڑھ کے اس کو ملوں گا۔

پھر یہی نہیں ہم سے جو منہ موڑے ہم دس دفعہ منہ موڑتے ہیں، اللہ کیا بہرتے ہیں... ومن اعرض عنی... اور جو مجھ سے منہ موڑ لیتا ہے ... نادیتہ عن قریب ... میں اس کے قریب جا کر اسے کندھے سے پکڑ کر یوں بلاتا ہوں اے میرے بندے! کہاں جا رہا ہے؟ مسئلہ تو ادھر حل ہوگا، مجھے چھوڑ کر کہاں چل دیا اور اس کو قرآن میں اللہ نے یوں بیان کیا ہے...

یا ایھا الانسان ..ما غرک بربک الکریم... اے میرے پیارے بندے تجھے کس نے دھوکہ دے دیا۔ اپنے رب کی ذات کے بارے میں جو تو رب سے جفا کر بیٹھا اور مخلوق سے وفا کر بیٹھا ہے... ما غرک بربک الکریم... کیا ہوا تجھے کہ رب کو بھلا کر مخلوق کے پیچھے بھاگ پڑا؟ یہ قرآن کے الفاظ ہیں۔

# جہنم کے سانپ اور بچھو

اور آگے جہنم کے سانپ ہیں...... جو ایک دم...... اس پر ٹوٹ پڑیں گے...... ایک ایک بچھو کا...... ایک ایک ڈنگ...... ایک سانپ کا ایک دفعہ ڈسنا...... چالیس چالیس برس تک...... اس کو تڑپاتا رہے گا...... اور کوئی اس کو چھڑانے والا نہیں۔

**یوم یتذکر الانسان ما سعی و برزت الجحیم لمن یری...**

اور آج جہنم کھنچی آ رہی ہے...... چیختی آ رہی ہے...... چنگھاڑتی آ رہی ہے...... شور مچاتی آ رہی ہے۔

☆...... **تفور**...... پھٹ رہی ہے☆...... **تفور**...... جوش مار رہی ہے۔

☆...... **تکاد تمیز من الغیظ**...... غصے سے پھٹ رہی ہے۔

# حضرت بختیار کاکیؒ کا گود میں

## پندرہ پارے حفظ کر لینا

بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو...... ماں سبق پڑھانے کے لئے مدرسہ میں لے گئی...... اور جب استاد نے پڑھایا: الف...... با...... تا...... ثا...... تو انہوں نے... الٓمٓ ذالک الکتاب لا ریب فیہ ... سے پڑھنا شروع کردیا...... اور پندرہ پارے سنادیئے۔

استاد نے کہا: بچہ! تیری اماں نے مجھ سے مذاق کیا ہے...... وہ گھر آگئے...... اور کہنے لگے مائی! آپ نے کیا کیا...... آپ کو بچہ تو پندرہ پارے کا حافظ ہے...... اس نے یہ پندرہ پارے کیسے حفظ کر لئے......؟ حالانکہ آپ اسے...... الف...... با...... تا...... پڑھنے کے لئے بھیج رہی ہیں۔

ماں نے فرمایا کہ...... میں جب دودھ پلاتی رہی...... تو قرآن پڑھ پڑھ کر پلاتی رہی...... تو آپ کو آپ کو پتہ ہے کہ...... بچے کا ذہن بالکل صاف ہوتا ہے...... اس لئے قرآن اس کے دل میں نقش ہوتا گیا...... اور اگر بچہ دودھ پی رہا ہو...... اور کمرے میں گانے لگے ہوئے ہوں...... تو بچے سے کیا توقع رکھی جاسکتی ہے کہ...... یہ کل کو فرمانبردار بنے گا...... جب کہ پہلے دن سے ہی...... اس کے کانوں میں زہر گھول دیا...... لاتشرک باللہ...... ماں نے بچے کو جو پہلا

سبق سکھانا ہے......وہ......لا الـٰـہ الا اللہ......کہ اللہ ایک ہے......اس کا کوئی شریک نہیں......وہ کارساز ہے......اس کے بغیر کوئی کارساز نہیں......وہی کام بنانے والا ہے......کوئی اس کے بغیر کام نہیں بنا سکتا......کوئی کسی کی بگڑی نہیں بناتا......سوائے اللہ کے......یہ ان کے دل میں نقش کردیا جائے۔
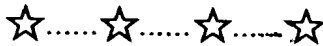
# دوزخ کا کڑوا پانی

جہنم کے پانی کا ایک قطرہ زمین میں ڈال دیں...... سارا جہان کڑوا ہو جائے گا۔ ایک لوٹا پانی سمندر میں ڈال دیں ہمارے سمندروں کا پانی ابلنے لگ جائے گا۔ ایک دوزخ کا پتھر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیں سارے پہاڑ پگھل کے سیاہ پانی میں تبدیل ہو جائیں گے۔ ایک زنجیر کا کڑا (جو زنجیر ان کی گردن میں لپیٹی جائے گی...... ان کے جسم پہ لپیٹی جائے گی) اس کا ایک کڑا نکال کے ہمالیہ پہاڑ پر رکھیں تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہوا ساتوں زمینوں کو چیرتا ہوا نیچے چلا جائے گا۔ اتنا وزنی ایک کڑا ہوگا۔ سلاسل زنجیر کتنا وزنی ہوگا اور وہ کیسے تپ رہا ہوگا۔

جہنم کی وہ آگ...... جس میں سے اگر جہنمیوں کو نکال کر دنیا کی آگ میں لٹا دیا جائے تو وہ ایسا سوئے گا کہ کئی سو سال کروٹ بھی نہیں بدلے گا۔ ایسی گہری نیند دنیا کی آگ میں سوئے گا۔

......انھا لظی...... بھڑکتی...... نزاعۃ للشوی...... کھال اتار پھینکے...... تدعوا من ادبر و تولی...... نافرمانوں کو پکارتی...... پکڑتی...... جکڑتی...... عذاب میں بڑھتی ہوئی یہ مجرمین کی طرف بڑھتی چلی جائے گی۔ اور ادھر سے جنت لائی جائے گی۔

# پتلونوں کو آگ لگادو!!!

اب بھی پتلونیں پہنتے ہو؟

اب بھی ٹائیاں لٹکاتے ہو؟

اب بھی ڈاڑھیاں منڈواتے ہو؟

اب بھی شیو کرواتے ہو؟

اب بھی، تمہیں ہوش نہیں آیا؟

اب بھی تمہاری آنکھ نہیں کھلی؟

تمہارے کانوں کے پردے نہیں کھلے؟

تمہیں اب بھی دوست......اور دشمن کی کوئی تمیز نہیں ہے......؟

اب بھی عورتیں پردہ نہ کریں......؟ اور کھلے بال لے کر بازار میں آجائیں......؟ یہ نسل اب بھی داڑھیاں منڈائے......پتلونیں پہنے......اور انہی کی تہذیب میں......عزت سمجھے......تو میں کس پتھر پر ٹکر ماروں......؟ کس پتھر کو جا کر سناؤں؟

اگر میں یہ دردبھری بات......پتھر کو سناتا......تو اس کی بھی چیخ نکل جاتی......یہ میرے سامنے پتہ نہیں......کون سے پتھر بیٹھے ہوئے ہیں......کہ اتنا کچھ امت کے ساتھ ہورہا ہے......اور ہوش نہیں آئی......اب بھی دشمن کی شکل

سے پیار......؟ دشمن کے لباس سے پیار......؟ اب بھی سکولوں کے بچے ٹائیاں اور پتلونیں پہن کر...... جا رہے ہیں...... اب بھی کتنے نوجوانوں کو دیکھتا ہوں ...... کہ جمعہ کی نماز میں...... میرے سامنے ننگے سر بیٹھے ہوتے ہیں۔

اب بھی تمہیں سمجھ نہیں آیا...... کہ تمہارا محبوب کون ہے...... تمہارا دشمن کون ہے......؟ اب بھی تمہیں سمجھ نہیں آیا......؟ تمہیں ہوش نہیں آیا......؟ کب تمہیں ہوش آئے گا......؟ کہ مجھے کس سانچے میں مرنا ہے...... جن نافرمانیوں پر...... ہمیں سزائیں مل رہی ہیں...... وہ نافرمانیاں فیصل آباد میں بھی ہو رہی ہیں...... وہ لاہور میں بھی ہو رہی ہیں...... وہ اسلام آباد میں بھی ہو رہی ہیں...... وہ کراچی میں بھی ہیں...... وہ ہر جگہ ہیں۔

# گانا گانے سے توبہ پر اللہ کا انعام دوستی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک گویا تھا...... جو بربت بجایا کرتا تھا...... یہ پرانے زمانے کا گانا بجانے والا آلہ تھا...... اب گانا بجانا تو اسلام میں حرام ہے...... اسے سننا گناہ کبیرہ ہے...... وہ چھپ چھپ کر یہ کام کیا کرتا تھا...... اور اپنی روٹی چلاتا تھا...... بوڑھا ہو گیا تھا آواز بیٹھ گئی تھی...... لوگوں نے سننا چھوڑ دیا...... اب کمائی ختم ہوئی...... اور فاقے آنے لگے...... تو جنت البقیع میں گیا...... اور بیٹھ کر رونے لگا۔

اے اللہ! جب تک میری آواز تھی...... لوگ میری سنتے تھے
اب میری آواز ختم ہو گئی...... اب میری کوئی نہیں سنتا......
لیکن میں نے سنا ہے...... تو سب کی ہر حال میں سنتا ہے...... تو میری دعا سن کر...... میری مصیبت دور فرما۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے...... القا ہوا کہ میرا ایک بندہ مجھے پکار رہا ہے...... اس کی مدد کو پہنچو...... وہ مصیبت زدہ ہے...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور دوڑتے ہوئے...... جنت البقیع میں گئے...... دیکھا تو وہ بوڑھا ایک جھاڑی کے پیچھے رو رہا ہے...... اور اپنے رب کو منا رہا ہے۔

اس نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ بھاگنے لگا، حضرت عمر

ﷺ نے کہا:-

ٹھہرو! میں آیا نہیں ہوں بھیجا گیا ہوں۔ مجھے حکم ملا ہے کہ تیری مدد کو پہنچوں، تجھے کیا تکلیف ہے؟ میں اسے دور کروں۔

وہ کہنے لگا، کس نے بھیجا ہے......؟ کہا اللہ نے بھیجا ہے......وہ رونے لگا، کہا:-

یا اللہ ساری زندگی میں تیرا نافرمان رہا......ہر مجلس اور ہر رات میری غفلت سے گزاری......ہر دن میرا نادانی میں گزرا......اور جب میرے سارے سہارے ٹوٹ گئے......اور میں نے بے بس ولاچار ہو کر......تجھے پکارا تو نے پھر بھی میری آواز پر لبیک کہی......اور مجھے نہ بھلایا......ایسا درد آیا کہ ایک چیخ نکلی اور جان نکل گئی۔

# آنسوؤں کی برکت!

تو میرے بھائیو! یہ بات نبیوں کو رلاتی ہے یہ بات ہمیں بھی رلائے کہ یا اللہ! ہم نے تیرے بندوں کو دوزخ سے بچانا ہے ہمارا رونا ہے کاروبار کا...... بیوی بچوں کا...... صحت کا...... بیماری کا...... مقدمے کا...... ہم ایک رونا اور سیکھ لیں...... ہمارا رونا کیا رونا ہو...... ختم نبوت والا رونا......نبیوں والا رونا...... کیا ہو...... یا اللہ! تیرے بندے دوزخ میں جارہے ہیں...... میں ان کو کیسے دوزخ سے بچاؤں...... اللہ کی قسم یہ آنسو آپ کے اللہ کے نزدیک بڑے بھاری ہوں گے۔

# رب کریم کا گنہگاروں سے پیار

میری بہنو! سمندر، آسمان وزمین کے فرشتے پوچھتے ہیں، جب وہ ہمیں دیکھتے ہیں کہ اللہ کا کھاتے ہیں اور اسی کی نافرمانی کرتے ہیں، وہ اجازت مانگتے ہیں، زمین پوچھتی ہے یا اللہ کروٹ لے لوں؟ سمندر کہتے ہیں یا اللہ اجازت ہو تو چڑھ کر غرق کر دوں؟ جو پانی کی موج جنگلات کو لے جاسکتی ہے، وہی موت سارے انسانوں کو بھی لے کے جاسکتی ہے۔

فرشتے پوچھتے ہیں یا اللہ اجازت دے ہم انہیں غرق کر دیں، انہیں تباہ و برباد کر دیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم نے پیدا کیا ہے تو پکڑلو، مہلت نہ دو، اور اگر میں نے پیدا کیا ہے تو میرے اور میرے بندوں کے درمیان دخل اندازی نہ کرو، میں اپنے بندے کی توبہ کا انتظار کرتا ہوں...ان **اتانی نهار اقبلته ...ان اتانی لیلا قبلته** ... شاید یہ بھٹکا ہوا آدمی دن کو توبہ کرے شاید کبھی رات کو توبہ کرے تو میں اس کو توبہ قبول کرلوں گا۔

میری بہنو! اللہ اتنا کریم ہے کہ ساری زندگی اس کی نافرمانی کرتا ہے، آخری وقت میں بھی اس کا خیال آجائے تو اللہ کی رحمت اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ وہ ماں باپ سے زیادہ رحیم ہے، زیادہ کریم ہے۔

# اللہ کی چاہت کو اپنی چاہت بنالو

حدیث قدسی ہے:-

... عبدی انت تریدو انا مرید و لا یکون الا ما ارید...

اے میرے بندے! تیراارادہ...... ایک تیرے رب کا ارادہ...... جو تم چاہتے ہو اللہ کے بغیر نہیں ہوسکتا...... جو اللہ چاہتا ہے...... وہ تمہارے بغیر کر لیتا ہے... فان سلمت لی فیما ارید کفیتک فیما ترید ... تو میرے ساتھ؟؟؟ کرو...... دنیا میں جو میں چاہتا ہوں...... وہ تم کردو...... پھر جو کچھ تم کہو گے...... ہوتا چلا جائے گا۔

کفیتک فیما ترید ... ہر ہر تمنا...... تیرا رب خود آ کر تیری طرف سے...... مددگار بن جائے گا... وان لم تسلم لی فیما ارید... اگر تو نے وہ نہ کیا...... جو میں چاہتا ہوں... اتعبتک فیما ترید ولا یکون الا ما ارید ... پھر تو اپنی چاہتوں میں دھکے کھائے گا...... ہوگا وہی آخر...... جو تیرا اللہ چاہے گا...... کچھ بھی نہیں بن سکے گا...... اللہ کے خلاف بغاوت کر کے۔
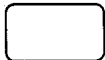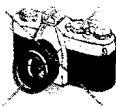
# انوکھی دعا!

یا اللہ ہم تیرے مجرم بندے، تیرے نافرمان بندے، یا اللہ تیرے حکموں کو توڑتے ہوئے، گناہوں کے بوجھ اٹھائے ہوئے، یا اللہ تیرے دربار میں جمع، یا اللہ تیرے سامنے ہاتھ پھیلائے ہیں، یا اللہ ہم سب کو معاف کردے۔ ہم نے ابھی تیرے در پر توبہ کی ہے۔ یا اللہ آج کا ماحول ایسا سنگین ہے کہ یہ توبہ چند سیکنڈ بھی باقی نہیں رہتی اور ٹوٹ جاتی ہے۔ اس دفعہ جو ہم نے کی ہے اسے پکا کردے۔

یا اللہ اس توبہ کو پکا کردے۔ یا اللہ اس توبہ کو پکا کردے۔ یا اللہ ان رکاوٹوں کو دور کردے۔ یا اللہ جنہوں نے ہمیں تجھ سے دور کردیا، یا اللہ! اے مالک! تجھ سے بچھڑ کر ہم نے بڑا دکھ دیکھا ہے، یا اللہ! اے مولا! یہ دل تیری یاد سے خالی ہوا، یہ وجود تیرے محبوب کی یاد سے باغی ہوا، ہم نے نہ چین پایا، نہ سکھ پایا، ہم تیری طرف لوٹنا چاہتے ہیں، تیری محبت سے سینے کو روشن کرنا چاہتے ہیں، تیرے محبوب کی زندگی میں یا اللہ ڈھلنا چاہتے ہیں،

اے مولا! تو ہمیں توفیق عطا فرمادے اور یہ ماحول، یہ حالات ایسے بن چکے ہیں۔ یا اللہ! یہ ہمیں تیری طرف ایک قدم نہیں چلنے دیتے، چلتے ہیں تو سو قدم پیچھے جا گرتے ہیں۔

# آپ ﷺ کی دلنشین آواز کا جادو

ایک تھے طفیل ابن عمرو دوسی......ان کو کافروں نے...... ہمارے نبی ﷺ سے اتنا ڈرایا کہ...... انہوں نے کان میں روئی دے لی...... انہوں نے کہا کہ...... میں اس کی سنوں گا ہی نہیں...... کہیں میرے اوپر اثر نہ ہو جائے ......تو کہنے لگے...... اب اللہ...... الا لیسمعنی...... لیکن اللہ نے ارادہ کیا کہ مجھے سنا کر ہی چھوڑ دے گا...... تو کہنے لگے:

کہ میں بیت اللہ میں گیا...... تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھ رہے ہیں...... نماز میں! تو میرے جی میں آیا...... کہ میں عاقل، بالغ آدمی ہوں...... میں سمجھدار آدمی ہوں...... کیا مجھے نہیں پتہ چلتا کہ غلط کیا ہے...... صحیح کیا ہے؟ میں سنوں تو سہی...... یہ کہتا کیا ہے؟......

یہ دل میں آیا تو میں نے کان سے روئی نکال لی...... اور آ کر آپ کے پاس بیٹھ گیا...... تو طفیل ابن عمرو دوسی عامل بھی بڑے تھے...... جادو بڑا جانتے تھے...... کہنے لگے:۔

> اے بھتیجے! میں نے بڑوں بڑوں کا جادو نکالا ہے...... اور جن بھی بھگائے ہیں...... اگر تیرے اوپر بھی کوئی جن آ گیا ہے...... اگر جادو ہو گیا ہے...... تو میں تیرا علاج کر سکتا ہوں
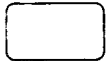
تو آپ نے جواب میں کہا:......

ان الحمد للہ احمد و استعینہ و اومن بہ من یھدہ
اللہ فلا مضل لہ من یضللہ فلا ھادی لہ......

ان کلمات میں جو تاثیر ہے...... جو عرب ہیں وہ وہی سمجھ سکتے ہیں
......تو وہ ایسے بھڑک گئے...... کہنے لگے...... امت ء آنت فقت بلغنا

قاموس الجبیر ......

یہ دوبارہ کہو...... دوبارہ کہو...... تیرا کلام تو سمندر کی گہرائیوں میں پہنچ گیا

تو آپ نے دوبارہ دہرایا......

ان الحمد للہ احمد واستعینہ و اومن بہ من
یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ

...... کہنے لگا...... کیا مانگتے ہو...... کہا کہ مانگتا ہوں کہ اللہ کو ایک مانو اور مجھے اس
کا رسول مانو...... کہا مان لیا۔

# دنیا وآخرت کی پریشانیوں کا علاج

میرے نبی نے فرمایا...:۔

**من کان همه طلب الدنیا فرق الله علیه شمله وجعل غنه فی قلبه... اتته الدنیا وهی راغمة...**

جو دنیا کے ہی پیچھے پڑ جاتا ہے......اس کی زیب وزینت کو مقصد بناتا ہے...... تو اللہ اسے دنیا کے بارے......میں پریشان کر دیتا ہے......اس کے رزق کو بکھیر دیتا ہے......اس دل میں دنیا کی پریشانیاں ڈال دیتا ہے......اسے دنیا میں تھکاتا ہے......اور آخرت اس سے دور چلی جاتی......اور دنیا میں مقدر کے علاوہ کچھ نہیں ملتا۔



**...من کا همه طلب الآخرة ...** جو آخرت کے لئے روتا دھوتا ہے......جس کے آنسو دنیا کی چیزوں کے پیچھے نہیں نکلتے......وہ اپنی آخرت کو یاد کرتا ہے......بے چین ہو کر بستر سے اٹھ جاتا ہے......عیش وآرام کو بھول جاتے ہیں......قبر کی تاریک کوٹھڑی اسے یاد آتی ہے......دنیا کے عیش کو وہ بھلا دیتا ہے......وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کے......قبر کی تنہائیوں کو......سوچتا ہے......اور اپنی ہڈیوں کے شکستہ ہونے کو......اور اپنے جسم میں کیڑوں کے چلنے پر غور وفکر کرتا ہے......اور حشر کے دن......اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کو

سوچتا ہے...... یہ غم اس کی نیند کو اڑا دیتا ہے......اور اس کے دل کو دنیا سے غافل کر دیتا ہے...... یہ غم اس کے مقدر کی روزی نہیں چھینتا۔

مقدر جو میرے نام کا ہے......اسے دنیا کی کوئی طاقت مجھ سے نہیں لے سکتی

...الا وان جبرائیل ...نفث في روعي ...ان نفس لن تموت حتى تستكمل رزقها...

حضور ﷺ نے فرمایا:-

کوئی اس وقت تک مر نہیں سکتا، جب تک اپنی روزی کھا نہ لے۔
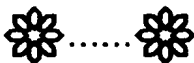
# میں اپنے بندے کی توبہ کا انتظار کرتا ہوں

جب نافرمانیاں ہوتی ہیں تو سمندر پوچھتے ہیں کہ اے اللہ ڈبو دیں.....؟

مامن یوم الا والبحر یستأذن ربه ان یغرق ابن ادم..........؟

ہر روز سمندر اللہ سے اجازت مانگتا ہے کہ بنی آدم کو ڈبو دوں.........؟

اور اللہ فرماتے ہیں...!انا الذی امرت البحار ففتحت قولی تاتی الامواج بامثال الجبال البستها لباس ماذالذی.

میں نے سمندروں کو حکم دیا اور سمندروں نے میرے حکم کو مانا....! اسکی موجیں پہاڑوں کی طرح آتی ہیں.....مگر میں نے ان کی ایک حد مقرر کردی ہے....اس مقررہ حد پر آکر میں ان کو لباس پہناتا ہوں...اور وہ وہیں ٹوٹ جاتی ہیں....لوگوں کو ڈبوتی نہیں....ورنہ ایک سمندر ساتوں براعظموں کو نگل سکتا ہے...پھر....!

والارض تستاذن فی ان تبتلعه ......زمین اجازت مانگتی ہے کہ ہم ان کو الٹادیں....؟ فرشتے اجازت مانگتے ہیں....کہ یا اللہ...اجازت ہو تو ہلاک کردیں.....؟ تیرا کھاکر تیری نافرمانی کررہے ہیں.....!

آپ نے پندرہ سو کا ملازم رکھا اگر ڈیوٹی نہیں دیتا تو پٹائی شروع کردیتے ہیں......اور اتنے بڑے وجود کو عطاء کرکے....زمین و آسمان کو مسخر

کر کے.....وہ اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کہ میری اطاعت کرو.....میری بات مانو...... پھر بھی اتنا بڑا ظرف ہے.....کہ زمین ...پانی...فرشتے جب بولتے ہیں تو اللہ فرماتا ہے.....!دعوا عبدی فانا اعلم بعبدی اذانشاته بیدی ... میرے بندے کو چھوڑ دو تم میرے بندے کو نہیں جانتے میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا ہے۔

"ان کان عبدکم فشانکم به وان کان عبدی فمنی وبین عبدی" اگر یہ تمہارا بندہ ہے تو مار دو.....اور اگر میرا بندہ ہے تو یہ میرا اور اس بندے کا معاملہ ہے۔اور میں اسکی توبہ کا انتظار کر رہا ہوں ......ان اتانی نهارا قبلته وان اتانی لیلا قبلته ...... جب بھی توبہ کرے گا دن میں یا رات میں تو میں اسکی توبہ قبول کروں گا۔

اور اللہ بھی کیسا سخی بادشاہ ہے؟ توبہ کرنے والے کو کہا..... فاولئک یبدل الله سیئاتهم حسنات ...اس اللہ کو ساتھ لے لیں.....اس اللہ کو اپنا بنالیں......اور وہ سب کا بننے کو تیار ہے.....وہ اللہ: کالا.....گورا...مرد....عورت....سب سے محبت کا اعلان کر چکا ہے.......

یاداؤد لویعلمون المدبرون عنی ما عندی من الاشواقاالله لتقطعت اوسانهم ...اے داؤد! اگر میرے نافرمانوں کو پتہ چل جائے ......کہ میں ان سے کتنی محبت کرتا ہوں....تو ان کے جوڑ جدا

ہو جائیں.... اس بات کو سن کر.... ایسا وجد طاری ہو.... کہ ان کے جوڑ جوڑ جدا ہو جائیں..... اے داؤد! جب نافرمانوں کو یہ حال ہے تو ....تُو بتا... فرمانبرداروں سے میری محبت کیسی ہوگی.....؟

یہ الگ بات ہے کہ کبھی آزمانے کے لئے حالات لے آتا ہو.... یہ الگ بات ہے لیکن پھر بھی میں اپنے بندے سے محبت کرتا ہوں۔

لوگوں کے دلوں میں اللہ کی محبت اتاریں..... اللہ کی رحمت بتا کے.... کرم بتا کر.... فضل بتا کر..... اس کی بخشش بتا کے..... یـــــاداؤد بشر المذنبین .... اے داؤد... جا! میرے نافرمانوں کو بشارتیں سنا..... میں نافرمانوں کو کون بشارتیں سناتا ہے.....؟

یا اللہ نافرمانوں کو کیا بتاؤں؟ کہا: جا! ان کو بتا:-

لایتعازم علی ذنب ان اغفره ......
تمہارا بڑے سے بڑا گناہ میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتا..... تم توبہ کرو میں سارے معاف کردوں گا۔

اللہ فرماتے ہیں:-

.....تصافینی اصافیک..... مجھ سے تعلق صاف رکھ، دیکھ میں کیسے صاف تعلق رکھتا ہوں..... تعرض عنی وانا مقبل علیک ......تُو منہ موڑ جا میں پھر بھی تجھے بلاتا رہوں گا۔ آجا! آجا..... من تقرب الی تلقیته من بعید..... جو میری طرف چلتا ہے میں آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتا ہوں۔

...... سمعه التی یسمع بها ......اے میرے بندے! جب تو میرے زیادہ قریب ہوتا ہے میں تیرے کان بن جاتا ہوں۔ جس سے تو سنتا ہے۔

...... وعينه التی یبصربها...... میں تیری آنکھ بن جاتا ہوں جس سے تو دیکھتا ہے...... ويده التی يبطش بها...... میں تیرے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے تو پکڑتا ہے...... ورجله التی یمشی بها...... میں تیرے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے تو چلتا ہے..... اتنا اونچا مقام یہ اللہ کی بارگاہ میں لے لیتا ہے کہ جبرائیل بھی اس کی گرد کو دیکھتا رہ جاتا ہے یہ...... لا اله الله...... میں سب کچھ چھپا ہوا ہے۔

# ......جنت کے نظارے......

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یا اللہ...انک تقطر علی المومن... آپ مسلمان کو بڑی تنگی دیتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ نے جنت کا دروازہ کھول دیا، جب جنت کو دیکھا...تجری من تحت الانهار ... بہتی ہوئی نہریں ہیں،ایک اینٹ موتی کی ہے،ایک اینٹ یاقوت کی،ایک اینٹ زمرد کی،مشک کا گارا،زعفران کی گھاس،اور اللہ کا عرش اس کی چھت ہے۔

یہ جنت کا مٹیریل ہے اور پھر دن میں پانچ دفعہ اللہ جنت کو مزین کرتا ہے،اس کا حسن و جمال کیسا ہوگا...زوجنهم بحور عين ... ہم نے جنت کی خوبصورت عورتوں سے ان کا نکاح کر دیا،

جو تھوک سات سمندر میں ڈال دے تو ساتوں سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں، حالانکہ اس میں تھوک نہیں ہے،تھوک تو ایک عیب ہے، لیکن اگر وہ ایسا کرے تو ساتوں سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں گے،تو اس کے بول میں کیا مٹھاس ہوگی؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہاں ہیں وہ بندے......جنہوں نے دنیا میں گانا نہیں سنا......شیطانی نغمے نہیں سنے......شیطانی موسیقی نہیں سنی......آج وہ جنت کا راگ سنیں...... جنت کا نغمہ سنیں...... اللہ جنت کی حوروں سے فرمائے گا......سناؤ!

# ظالم اور مظلوم کون؟

میرے بھائیو! مجھے کتنے سال ہو گئے ہیں ہاتھ جوڑے ہوئے، منت کرتے ہوئے، ارے توبہ کرو، ارے توبہ کرو، مظلوم بنو ظالم نہ بنو۔ حسین ؓ کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے، اللہ کا نبی تمہارا مدعی بن کر حاضر ہو گا، ظالم بن گئے، ظلام کے ساتھی بن گئے، ظالم صرف اسی کو نہیں کہتے جو قتل کے بازار گرم کرے...

وہ بھی ظالم ہے جو ترازو پر غلط تول کر بیچے گا۔
وہ بھی ظالم ہے جو میٹر کی بجائے گز کے ساتھ ناپے گا۔
وہ بھی ظالم ہے جو تیل میں ملاوٹ کر کے دے۔
وہ بھی ظالم ہے جو چیزوں میں کھوٹ ملا کر دے۔
وہ بھی ظلام ہے جو رشوت کے بازار گرم کرے۔
وہ بھی ظالم ہے جو بینکوں میں پیسے رکھ کر سود لے رہا ہے۔
وہ بھی ظالم ہے جو سود کے پیسے دے رہا ہو۔
وہ بھی ظالم ہے جو نافرمانی کے نقشے قائم کر رہا ہو۔
وہ بھی ظالم ہے جس کے گھر شراب پی پلائی جاتی ہے۔

گھروں میں ناچ گانے کے نظام بنائے جا رہے ہیں، دیکھے

جا رہے ہیں، نوجوان گاڑی چلا رہے ہیں اور گانے سن رہے ہیں، اگر کہیں ٹکر ہو کے موت آ گئی تو اللہ کو کیا جواب دیں گے؟ کہ کیا سنتا ہوا آیا ہوں تیرے پاس۔ میں ایک فرد کی بات نہیں کر رہا، ایک گروہ کی بات نہیں کر رہا، میں بھی مجرم ہوں آپ بھی مجرم ہیں، اس تالاب میں سارے ننگے ہیں، ہم سب نے بغاوت کی ہے، ہم نے اپنے مولا کو ناراض کیا ہے۔

تو نے مجھے پالیا تو سب کچھ تجھے مل گیا:-

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرما رہے ہیں۔ **یا ابن ادم اطلبنی تجدنی ان وجدتنی وجدت کل شئی و ان فاتنی فاتک کل شیء وانا خیرلک من کل شئی**...... میرے بندے !میری طلب میں نکل !اگر میری طلب کرے گا... تو میرا وعدہ ہے میں تجھے ملوں گا..... اور میں تجھے ملا..... تو تجھے سب کچھ ملا.... اور تجھے میں نہ ملا..... تو تجھے کچھ نہ ملا....

پھر یاد رکھو! تیرے دل کے زخموں کا مرہم نہیں بن سکتا ...... تیرے درد کا مداوا نہیں بن سکتا...... تیرے زخموں کو وہ ٹھیک نہیں کر سکتا ...... تیرے اندر کی ویرانیوں کو وہ کبھی بھی آبادی میں بدل نہیں سکتا.... جب تک... اللہ... نہ ملے!!!

# یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ

یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا اور جب باہر نکلے تو اللہ تعالیٰ نے کہا تیری قوم نے توبہ کرلی ہے۔ جاان کے پاس وہ واپس جارہے تھے تو راستے میں دیکھا کمہار گھڑے بنارہا تھا۔ کچے گھڑے بھٹی میں پکانے کے لئے۔ تو یونس علیہ السلام سے اللہ نے کہا اس کمہار سے کہو کہ ایک گھڑا توڑ دے۔

یونس علیہ السلام اس کے پاس گئے اور اس سے کہا بھائی ایک گھڑا توڑ دو۔ وہ کہنے لگا کیوں؟ اپنے ہاتھوں سے بنایا خود ہی کیوں توڑ دوں؟ یونس علیہ السلام نے کہا یا اللہ! وہ کہتا ہے میں نہیں توڑتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یونس! یہ مٹی کا گھڑا توڑنے کو تیار نہیں اور تو مجھ سے میرے بندے جنہیں میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا انہیں مجھ سے مروارہا تھا۔ انہوں نے توبہ کرلی ہے، وہ میرے بن گئے ہیں، مجھ سے صلح کرلی ہے۔

# دل کو اللہ کی محبت سے بھر دو:-

اللہ کی قسم عرش بھی اس دل کے سامنے چھوٹا پڑ جاتا ہے...جس میں اللہ کی محبت اتر جاتی ہے..عرش بھی چھوٹا ہے جس میں اللہ آ گیا........جبکہ سوئی کے ناکے سے تنگ ہے وہ دل جس سے اللہ نکل گیا....جس سے اللہ کا تعلق....محبت....معرفت نکل گئی....سوئی کے ناکے سے بھی تنگ ہے...



تو مرنے سے پہلے اپنے اندر سے جی لگالیں۔ اللہ کی قسم! کوئی کائنات کی شکل...کوئی نغمہ...کوئی نعمت...کوئی مشروب ..کوئی غذا...کوئی تخت...کوئی جلوہ...کوئی نظارہ...دل کی دنیا کو آباد نہیں کرسکتا..!

یہ آباد صرف اللہ سے ہوتا ہے.....! اگر اللہ ہوگا....تو یہ آباد ہوگا....! اگر اللہ نہ ہو...تو کائنات کا حسین سے حسین منظر بھی اس کی دنیا کو ویران رکھے گا....! اس کے دل کا دیا نہ جل سکا...نہ کوئی جلاسکتا ہے.....! نہ کبھی جلے گا.....اس کا دل اللہ سے ہٹ گیا.....اس کے دل کی شمع بجھی ہے...یہ کبھی نہ جلے گی.....! نہ راگ و رنگ سے...نہ جلووں میں...نہ نظاروں میں...نہ کائنات کی دولت میں...نہ عرش و فرش میں...! اس کو جلانا ہے...اس دیپ کو روشن کرنا ہے...تو اس میں اللہ کو لے لیں...... ! اللہ کو جو تیار بیٹھا ہے کہ تو مجھے بلا کہ میں آ جاؤں...... !

# تبلیغ کے ثمرات اور جنید جمشید کا پیدل حج

تبلیغ وہ محنت ہے بھائیو! جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی غلامی کی راہ دکھا رہی ہے۔ گانے والے توبہ کر گئے اب سننے والے بھی توبہ کر جائیں۔ ابھی جنید جمشید حج میں میرے ساتھ تھا۔ ہم نے تو بس میں بیٹھ کے حج کیا اور اس نے سارا حج پیدل کیا۔ پیدل حج آدمی کو توڑ پھوڑ کے رکھ دیتا ہے۔ پاؤں اتنے زیادہ سوج جاتے ہیں، چل کے آدمی کی بنیادیں ہل جاتی ہیں۔ ہم سواریوں میں جارہے تھے اور وہ پیدل جا رہا تھا۔

کہنے لگا میں پیدل حج کروں گا کیونکہ پچھلی قضا میں دینی ہیں۔ اتنا عرصہ دنیا کو گمراہ کیا ہے اب اللہ کو منانا چاہتا ہوں۔ جس کے اشاروں پر لڑکے لڑکیاں ناچتے تھے آج اس کا حال دیکھنے والا تھا۔ جو پیدل حج کیلئے نکل رہا تھا۔ تو تبلیغ وہ محنت ہے بھائیو! جو ایسے لوگوں کو یہ راہیں دکھا دیتی ہے۔ اگر ان کو کہیں کہ یہ گستاخ رسول ہیں تو اس سے بڑا ظلم اور کیا ہوگا۔

اے تو رسول نوں نئیں مندے ہور کس نوں مندے نیں (یہ رسول اکرم ﷺ کو نہیں مانتے اور کس کو مانتے ہیں) سعید انور، انضمام الحق اور جنید جمشید ہم سارے حج میں اکٹھے تھے۔ کتنے لوگوں کو پیچھے پھر پھر کے منتیں کر کر کے اللہ کی طرف لائے۔ یہ لوگ تو دروازوں پر کھڑے نہیں ہونے دیتے تھے اور اب بستر اٹھائے دھکے کھا رہے ہیں۔

# میرا جینا.... میرا مرنا اللہ کے لئے ہو

میرے بھائیو! ہم اللہ کی ماننے کے جذبے کیساتھ زندہ رہیں....
ہمارا کوئی اور جذبہ نہ ہو....! ..... **ان صلاتی** ..... **ونسکی** ..... **ومحیای ومماتی** ..... **للہ رب العلمین** ..... میری نماز ..... میرا جینا.... میرا مرنا......
میری جان.... میرا مال.... میری زندگی.... میرا سب کچھ.... تیرے لئے ہے.. میں تیرا ہو گیا۔ میرے بھائیو! اللہ کا بن کر رہنا ہی زندگی ہے... ورنہ کوئی زندگی نہیں دیکھو نا کتنا کریم ہے۔

ہمارے گناہ بڑھتے ہیں..... اسکا رحم بڑھتا ہے..............
ہماری دلیری بڑھتی ہے........ اسکی چشم پوشی بڑھتی ہے......
ہماری بے حیائی بڑھتی ہے....... اسکی حیا بڑھتی ہے.........
ہم دلیر ہوتے ہیں.......... وہ پردے ڈالتا ہے...........
ہم گناہ کرتے ہیں.......... وہ چھپاتا پھرتا ہے.........

کہ تیرے گناہ کا کسی کو پتہ نہ چل جائے اور اس امت کے ساتھ تو خاص معاملہ ہے قیامت کے دن اللہ کا حبیب ہے گا..... یا اللہ میری امت کا حساب میرے حوالے کر دے.....! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں؟ نہیں گے! ان لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے.... اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جب آپ ساہب

لیں گے تو تیرے سامنے تو شرمندہ ہونگے کہ نہیں ہونگے، میں تجھے بھی حساب لینے نہیں دوں گا میں خود بھی انکا اکیلے... پردہ میں... حساب لے کے فارغ کردوں گا۔

# اللہ سے دوستی کا انعام

رابعہ بصریؒ کا انتقال ہوگیا، تو خواب میں اپنی خادمہ کو ملیں، انہوں نے پوچھا کہ اماں آپ کے ساتھ کیا ہوا؟ کہا کہ میرے پاس منکر نکیر آئے، مجھ سے کہنے لگے... من ربک ... تیرا رب کون ہے؟ تو میں نے ان سے کہا کہ ساری زندگی رب کو نہ بھولی، چار ہاتھ نیچے زمین پر آخر اس کو بھول جاؤں گی؟ یہ نہیں کہا کہ ... ربی اللہ ... کہا کہ جس رب کو ساری زندگی جس رب کو نہیں بھولی، اس کو چار ہاتھ زمین کے نیچے آکر بھول سکتی ہوں؟، انہوں نے کہا کہ چھوڑو اس کا حساب کیا لینا۔ پوچھا: وہ پرانی لمبی چادر جسے اوڑھ کر آپ نماز پڑھتی تھیں وہ کہاں گئی؟ یعنی ایک لمبا سا جبہ، جو عرب پہنچے ہیں، ہمارے ہاں اس کا کوئی دستور نہیں، تو حضرت رابعہؒ نے کہا تھا کہ مجھ کو کفن میرے گدڑی میں ہی دے دینا، میرے لئے نیا کپڑا نہ لانا۔

لیکن جب ان کی خادمہ نے دیکھا کہ بہت عالی شان سبز پوشاک پہنی ہوئی کہنے لگی کہ وہ گدڑی کہاں گئی؟ کہا کہ اللہ نے سنبھال کر رکھ دی ہے کہ قیامت کے دن میری نیکیوں میں اس کو بھی تولے گا۔

# وفا کا بدلہ وفا سے نہ کہ جفا سے

اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتے ہیں کہ میں تیرے ماں باپ کو تیرے لئے بے قرار کر دیتا ہوں، تو کھائے نہیں وہ کھا نہیں سکتے، تو سوئے نہیں وہ سو نہیں سکتے، اس طرح میں نے تجھے پروان چڑھایا۔ پھر جب تجھ میں ایسی جوانی کی لہریں آئیں۔ یعنی کہ جھوم جھوم کے چلنا، جب تجھ میں جوانی جھومنے لگی، بل کھانے لگی، ادائیں دکھانے لگی اور تو قد آور ہوا پھر تیرے بازو مضبوط ہو گئے۔ تب میں نے کہا آجا میرے سامنے سر جھکا دے۔

تو تو میرے سامنے سر جھکانے کی بجائے ناچنے لگ گیا، گانے لگ گیا، ڈھول بجانے لگ گیا، گٹار بجانے لگ گیا، گانے سننے لگ گیا، حرام کھانے لگ گیا، کیا احسان کرنے والے کو یہی بدلہ دیا جاتا ہے جو تو مجھے دے رہا ہے۔ پتا ہے ان دو آنکھوں میں چھبیس کروڑ بلب لگے ہوئے ہیں۔ چھبیس کروڑ بلب کا جو بل بنتا تو کون ادا کرتا۔ چھبیس کروڑ آئی ریسپٹر اُن کو میں بلب کہہ دیتا ہوں، چھبیس کروڑ بلب لگا کر ایک بل مانگا کہ کسی کی بیٹی نہ دیکھنا، کسی کی بہن بیوی نہ دیکھنا، نظریں جھکا لینا۔ کوئی ہے جو یہ بل ادا کرتا ہوں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی نظر نہیں آتا۔ اللہ تو ان بلبوں کے تار نہیں کاٹتا کہ ان بدمعاشوں کی آنکھیں کہ یہ حرام دیکھتی ہیں۔
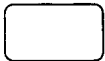
اللہ نے ایک لاکھ ٹیلیفون ایک کان میں لگائے، ایک لاکھ دوسرے کان میں لگائے۔ایک بل مانگا گانے نہ سننا، گانے نہ سننا، موسیقی نہ سننا، حرام نہ سننا، کوئی ہے جو یہ بل دیتا ہو۔ہم مسجد میں بیٹھے ہوتے ہیں باہر سے گانوں کی آوازیں آرہی ہوتی ہیں۔وہ تو ایک دور تھا کہ ہندو بھی مسجد کے پاس آکر اپنے بینڈ باجے بند کردیتا تھا کہ مسجد آگئی ہے۔یہاں مسلمان ماؤں کے لعل ہیں مسجد کے قریب بھی ایسے گانوں کی سرتال ہوتی ہے کہ نماز پڑھنے والوں کو مفت میں گانے سننے کو ملتے ہیں۔جس قوم میں موسیقی پھیلے گی اس قوم میں زنا پھیلتا ہے۔جس قوم میں زنا پھیلے گا وہ اللہ کی نظروں سے گرکر ذلیل و خوار ہو جاتی ہے۔

# راتوں کو رونے کی لذت

میرے بھائیو! راتوں کو رونے کی لذت بھی سیکھ لو.....مخلوق سے محبت کو سیکھا.....اور رنڈی بازاری عورتوں کی محبت کو سیکھا.....اپنے مالک سے بھی محبت کرنا سیکھو.......یہ دل اللہ کے لئے ہے...اس میں چاہے سارا جہاں بٹھادو......میرے رب کی قسم...!وہ سن رہا ہے....وہ گواہ ہے....کہ ساری کائنات کی دولت اور حسن و جمال آپ کے قدموں میں ڈھیر کردیا جائے۔

# تو میرا بن کر تو دیکھ
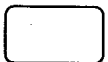
اللہ تعالیٰ پکار رہا ہے... یا ابن آدم ... اے میرے بندے میں تیرے انتظار میں ہوں... من تقرب الی تلقیته من بعید ... تو میری طرف آ، میں آگے بڑھ کر تیرا استقبال کروں گا، آجا آجا، اس کائنات کے رنگ و بو سے دھوکہ نہ کھا، میں تیرے انتظار میں ہوں... من اعرض عنی فنادیته عن قریب... پھر صرف یہ نہیں کہ جو میری طرف آئے گا میں اسی کا ہوں، جو مجھ سے روٹھ کے منہ موڑ جائے، اسے بھی نہیں چھوڑتا ہوں اس کے بھی پیچھے جا جا کے بلاتا ہوں کہ آجا آجا، ہم تیرے لئے راہیں بچھائے بیٹھے ہیں، ہم تیرے لئے دروازے کھولے بیٹھے ہیں۔

تو جب بھی آئے گا تیری توبہ قبول ہے، اپنے گناہوں سے نہ ڈر، نا امید نہ ہو، ساری زمین گناہوں سے بھر دے، کوئی بھر سکتا ہے؟ سارے پہاڑوں کو تیرے گناہ دبا دیں، سورج چاند کی روشنی کو تیرے گناہ چھین لیں اور اسے کالا کر دیں، ستاروں کی جھلملاہٹ چھن جائے اور تیرے گناہوں کی گندگی آسمان کی چھت کے ساتھ لگ جائے کہ فرشتے بھی گناہوں کی بدبو سے پریشان ہو جائیں پھر بھی میں وہ رب ہوں کہ تیرے ایک بول پر کہ ''یا اللہ معاف کر دے'' میں تیرے سارے گناہ معاف کر دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی۔

# رزق دینے والے سے تعلق بڑھالو!!

اے میرے بندے! میں نے سات آسمان بنائے... میں نہ تھکا...... میں نے سات زمینیں بنائیں میں نہ تھکا...... مجھے بتا تو سہی۔

...افیعییی رغیف عیش اسوقہ الیک...

تجھے روٹی کھلا کے میں تھک جاؤں گا...؟ تو تو کیوں سود کی طرف چل پڑا......؟ تو نے کیوں کہنا شروع کیا کہ..... سود کے بغیر کیسے معیشت چلے گی......؟ تو کیوں رشوت پر آگیا......؟ تو کیوں جھوٹ پہ آگیا......؟ تو نے کیوں کسی کا مال لوٹا؟

ارے میں نے تو فرعون کو ۴۰۰ سال کھلایا..... نمرود کو سینکڑوں سال کھلایا...... عاد و ثمود کو کھلایا..... آج کے کافروں کو کھلایا...... چلو وہ تو انسان ہیں...... بل میں پڑے ہوئے سانپ کو کھلایا..... جھپٹتے عقاب کو نہ بھولا.... شیر جیسے موذی کو نہ بھولا...... چیتے جیسے چالاک اور عیار اور ظالم اور خونخوار کو نہ بھولا...... نہ بھیڑیے کو بھولا..... نہ عقاب کو بھولا... نہ لومڑی کو بھولا...... وہ کروڑوں اربوں کھربوں..... لاتعداد چیونٹیوں میں سے ایک چیونٹی کو نہ بھولا۔

چیونٹی کو پہنچایا..... پروانے کو کھلایا..... مچھر کو کھلایا...... پتنگے کو

کھلایا.... عقاب کو کھلایا..... بل کھاتے سانپ کو کھلایا..... سمندر میں مچھلیوں کو کھلایا.... پانی کی تہہ میں جہاں پانی کالا ہے..... کوئی روشنی نہیں..... وہاں کی ایک ایک مچھلی کو کھلایا.....

وہیل کی کیا ضرورت ہے..... ؟ پہنچ رہی.....

شارک کی کیا ضرورت ہے..... ؟ پہنچ رہی.....

سانپ کی کیا ضرورت ہے..... ؟ پہنچ رہی.....

چار بیٹوں کی کی پرورش دو ماں باپ نہیں کر سکتے۔

اس رب کو دیکھو..... جو کھرب ہا کھرب..... مچھروں کو کھرب ہا کھرب پتنگوں کو..... پروانوں کو..... انسانوں کو..... جنات کو..... فرشتوں کو..... کائنات کے ذرے ذرے کو..... جو پال رہا ہے..... کھلا رہا ہے..... پلا رہا ہے..... اٹھا رہا ہے..... ان سب کو دے کر نہ وہ بھولا..... نہ وہ تھکا..... نہ وہ بھٹکا..... نہ وہ گھبرایا..... نہ وہ چوکا..... کہ میرا مقدر کسی اور کو جائے..... جس کا مقدر کسی اور کو جائے..... نہیں نہیں یہ ممکن نہیں..... نہ فیصلے بدلے..... نہ بھولا، نہ چونکا..... نہ بھٹکا..... نہ تھکا..... نہ مانگنے سے گھبرایا..... چاروں بچے ماں سے مانگنا شروع کر دیں..... تو ماں کہتی ہے دفع ہو جاؤ میرا سر نہ کھاؤ۔
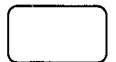
# بے چین دل کا مرہم! اللہ:-

یہاں اگر اللہ نہیں ہے تو یہ روح بے قرار رہے گی..... یہ جسم بے قرار رہے گا... اسے دنیا کی کوئی رونق.... کوئی محفل.... کوئی قمقموں میں.... کوئی ہوٹلوں کی محفلیں.... لاکھوں حسین چہرے.... اس کے دل کی آگ کو ٹھنڈک نہیں پہنچا سکتے............!

یہ آگ بھڑکتی رہے گی.... یہ تشنہ رہے گا..... اس کی پیاس بڑھتی رہے گی.... اس کا غم بڑھتا رہے گا.... اس کا صرف ایک علاج ہے اس سے محبت کرے.... جو اس سے محبت کیے بیٹھا ہے......! کیسی عجیب بات ہے ماں باپ کی نافرمانی کرو گھر سے نکال دیتے ہیں... وہ اخبار میں چھاپ دیتے ہیں کہ فلاں بن فلاں میرا نافرمان ہے.... میں اسے اپنی ساری جائیداد سے محروم کرتا ہوں......!

# انسان کی پیدائش کا مقصد

ہمارا دنیا میں آنے کا اور کوئی مقصد نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کی مان کر زندگی گزار دیں اور اس کی رحمت کے گھر میں پہنچ جائیں... یعبادی... انی لم اخلقکم لا ستکثر بکم من قلة... اے میرے بندو! تمہیں اس لئے نہیں بنایا کہ خزانے کم پڑ گئے تھے، تو پیدا کر کے، کمی پوری کروں... ولا لا ستانس بکم من وحشة... اس لئے پیدا نہیں کیا کہ اکیلے میں جی گھبراتا تھا تو تمہیں پیدا کر کے دل لگاؤں... ولا لا ستعین بکم علی امر قد عجزت عنه... اس لئے نہیں پیدا کیا کہ میرا کوئی کام اٹک گیا تھا، تمہارے بغیر ہوتا نہیں تھا۔ تو تمہیں پیدا کر کے اپنا کام نکالوں۔

تو کیوں پیدا کیا ہے؟... انما خلقتکم لتعبدونی طویلا... تمہیں اس لئے پیدا کیا ہے کہ ساری زندگی میرے بن کر رہو... وتذکرونی کثیرا... ہمیشہ کثرت سے مجھے یاد رکھو... وتسبحونی بکرة و اصیلا... صبح وشام اپنے مالک کی تسبیح پڑھو، یہی اس دنیا میں آنے کا مقصد ہے، یہی انسانیت کی معراج اور امتیاز ہے کہ یہ اپنے خالق کو راضی کرنے میں سب کچھ لگا دیتا ہے۔

# سکون کی تلاش!!!

او میرے بھائیو! کہاں دھکے کھا رہے ہو؟ کبھی کسی نے موسیقی کی سر تال میں بھی چین پایا؟ کبھی کسی نے شراب کے تلخ گھونٹوں میں بھی چین پایا؟ کبھی کسی نے حسینوں کے جلووں سے بھی چین پایا؟ کبھی کسی نے رقص و سرور کی محفلوں میں بھی سکون پایا؟ کبھی کسی نے تخت شاہی پر بیٹھ کر اطمینان کی دولت کو پایا؟ کبھی کسی نے سنگ مرمر کے گھر بنا کر چین پایا؟ کبھی کسی نے مخمل کے بستروں پر چین پایا؟ کبھی کسی نے ہیرے سے اپنے آپ کو سجا کر چین پایا ہو تو مجھے الٹا لٹکا دو۔

اللہ کا قرآں نہ بدل جائے؟ اگر کسی کو مورت اور صورت میں چین ملے، کسی کو ساغر اور مینا میں چین ملے، کسی کو رقص و سرور میں چین ملے، کسی کو تخت شاہی پر چین ملے، تو میرے رب کی کتاب نہ بدل جائے، میرے رب کا فرمان، اعلان، چیلنج ...الا... (خبردار) اللہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟ شور مچ گیا، یا اللہ یہ کیا ہوا؟ ماڈل ٹاؤن والوں کو بتا دو کہ صرف میری یاد سے چین ملتا ہے۔

جاؤ فائیو اسٹار ہوٹلوں کے دھکے کھا لو، جاؤ فائیو اسٹار ہوٹلوں کی غلاظت کو چاٹو، جاؤ! جاؤ! مغرب کی گندی تہذیب کے غلام بنو، جاؤ ان کی

بیٹیوں کی طرح کپڑے اتار دو، جاؤ ان کے جوانوں کی طرح جانور بن جاؤ، جاؤ! ان کی طرح موسیقی میں ڈوب جاؤ، جاؤ! ان کی طرح جانوروں کی طرح زنا کرتے پھرو، کہیں تمہیں چین ملے تو مجھے پھر رب ہی نہ سمجھنا، صرف اور صرف اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو چین ہے باقی سب دھوکا، فراڈ، فریب ہے۔

## شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا انوکھا واقعہ



شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس ایک عورت آئی کہا اے شیخ....! اگر اللہ نے پردے کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں اپنے چہرے سے نقاب اٹھا کے تجھے دکھاتی کہ اللہ نے مجھے کیا جمال بخشا ہے.... لیکن اس کے باوجود میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے..... یہ سن کر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر غشی طاری ہوگئی لوگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ کس بات پر غشی ہے؟ جب ہوش میں آئے تو فرمایا لوگو.....! یہ ایک مخلوق ہے جو اپنی محبت میں شریک کو برداشت نہیں کر رہی وہ دو جہاں کا بادشاہ اپنی محبت میں شریک کیسے برداشت کرے گا۔

# حضرت انس رضی اللہ عنہ کا اللہ سے تعلق

حضرت انس کا نوکر آیا، کہا جی باغ سوکھ رہا ہے اگر پانی نہ ملا تو سوکھ جائے گا۔ تو اس وقت نہریں تو تھی نہیں، ٹیوب ویل بھی نہیں تھے، کہنے لگے اچھا مصلی لاؤ، بچھایا... اللہ اکبر... دو نفل پڑھے، سلام پھیرا، بول بھائی کچھ نظر آیا، کہنے لگا کہ کچھ بھی نہیں۔ پھر... اللہ اکبر... پھر نفل شروع کر دیئے، لمبی رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا، دیکھو بھائی کچھ نظر آیا، کہا جی کب بھی نہیں۔

کہا اچھا پھر... اللہ اکبر... پھر نفل شروع کر دیئے۔ دو نفل پڑھے، بول بھائی کچھ نظر آیا، کہا وہ دور سے ایک پردے سے پر کے برابر بادل نظر آیا ہے، اچھا... اللہ اکبر... پھر نفل شروع کر دیئے۔ سلام پھیرنے سے پہلے بارش چھما چھم، بادل آیا اور باغ کے اوپر چھا گیا، جب سلام پھیرا، بارش ہوگئی، پانی پھر گیا، نوکر سے کہا کہ جاؤ دیکھو کہ بارش کہاں کہاں ہوئی ہے۔

جب جا کر دیکھا تو باغ کی چار دیواری کے اندر تھی، باہر ایک قطرہ بھی نہ تھا۔

صرف نماز سندھ میں زندہ ہو جائے، کوئی بے نمازی نہ ہو، اور اندر کے ذوق سے بھاگیں، اس لئے نہیں کہ ہمیں دنیا میں ملے اس لئے کہ میرا اللہ مجھے مل جائے، جب اللہ ملے گا تو دنیا بھی دے دے گا آخرت بھی دے دے گا۔

ایک وقت تھا جب مسلمان اٹھتا تھا تو ساری کائنات کے باطل پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا اور وہ اپنے ایوانوں میں تھر تھر کانپتے تھے۔ وہ وقت تھا جب مسلمانے نے کلمہ سیکھا ہوا تھا۔ آج مسلمان نے کلمہ نہیں سیکھا، اس لئے دنیا کی کوئی طاقت اسے اللہ کے ہاں سرخرو نہیں کرسکتی۔

# لا الٰہ الا اللّٰہ کی حقیقی طاقت

حضرت شرجیل رضی اللہ عنہ بن حسن پتلے سے صحابی ہیں۔ وحی کے کاتب تھے۔ وحی لکھتے تھے۔ کتابت وحی، وحی کے کاتب۔ مصر میں ایک قلعہ نہیں فتح ہو رہا تھا۔ دن (بھی) بہت زیادہ گزر گئے، جب محاصرہ شروع ہوا۔ روزانہ محاصرہ کرتے تھے ایک دن جو حضرت شرجیل رضی اللہ عنہ کو بہت جوش آیا، گھوڑے کو ایڑ لگا کے آگے ہوئے اور فصیل کے قریب جا کر فرمایا: اے قبطیو سنو! ہم ایک ایسے اللہ کی طرف تمہیں بلا رہے ہیں اگر اللہ کا ارادہ ہو جائے تمہارے اس قلعہ کو توڑنے کا تو آن کی آن میں توڑ سکتا ہے۔ اور "لا الـــــه الا الله . الله اکبـــر" کہہ کر جو شہادت کی انگلی اٹھائی سارا قلعہ زمین پر آ گرا۔ انہوں نے یہ کلمہ سیکھا ہوا تھا۔ "لا اله الا الله. الله اکبر." یوں جو کہا، سارا قلعہ زمین پر آ کے گرا۔

# کتنی نافرمانیاں مگر کریم آقا ڈھیل دیتا رہا

ان آنکھوں نے کتنا غلط دیکھا ہے کسی کی اللہ نے آنکھیں لیں ہیں واپس..... کہ آنکھوں سے محروم کردو...

ان کانوں نے کتنا غلط سنا ہے.......

کبھی اللہ نے کسی کے پردے پھاڑے ہیں.......؟

یہ شہوت کتنی غلط استعمال ہوئی ہے.....

کبھی اللہ نے عذاب کا کوڑا برسایا ہے.........؟

ان ہاتھوں نے کتنا غلط لیا اور دیا کتنا غلط لکھا ہے......

کبھی اللہ نے ہاتھ توڑا ہے......؟

یہ پاؤں کتنی غلط محفلوں میں اٹھے ہیں.......

کبھی اللہ نے پاؤں کاٹا ہے...............؟

اس دماغ نے کتنا غلط سوچا ہے.......

کبھی اللہ نے دماغ کو خراب کیا ہے...............؟

اس دل نے کتنا غیر کو چاہا ہے.... کتنی مخلوق کی محبت اس دل میں آئی ہے........؟ کبھی اللہ پاک نے اس دل کو اندھا کیا ہے..............؟

# امام احمد بن حنبلؒ کا اللہ کی محبت میں کوڑے کھانا

دو شخص ہیں جن کے بارے میں تاریخ نے گواہی دی، یہ نہ ہوتے تو اسلام نہ ہوتا...لولا ابوبکر لما عبداللہ ... ابوبکر نہ ہوتے تو اسلام نہ ہوتا...لولا احمد لما عبداللہ... احمد ابن حنبل نہ ہوتے تو اسلام نہ ہوتا۔ قرآن کے بارے میں ایک بہت بڑا فتنہ اٹھا، سارے علماء چپ ہو گئے، اپنی جانیں بچا گئے، کئی بھاگ گئے، کئی جلاوطن ہو گئے، احمد بن حنبل ڈٹ گئے، کہا مجھے ماردو، میری زبان سے حق کے سوا نہیں نکلے گا۔

آخر یہ پکڑے گئے اور تین دن مناظرہ ہوتا رہا، مناظروں میں تینوں دفعہ معتزلی (ایک باطل فرقہ تھا) ہارتے رہے، چوتھا دن تھا، آج احمد بن حنبل کو پتہ ہے کہ یا تو میری جان جائے گی یا مار مار کے مجھے تباہ کر دیں گے، جیل سے نکل کر آ رہے اور دل میں خیال آ رہا کہ میں بوڑھا ہوں اور بنو عباس کے کوڑے برداشت نہیں کر سکتا تو اپنی جان بچانے کے لئے اگر میں نے کلمہ کفر کہہ بھی دیا تو اللہ نے اجازت دی ہے تو میں اپنی جان بچاؤں۔

یہ خیال آ رہا تھا کہ اچانک ایک شخص مجمعے کو ہٹاتا ہوا تیزی سے آیا

اور قریب آ گیا، کہا احمد۔ کہا کیا ہے؟ کہا مجھے پہچانتے ہو؟ کہا نہیں۔ کہا میرا نام ابوالہیثم ہے، میں بغداد کا نامی گرامی چور ہوں، دیکھو میں نے بنو عباس کے کوڑے کھائے میں نے چوری نہیں چھوڑی، کہیں تم بنو عباس کے کوڑوں کے ڈر سے حق نہ چھوڑ دینا، اگر تم نے حق چھوڑ دیا تو ساری امت بھٹک جائے گی۔

تو امام احمد حنبل جب بھی یاد کرتے کہتے... رحم اللہ ابو الھیثم... اے اللہ ابوالہیثم پر رحم کردے کہ اس چور کی نصیحت نے مجھے جمادیا، میں نے کہا میرے ٹکڑے ٹکڑے کردے اب میں حق کو نہیں چھوڑوں گا، اور ساٹھ کوڑے پڑے، محل میں بوٹیاں اتر کے گرنے لگیں اور خون سے تر بتر ہو گئے اور ادھر جو باطل کا مناظر تھا، اس کا نام بھی احمد تھا۔

جب یہ خون وخوب ہو گئے تو نیچے آیا اور ان کے قریب جا کر کہنے لگا، احمد اب بھی اگر تو مان جائے کہ قرآن مخلوق ہے تو میں خلیفہ کے عذاب سے تجھے بچالوں گا۔ انہوں نے اسی بے ہوشی میں کہا: احمد اب بھی اگر تو مان جائے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے تو میں تجھے اللہ کے عذاب سے بچالوں گا۔

# حلق میں ترازو کا کانٹا اٹک گیا مگر کیسے؟

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''التذکرہ'' میں ایک واقعہ لکھا ہے:-

ایک آدمی صبح اپنی دکان پر آیا..... اور اپنے ترازو کو توڑنے بیٹھ گیا..... برابر کے پڑوسی نے پوچھا کہ..... ترازو کیوں توڑ رہے ہو.....؟ اس نے کہا میرا پڑوسی مر رہا تھا۔ ہم نے اسے کہا کہ کلمہ پڑھو..... وہ کہتا کہ پڑھا نہیں جاتا..... ہم نے کہا کیوں نہیں پڑھا جاتا.....؟ کہنے لگا:-

میں دکان میں جس ترازو سے تولتا تھا..... اس ترازو کا کانٹا میرے حلق میں چبھا ہوا ہے..... اور وہ مجھے کلمہ پڑھنے نہیں دے رہا۔

اس نے ڈنڈی مار کے کتنے پیسے بچائے ہوں گے..... میں اگر ڈنڈی مار کر دنیا پوری ہی نہیں.. ساری دنیا کو بھی لے لوں..... اور دنیا سے جاتے ہوئے ایمان چلا گیا.... تو میں کیا لے کر گیا.....؟ اور پتہ نہیں میرے بچوں کے مقدر میں ہے کہ نہیں ہے..... حرام کی روٹی کبھی جمع نہیں ہوتی.....

ہمارا ایک عزیز تھا اس نے 1962 کی دہائی میں کروڑوں روپے جمع کیے، بہت بڑا افسر تھا۔ کہتا تھا:-

......میں اج مرجاواں تے میرے بچیاں نوں کسے دی پردا نئیں......(یعنی میں آج مرجاؤں......تو میرے بچوں کو کسی کی پرواہ نہیں ہے)

میں نے ان کانوں سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ میں اج مرجاواں تے میری دھی نوں کسی دی پرواہ نئیں (یعنی میں آج مرجاؤں تو میری بیٹی کو کسی کی پرواہ نہیں) پھر وہ بیٹھا بیٹھا مر گیا۔

اس کا بڑا بیٹا ایک دن کہہ رہا تھا:-

کاش! ہمارا باپ حرام نہ جوڑتا تو ہم بھی کوئی سکھ کا دن دیکھ لیتے۔

سنو!!! اس کا بیٹا کیا کہہ رہا ہے کہ......کاش ہمارا باپ حرام نہ جوڑتا......تو ہم بھی کوئی سکھ کا دن دیکھ لیتے......اگر یہ کائنات اللہ کے ہاتھ میں ہے......تو کبھی حرام کا پیسہ ہرا نہ ہوگا......کسی اور کے ہاتھ میں چلی گئی ہے تو کماؤ چاہے حرام کماؤ۔

اگر یہ کائنات اللہ کے ہاتھ میں ہے... تو حلال کا پیسہ کبھی خشک نہ ہوگا......کبھی اس پہ خزاں نہ آئے گی......وہ تھوڑا ہو کر بھی بہار دکھائے گا جیسے کانٹا حلق کے اندر چلا جائے......تو چبھتا ہے کہ نہیں چبھتا......؟ اللہ کی قسم حرام لقمہ......روح پہ اس کانٹے سے زیادہ تیز جا کر چبھتا ہے...... اور حرام صرف سود اور رشوت ہی نہیں ہے...... بلکہ یہ ڈنڈی مار کے بیچنا...... یہ کچے رنگ کو پکا رنگ کہہ کر بیچنا......گز کو میٹر بنا کے بیچنا......ملاوٹ کر کے بیچنا
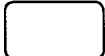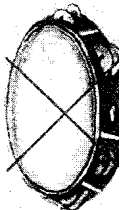
جھوٹ بول کے بیچنا...... اور جھوٹی قسمیں کھا کر بیچنا...... یہ سب وہ حرام کے لقمے ہیں...... جو پیٹ میں جا رہے ہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ...... جو صبح سے شام تک بچوں کے لئے حلال روزی کمانے میں تھک جائے...... تو اس کے اس دن کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں...... یہ دنیا پور کے بینک کس نے بھرے ہوئے ہیں......؟ اس میں سیونگ اکاؤنٹ کس نے کھولے ہوئے ہیں......؟ امریکہ نے آ کے کھولے ہوئے ہیں......؟ برطانیہ نے کھولے ہیں......؟ نہیں یہ دنیا بھر کے لوگوں نے ہی سیونگ اکاؤنٹ کھولا ہے...... بینک والوں کے چکر میں آ گئے کہ...... تمہارا پیسہ بڑھ رہا ہے...... بڑھ نہیں رہا گھٹ رہا ہے...... اس پر ہلاکت کے فیصلے ہو جائیں گے...... بینک میں پیسے رکھنے ہیں...... تو ضرور رکھو لیکن کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھو...... اور کم از کم سیونگ سے تو نکال لو۔

# ہمارا جینا مرنا خالص اللہ کے لئے ہو!!!

میرے بھائیو! دنیا میں آنے کا مقصد ہی اپنے اللہ کو راضی کرنا ہے، کھانا پینا، شادی، کپڑا، لباس، زراعت، تجارت، حکومت، سیاست، عدالت، یہ سب ہماری ضرورتیں ہیں، ہم اس کے لئے پیدا نہیں ہوئے... **ھو الذی خلقکم ما فی الارض جمیعا** ... یہ سب کچھ ہمارے لئے بنا ہے، ہم اس کے لئے نہیں بنے... **وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** ... یہ جہان آپ کے لئے بنا، ہمارے لئے بنا اور ہم اللہ کے لئے بنے، ہماری زندگی کا مقصد اللہ کے لئے جینا، اللہ کے لئے مرنا اور اللہ کے لئے زندہ رہنا ہے، ہمارا ہر قدم اللہ کے لئے ہے۔

**ان صلاتی** ... عبادات... **ونسکی** ... قربانیاں... **و محیای** ... جینا... **و مماتی** ... مرنا... **للہ رب العالمین** ... وہ میرے رب کے لئے ہے۔

ہم اپنے لئے نہیں جیتے، ہم اللہ کے لئے جیتے ہیں، اور جو اللہ کے لئے جیتے ہیں، وہ مر کے بھی زندہ رہتے ہیں اور جو اپنے آپ کے لئے جیتے ہیں، وہ زندہ رہ کر بھی مردہ ہیں اور مر کے بھی مر گئے، زمانے نے انہیں بھلا دیا، تاریخ نے انہیں بھلا دیا، انسانوں نے انہیں بھلا دیا، یہاں اپنے پیٹ کا پجاری بن کر زندہ رہنے والوں کو نہ تاریخ معاف کرتی ہے اور نہ اللہ معاف کرتا

ہے اور اللہ پر مرمٹنے والوں کو اور اللہ کے لئے زندہ رہنے والوں کو نہ تاریخ بھلاتی ہے اور اللہ تو ہے ہی سب سے بڑا قدر دان... وکان اللہ شاکر علیما... اللہ سے بڑھ کر کئی قدر دان ہوسکتا ہے، اللہ ہی ہے جو اپنے بندے کی محنت کی قدر کرتا ہے۔

# دعا کی برکت سے مردہ گدھا زندہ ہوگیا

نباتہ بن یزید نخعیؒ اللہ کے راستے میں نکلے، گدھا مر گیا، ساتھیوں نے کہا، سامان ہمیں دے دو، کہا نہیں تم چلو میں آرہا ہوں۔ ایک طرف ہوئے، اللہ اکبر نماز کی نیت باندھی، دو رکعت پڑھی، سلام پھیرا، اے اللہ... عبدک فی سبیلک... اے مولا! تیرا بندہ، تیرے راستے میں ہے... یحیی العظام... اے وہ ذات جو ہڈیوں کو زندہ کر دیتا ہے۔

مجھے اس سواری کی ضرورت ہے، تو غنی ہے اور میں محتاج ہوں، تو میں سواری کے بغیر سفر کیسے کروں؟ اٹھا دے اس گدھے کو، پھر اٹھے اور چھڑی لی، اور مردہ گدھے کو ایک ماری، کہا اٹھ اور وہ کان ہلاتا ہوا کھڑا ہو گیا، ایک چھڑی سے جو نماز مردوں میں روح پھونک دے وہ دنیا کے مسئلے حل نہیں کروا سکتی؟ مگر نماز تو ہو۔

# سکون اخلاق میں ہے

میرے بھائیو اور بہنو! گھر بیٹی کو سونے اور چاندی سے لاد کر روانہ کرنے سے نہیں چلتا اور بچے کو ڈاکٹر یا انجینئر اور یا فیکٹری کا مالک بنانے سے گھر نہیں چلتا۔ میاں بیوی کا گھر اچھے اخلاق سے چلتا ہے۔ اخلاق اچھے ہوں تو گھر آباد ہوتے ہیں چاہے جھونپڑی میں ہو اور اگر اخلاق بگڑ جائیں تو گھر برباد ہو جاتے ہیں چاہے سنگ مرمر کے گھر بنے ہوں۔

اخلاق اچھے ہوں تو گھر میں روشنیاں ہیں چاہے چراغ بھی نہ جلتا ہو۔ اخلاق برے ہوں تو گھر میں اندھیرا ہے چاہے دن رات میں بجلیاں چمک رہی ہوں اور قمقمے جل رہے ہوں۔ اگر اخلاق اچھے ہوں تو کانٹوں کی سیج بھی پھول بن جاتی ہے اور اخلاق بگڑے ہوئے ہوں تو نرم و نازک گدے بھی کانٹے دار جھاڑیاں بن جاتے ہیں۔

اخلاق کی درستگی پر روکھی روٹی بھی پراٹھا بن جاتی ہے۔ اور بد اخلاق کے لئے اگر دنیا کی ساری لذتوں کو بھی چن کر دستر خوان پر رکھ دیا جائے تو بھی وہ انگارے بن جاتے ہیں۔ زندگی کا وجود اخلاق پر ہے۔ زندگی کا وجود چیزوں پر نہیں۔ کپڑوں پر نہیں، زیور پر نہیں، ڈگریوں پر نہیں، عہدوں پر نہیں، بڑے بڑے گھروں پر نہیں بلکہ زندگی کا بسیرا اچھے اخلاق سے ہوتا ہے۔

# ہوش میں آجاؤ ایسا نہ ہو کہ!!!

وہ دل......جو اللہ کی محبت سے خالی ہو چکا ہے..............

وہ دل......جو گناہوں کی لذت کا عادی ہو چکا ہے..............

اور وہ آنکھ.....جو گناہوں کی لذت سے آشنا ہو چکی ہے.........

وہ کان........جو گناہوں کی لذت سننے کے عادی ہو چکے ہیں.....

وہ وجود جسکا.......ایک ایک بال گناہوں میں جکڑا ہوا ہو..........

اسے یہ ہوش نہیں ہے کہ میں نے کل اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے ایک جھٹکا دل کا لگے تو سارے کاروبار چھوٹ جاتے ہیں..... یہاں سارے وجود کو جھٹکا لگ چکا ہے کہ.....

ناخن تک اللہ کی نافرمانی میں جکڑا ہوا ہے........

بال بال اللہ کی نافرمانی میں جکڑا ہوا ہے.........

اس زبان نے کتنے غلط بول بولے ہیں..........؟

ان آنکھوں نے کتنا غلط دیکھا ہے...............؟

ان کانوں نے کتنا غلط سنا ہے...............؟

ان ہاتھوں نے کتنے ظلم کیئے ہیں...............؟

یہ پاؤں کیسی کیسی غلط محفلوں کی طرف اٹھے ہیں.؟

اور اسی وجود کیساتھ اللہ کے سامنے جانا ہے......

میرے بھائیو! ہم تھوڑی دیر کیلئے تو ہوش میں آنے کی کوشش کریں.....شراب میں غرق ہونے والے کو بھی ہوش آجاتا ہے.....یہ کیسا نشہ چڑھا ہوا ہے کہ..... پچاس سال گزر چکے ہیں.....کوئی ہوش میں ہی نہیں آرہا .....کہ ہم کس طرف کو جارہے ہیں.....اور کس کے ساتھ ہمارا معاملہ پیش آنے والا ہے..... جہاں کھرے کھوٹے کو الگ کیا جائے گا۔

# صدقہ کرنے کا انعام

حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی آٹا گوندھ کر پڑوسن کے پاس گئی آگ لینے کے لئے۔ پیچھے ایک فقیر آ گیا، انہوں نے ساری پرات اٹھا کر اس کو دے دی اور گھر میں کچھ تھا ہی نہیں، صرف آٹا ہی تھا۔ واپس آئی تو آٹا غائب، بیوی نے کہا کہ آٹا کہاں گیا؟ کہا ایک دوست آیا تھا اس کو پکانے کے لئے دے دیا ہے، تھوڑی دیر گزر گئی، کوئی بھی نہیں آیا، کہنے لگی کہ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے صدقہ کر دیا ہے۔ کہنے لگے ہاں۔

کہنے لگی: اللہ کے بندے ایک روٹی جتنا تو رکھ لیتے، روٹی میں پکا دیتی، آدھی تو کھالیتا، آدھی میں کھالیتی۔ کہنے لگے کہ فکر نہ کر بہت اچھے دوست کو دیا ہے۔ تھوڑی دیر گزری تو دروازے پر دستک ہوئی، تو ان کے دوست آئے، ان کے ہاتھ میں گوشت کا پیالہ بھرا ہوا اور روٹیوں کی پرات بھری ہوئی، تو ہنستے ہوئے اندر آئے کہنے لگے کہ میں نے تو دوست کو صرف آٹا بھیجا تھا، وہ ایسا مہربان نکلا کہ اس نے روٹیاں پکا کر ساتھ گوشت بھی بھیجا ہے۔ ہم اپنے بچوں کو بھی اللہ کے نام پر خرچ کرنا سکھائیں۔ کہتے ہیں بچہ جمع کر، بچا کر رکھ، کل تیرے کام آئے گا۔

پیسے جوڑو نہیں اللہ کی راہ میں لگاؤ، اللہ کی قسم! اللہ واپس کرتا ہے،

رتیں زکوٰۃ نہیں دیتیں، زیور ہے اس کی زکوٰۃ نہیں دیتیں، تو یہی زیور ان ے
لئے آگ بن جائے گا، کتنے مرد ہیں پیسہ ہے زکوٰۃ نہیں دیتے، تو زکوٰۃ تو فرض
ن ہے، فرض زکوٰۃ سے زیادہ ادا کرو پھر دیکھو اللہ کیسے واپس کرتا ہے۔

# من كان لله كان الله له

## جو اللہ کا ہو جاتا ہے، تو ساری دنیا اس کی غلام بن گئی

اللہ نے ان کی ضرورتوں کا ایسا انتظام بنایا ہے کہ ابن ابی الدنیا
مۃ اللہ علیہ جیسے محدث نے ان کا واقعہ نقل کیا ہے کہ: کھانا پکانے کے لئے
یں تو دیکھا کہ پیاز نہیں ہے۔ اب بیٹھی ہیں کہ پیاز کہاں سے لاؤں۔ نہ کوئی
کر، نہ کوئی خادم، نہ کوئی خادمہ، نہ شوہر، نہ کوئی اولاد۔ ابھی خیال ہی آیا تھا کہ
پر سے ایک چیل اڑتی جارہی تھی جس کے پنجوں میں پیاز تھا۔ اس کے پنجے
ھیلے ہوئے اور پیاز سیدھا ان کی جھولی میں آگرا۔ فرمایا:۔

''رابعہ! جو میرے بن جاتے ہیں میں مخلوق کو ان کا تابع بنا دیتا ہوں''

# فقیر وہ ہے جسے اللہ نہ ملا

کیا ہماری بدقسمتی ہے کہ..... چالیس سال میں کوئی ایک رکعت بھی ایسی نصیب نہیں ہوئی جس میں..... میں نے اللہ کے ساتھ پیار محبت سے بات کی ہو..... اور میں اپنے اللہ کو یاد کر کے اللہ اکبر سے شروع ہوا اور سجدے تک اللہ کی عشق میں چلا گیا..... یہ کیسا فقیروں کا دیس ہے..... یہ کیسی فقیروں کی دنیا ہے لوگ فقیر کہتے ہیں ان کو جو یہ جھگیوں میں رہتے ہیں۔

فقیر وہ ہے جسے اللہ نہ ملا.....................

فقیر وہ ہے.....جو اللہ کی گھر میں آ کر بھی اللہ کو نہ پاسکا.....

جسے اللہ کے نام کی محبت کا ذائقہ نہ ملا.....................

جو اللہ کے نام کی حلاوت نہ دیکھ سکا.....................

جو تنہائیوں میں اللہ کے سامنے بیٹھ کے رو نہ سکا.......

جو اللہ کو دکھڑے نہ سنا سکا.....................

جو اللہ کی محبت میں نہ تڑپا، نہ رویا اور نہ مچلا.....................

یہ ہے فقیر میرے بھائیو!

• فقیر نہیں جو اسلام آباد کی گلیوں میں مانگتا پھر رہا ہے۔

# دنیا میں زندگی گزارنے کے 2 راستے

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے بارہ بیٹے تھے۔ جب ان کا انتقال
نے لگا تو ان کے سالے مسلمہ بن عبدالملک کہنے لگے امیر المومنین! آپ
نے بچوں پر بڑا ظلم کیا ہے۔ کہنے لگے کیا ظلم کیا ہے؟ کہا ان کے لئے جو چھوڑ کر
ر ہے ہو وہ دو روپے فی کس ہے، تیرے بچوں کو ترکے میں دو روپے (یعنی دو
ہم) ملیں گے تو یہ کیا کریں گے آگے؟ ان کا تو کچھ نہ بنایا، تو زہر نے اثر کرلیا
، کہنے لگے مجھے بٹھادو، تو انہیں بٹھا دیا۔ کہنے لگے بات سنو! میں نے ان کو
ام کوئی نہیں کھلایا اور حلال میرے پاس تھا ہی نہیں۔

لہٰذا میں اس کا مکلف ہی نہیں ہوں کہ ان کے لئے جمع کروں۔ وہ
نے لگے: ایک لاکھ روپیہ میں دیتا ہوں، میری طرف سے بچوں کو ہدیہ کردو،
نے لگے: وعدہ کرتے ہو؟ کہنے لگا ہاں وعدہ کرتا ہوں۔ کہنے لگے اچھا ایسے
دو، جہاں جہاں سے تم نے ظلم اور رشوت سے یہ پیسہ اکٹھا کیا ہے نا، ان
وں کو واپس کردو، میرے بچوں کو تمہارے پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں۔
کہا میرے بچوں کو بلاؤ، سب کو بلالیا۔

تو اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹو! میرے سامنے دو
ستے تھے، ایک یہ تھا کہ میں تمہارے لئے دولت جمع کرتا، چاہے حلال ہوتی

چاہے حرام ہوتی، لیکن اس کے بدلے میں دوزخ میں جاتا، دوسرا راستہ یہ
کہ میں تمہیں تقویٰ سکھاتا، اللہ سے لینا سکھاتا اور خود جنت میں جاتا، میر
بچو! میں تمہارا باپ دوزخ کی آگ نہیں برداشت کرسکتا۔

لہٰذا میں نے تمہیں حرام نہیں کھلایا، نہ حرام جمع کیا، میں نے تمہیں
دوسرا راستہ سکھادیا ہے تقوے والا، جب کبھی ضرورت ہو میرے اللہ سے مانگ
میرے اللہ کا وعدہ ہے...وھو یتولی الصالحین... کہ میں نیکوں
دوست ہوں، نیکوں کا والی ہوں، پھر اپنے سالے سے کہا: مسلمہ! اگر یہ میر
بیٹے نیک رہے تو اللہ انہیں ضائع نہیں کرے گا اور اگر یہ نافرمان ہوئے تو مجھ
ان کی ہلاکت کا کوئی غم نہیں ہے۔

پھر اس زمین آسمان نے وہ دن دیکھا کہ اموی شہزادے، مسلم
کی اولادیں اور سلیمان بن عبدالملک کی اولادیں، جو ایک ایک بچے کے لے
اس زمانے میں، دس دس لاکھ درہم چھوڑ کر مرے، ان کی اولاد مسجد کی سیڑھیوں
پر بھیک مانگا کرتی تھی، جیسے ابھی جمعے کے بعد بھکاری یہاں بھیک مانگیں گے
اور حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کی اولاد ایک ایک مجلس میں سو سو گھوڑے اللہ کے
نام پر خیرات کیا کرتے تھے۔

# اللہ کو راضی کرنے کا انعام

میرے بھائیو! اللہ جل جلالہ نے نبیوں کے قصے سنا کر اور نبیوں کے واقعات بتلا کر پوری امت مسلمہ کو یہ بتایا ہے کہ میں جب کسی کو پکڑتا ہوں تو میرے پکڑنے کی بنیاد ان کے اسباب کی کمی نہیں ہوتی بلکہ میرے پکڑنے کے بنیاد ان کے اندر میں وہ صفات کی کمی ہوتی ہے، جو صفات میری رمت کو کھینچتی ہے۔

انی اذا اطعت رضیت... جب تم میرے بندے بنتے ہو تو میں راضی ہو جاتا ہوں۔ واذا رضیت بارکت ...اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکتیں اتارتا ہوں۔ ولیس لبرکتی نهایه ... میری برکت کی کوئی انتہا نہیں... واذا عصیت غضبت...اور جب تم میرے نافرمان بنتے ہو تو میرا غصہ وجود میں آتا ہے۔ واذا غضبت لعنت ...اور جب میں غصے میں آتا ہوں تو میری لعنت برستی ہے۔ وان اللعنة منی تبلغ السابع من الولد...اور میری لعنت تمہاری سات پشتوں تک بھی چلتی چلی جاتی ہے۔اب کون سی طاقت ہے جو اس قوم کو بچا سکتی ہے؟

میرے بھائیو! کون سی قوت ہے جو اس قوم کو بچا سکتی ہے جس پر اللہ کی لعنت پڑ رہی ہے اور یہ لعنت اس لئے پڑ رہی ہے کہ یہ اللہ کے امر سے

باغی ہیں۔اور یہ اللہ کے نبی ﷺ کے طریقے کے باغی ہیں۔اللہ نے قوموں کو ہلاک کیا، برباد کیا، میرے بھائیو! ان کی بداعمالی کی بنیاد پر کیا۔

# قارون سے اللہ کی محبت

جس سے اللہ کا تعلق.... محبت..... معرفت نکل گئی وہ من سم الخیاط..... سوئی کے ناکے سے بھی تنگ ہے..... تو مرنے سے پہلے اپنے اللہ سے جی لگالیں۔

قارون نے موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائی..... تو موسیٰ علیہ السلام رو پڑے سجدے میں گر گئے..... اللہ نے فرمایا زمین تیرے تابع ہے جو کہے گا وہ کرے گی۔

تو موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے زمین سے فرمایا۔قارون کو پکڑلو...

زمین نے پکڑا تو اندر چلا گیا.... کہنے لگا: ہائے موسیٰ! معاف کردے.......

آپ نے فرمایا..... اور پکڑو... تو اور اندر گیا... اے موسیٰ! معاف کردے....

آپ نے کہا.. اور پکڑو.... وہ کہتا رہا..... اے موسیٰ! معاف کردے.......... وہ کہتے رہے... اور پکڑو..... یہاں تک کہ وہ پورا اندر غرق ہو گیا..........

اب اللہ کی بھی سنو اللہ نے فرمایا.........!

اے موسیٰ! وہ تجھ سے ہی معافیاں مانگتا رہا مجھ سے ایک

دفعہ ہی مانگتا تو میں معاف کر دیتا...!

آپ اندازہ فرمائیں۔ایسے رحیم اللہ کی ہم نافرمانی کریں. کہ جو قارون جیسے کو معاف کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہے....کہ توبہ تو کرے.....جب فرعون غرق ہوا.....!فرعون غرق ہوا.....!تو اس نے کلمہ پڑھا جبرائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کے مٹی اس کے منہ میں ڈال دی.....کہ کہیں اللہ اس کی توبہ قبول نہ کرے۔

جبرائیل علیہ السلام نے خود حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب فرعون نے کلمہ پڑھا تو مجھے ڈر لگا.....کہ اس کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ کہیں اس کی توبہ قبول نہ ہو جائے،اور اس کے ظلم کو دیکھ کر دل میں یہ تھا، کہ یہ خبیث کہیں توبہ کر کے نہ مرجائے۔ میں نے منہ بند کر دیا کہ توبہ نہ کر سکے۔

جس رب کی رحمت اتنی وسیع ہو.....اسکے سامنے جھکنا ہی تو انسانیت کی معراج ہے.....نہ یہ کہ الٹا فلسفہ چونکہ اللہ مہربان ہے لہٰذا جو مرضی کرتے پھرو.... یہ بھی کوئی فلسفہ ہے ....کتا آپ کی روٹی کھائے تو گردن جھکادے.....اور میں رب کا رزق کھاؤں تو گردن اٹھاؤں....تو کیا میرا اخلاق کتے سے بھی نیچے چلا جائے....گھوڑے کو چارہ ڈالو تو وہ سر جھکا کے ساری منزلیں طے کرنے کو تیار ہو جائے.....اور اللہ مجھے دے اور میں گردن اکڑالوں یہ بھی کوئی طریقہ ہے۔

# داڑھی نہیں کٹ سکتی

## دھوبی کا واقعہ

ساہیوال میں ایک دھوبی کے بیٹے نے چلہ لگایا اس کی منگنی ہوئی تھی۔ گاؤں میں شادی کی تاریک طے ہونے کے بعد وہ چلے کے لئے چلا گیا۔ جب چلے سے واپس آیا تو داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ بارات دلہن کے گھر پہنچ گئی۔ ہمارے ہاں دستور ہے کہ شادی میں زمیندار بھی شریک ہوتے ہیں۔ تو وہاں اس گاؤں کا زمیندار بھی شادی پر موجود تھا، دھوبیوں کے گھر میں بیٹی کی شادی میں شریک تھا۔

جب بارات پہنچی تو ہنگامہ کھڑا ہو گیا کہ جب ہم نے دولہا کو دیکھا تھا تو اس وقت تو اس کی داڑھی نہیں تھی۔ اب اس کی داڑھی ہے اس کی داڑھی منڈاؤ تو نکاح کر دیں گے۔ تو سب بارات والے ماں کیا، بھائی کیا، باپ کیا، چچا کیا، سب کہنے لگے:۔
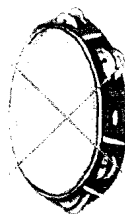
پتر ہن منوا چا کوئی گل نئیں، پچھے رکھ لینا، ہن سادی عزت دا سوال اے۔ (بیٹا ان کی بات مان لے کوئی بات نہیں، بعد میں رکھ لینا۔ ہماری عزت کا سوال ہے۔)

اور وہ کہنے لگا:۔
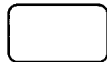
اک پاسے تہاڈی عزت ہے اور ایک پاسے رسول ادی
عزت اے، ہن تساں آپے دسو میں کی کراں۔ (ایک آپ
کی عزت ہے اور ایک ہمارے رسول ﷺ کی عزت ہے)

لیکن جب آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں تو دل پتھر ہو جاتے ہیں، کیا کروں؟ کیسے سمجھاؤں؟ کہاں سے الفاظ لاؤں جو دل میں اتر جائیں یہ دھوکہ ہے جس پہ آپ چل رہے ہیں۔ تباہی کی زندگی ہے جس کو آپ نے اختیار کیا ہوا ہے، اس کا انجام ہلاکت ہے۔

تو سب کہنے لگے کوئی بات نہیں پتر اللہ بڑا غفور رحیم ہے، اللہ بڑا مہربان ہے، کوئی بات نہیں منادے، اب سب اس پر چڑھ گئے۔ اس نے کہا گردن اتار دو گردن کٹ سکتی ہے، لیکن داڑھی نہیں کٹ سکتی۔ لڑکی والوں نے کہا ہم لڑکی نہیں دیتے۔ اس نے کہا نہ دو، میں اللہ کے رسول ﷺ کو ناراض نہیں کرسکتا، سارے جہان کو آگ لگا سکتا ہوں۔

ہنگامہ برپا ہو گیا اور یہ سارا منظر دیکھنے کے بعد اچانک زمیندار کھڑا ہوا اور کہا: ساری بارات لے کے میرے بوہے تے آجاؤ۔ میں خود زمیندار کا بیٹا ہوں دھوبی دے پتر نوں دھی دیونا سو کھا کم نئیں اے۔ ساری بارات اس نے اپنے ڈیرے پر بلائی اور اپنی بچی کا نقد نکاح کر کے ساتھ بھیج دیا۔

# کوئی ہے ایسا مہربان!
## ذرا دکھاؤ تو سہی!!!

حشر کے میدان میں دو آدمیوں کو اللہ دوزخ سے نکالے گا...پھر فرمائے گا.... چلے جاؤ واپس.... ایک بھاگے گا.....اور جا کر چھلانگ لگا دے گا......دوسرا چلے گا...... پیچھے مڑ مڑ کے دیکھے گا.....اللہ دونوں کو بلائے گا...! ارے بھائی تو نے کیوں آگ میں چھلانگ لگائی....؟ کہے گا:-

یا اللہ! ساری زندگی تیری نافرمانی کی..... جس کی وجہ سے آگ دیکھی.... میں نے سوچا یہ ایک حکم مان لوں.... شاید اسی پہ میرا کام بن جائے.....

دوسرے سے پوچھا....! ارے تو کیوں پیچھے مڑ کے دیکھتا تھا....؟ وہ کہے گا:-

یا اللہ! جب ایک دفعہ تو نے نکال لیا.... تو پھر تیری سخاوت کی کہانیاں آسمانوں میں مشہور ہیں.... اب میں انتظار میں تھا کہ.... کب تیری سخاوت متوجہ ہو..... اور میری بخشش کا فیصلہ ہو.....

!اللہ تعالیٰ فرمائیں گے! چلو تم دونوں جنت میں چلے جاؤ.....

میرے بھائیو! !!! اتنا بڑا خالق و مالک کہے مجھ سے اپنا تعلق
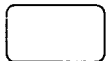
جوڑ و......ہم اپنی اوقات تو دیکھیں......!شیشے کے سامنے اپنے آپ کو نہ تولا کریں......شیشہ بڑا دھوکہ دیتا ہے......بیت الخلاء میں بیٹھ کر اپنی اوقات کو تولا کریں......کہ میری کیا اوقات ہے؟

شیشہ دھوکہ دیتا ہے......دفتر دھوکہ دیتا ہے..........

گاڑی دھوکہ دیتی ہے.........زیور دھوکہ دیتا ہے..........

ماتھے کا جھومر دھوکہ دیتا ہے..........

پچاس پچاس ہزار کے جوڑے دھوکہ دیتے ہیں..........

بیت الخلاء میں بیٹھ کر اپنی حقیقت پر غور کریں کہ میں کیا ہوں......؟ پھر اتنا بڑا بادشاہ ہے کہ مجھ سے یاری لگا......!اگر دنیا کے گندے بادشاہوں سے دوستی لگانا پڑے......تو ہزاروں پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں......اور وہ ایسا مہربان ہے کہ ایک پل میں یاری لگانے کو تیار ہے...... سارے گناہ معاف کرنے کو تیار ہے......

# نمازیوں کی پانچ قسمیں

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا اپنی کتاب مدارج السالکین میں۔نمازی پانچ طرح کے ہیں۔

ایک نمازی وہ ہے جو نماز میں سستی کرتا ہے..... بے نمازی کی بات نہیں ہو رہی..... جو سستی کرنے والا ہے..... کبھی پڑھتا ہے..... کبھی چھوڑتا ہے..... یہ ہے...معاقب... جہنم میں جائے گا..... یہ جہنم میں جائے گا..... نماز میں سستی کرنے والا جہنمی ہے۔

...فویل للمصلین...ویل ہے نمازیوں کے لئے،

بے نمازی کی بات نہیں ہوئی۔ویل ہے نمازی،کون سا نمازی؟...الذین هم عن صلاتهم ساهون...جو نمازوں میں غافل ہیں،غافل ہیں۔

بے نمازی پتہ نہیں کہاں جا کے مرے گا..... گرے گا..... جو نماز میں غافل ہیں..... ان کے لئے ویل ہے..... اور ویل کی ایک تفسیر یہ ہے..... کہ یہ جہنم کی ایک وادی ہے..... جس کا ایک ایک بچھو خچر کے برابر بڑا ہے۔ جب وہ ایک دفعہ ڈستا ہے..... تو چالیس سال وہ آدمی تڑپتا ہے..... تڑپتا ہے، تڑپتا ہے..... تو جو بے نمازی ہے..... وہ کہاں جائے گا..... تو وہ نمازی جو نماز میں کبھی حاضر..... کبھی غائب..... کبھی حاضر کبھی غائب..... یہ دوزخی ہیں

معذب......معاقب......

دوسرے درجے کے نمازی... محاسب... یہ کون سا ہے جو پانچ وقت باقاعدہ پڑھتا ہے...... پانچ وقت باقاعدہ جماعت...... یہ ہماری صف ہے...... لیکن کسی ایک نماز میں بھی...... اسے اللہ کا دھیان نہیں آتا...... کسی نماز میں بھی اسے نہیں پتہ کہ میں کہاں کھڑا ہوں......؟ یہ کون سا ہے؟ یہ ہے محاسب، محاسب۔

اس کی کان کھچائی ہوگی...... اس کی ڈانٹ ڈپٹ ہوگی...... اس کی ڈانٹ ڈپٹ ہوگی...... کیوں؟ آپ میری طرف متوجہ ہیں...... تو میں آپ کے سامنے بات کر رہا ہوں...... اگر آپ اوپر دیکھنا شروع کر دیں گے...... ناں تو میرا دھیان فوراً ختم ہو جائے گا...... میں آپ کی طرف متوجہ ہو جاؤں...... آپ کھڑکیاں دیکھنا شروع کر دیں تو مجھے تکلیف ہوگی، توجہ ہٹ گئی، بے ادبی ہے۔

تیسرے درجے کا نمازی...... جو کوشش کرتا ہے...... اللہ اکبر...... کبھی اللہ کے سامنے کبھی گھر کے سامنے...... کبھی اللہ کے سامنے...... کبھی خلق کے سامنے...... تو اس کو اللہ ۳۳ نمبر پر پاس کر دے گا۔

اچھا چلو! چھوڑ دو...... کوشش تو کی...... جانے دو...... رعایتی پاس...... جیسے ہم اپنے مدرسوں میں کسی کو فیل نہیں کرتے...... رعایتی پاس...... چلو رعایتی پاس...... پندرہ نمبر پہ پاس......

۳۳نمبر پر سکول کالج والا پاس ...... یہ ۳۳نمبر والے نمازی ہیں۔

چوتھے درجے کا نمازی وہ ہے..... جب وہ اللہ اکبر کہتا ہے تو پھر اللہ کے سوا سب سے کٹ جاتا ہے..... بس اللہ تعالیٰ میں ہو جاتا ہے..... اللہ کا ہو جاتا ہے..... اللہ میں کھو جاتا ہے..... یہ ہے جس کو کہتے ہیں... ماجور، ماجور... جسے نماز کا اجر ملے گا..... جس کی نماز پر وعدے پورے ہوں گے..... جس کی نماز پر فیصلے بدلیں گے..... یہ چوتھے درجے کی نماز ہے..... چوتھے درجے کی۔

پانچویں درجے کا نمازی..... جب وہ کہتا ہے..... اللہ اکبر..... نماز اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے:-

.....جعلت قرة عینی فی الصلوٰة.....

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز.....

پانچویں کی ہم نیت کریں گے..... تو تب شاید تیسرے درجے پر پہنچ پائیں۔
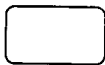
# قیامت کی ہولناکیاں

ان یوم الفصل کان میقاتا...وہ متعین دن آ گیا۔

یوم ینفخ فی الصور...ایک آواز پڑے گی۔

فتأتون افواجا... تم فوج درفوج آؤ گے۔

وفتح السماء... آسمان کے دروازے کھلیں گے۔

فکانت ابوابا...وہ دروازے بن جائیں گے۔

وسیرت الجبال فکانت سرابا ...پہاڑ پھٹ کر ریت بن جائیں گے۔

ان جھنم کانت مرصادا... جہنم بھی آ جائے گی۔

وازلفت الجنة للمتقین...جنت بھی آ جائے گی۔

نضع الموازین القسط...ترازو بھی آ جائے گا۔

وان منکم الاواردھا...پل صراط بھی آ جائے گا۔

وجاء ربک والملک صفا صفا ...اللہ کا عرش بھی آ گیا۔و یحمل عرش ربک فوقھم ھومئذ ثمانیه ...اب عرش کو آٹھ فرشتوں نے تھاما ہوا ہے اور سب کے سروں پر اللہ تعالیٰ کا عرش چھا جائے گا۔ جب اللہ کا عرش چھا جائے گا تو پھر ساری کائنات بے ہوش ہو کر گر جائے گی۔

# قیامت کے جھٹکے

قیامت کے دن ایک بے ہوشی قیامت کی ہوگی، جب اسرافیل صور پھونکے گا اور سب مر جائیں گے۔ انسان ختم ہو جائے گا اور روحیں بے ہوش ہو جائیں گی، جزا سزا کا نظام معطل ہو جائے گا۔ انبیاء، صدیقین، کافر، منافقین سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر دوسرا جھٹکا آئے گا تو سب کھڑے ہو جائیں گے... **یخرجون من الاجداث** ... قبروں سے نکلیں گے، پھر جب اللہ کا عرش آئے گا تو پھر بے ہوش ہو جائیں گے اور چالیس سال کے بعد سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آئے گا۔ پھر باقی لوگوں کو ہوش آئے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے... **یاعبادی** ...اے میرے بندو!... **انی انصت لکم منذ ان خلقتکم الی یوم احییتکم** ... میں خاموش رہا، میں تمہاری سنتا رہا اور تمہیں دیکھتا رہا، کچھ نہیں بولا، اب خاموش رہو اور دیکھتے رہو کیا ہونے والا ہے... **ھذہ اعمالکم** ... یہ دیکھو یہ تمہارے کیے ہوئے اعمال ہیں۔

اس میں سچ اور جھوٹ، ظالم اور مظلوم ہر بات موجود ہے، کس کی حمایت کی، کیا جرم کیا... **وکل انسان الزمنہ طائرہ فی عنقہ** ... اللہ

پاک ان کی گردن میں ڈال دے گا، دیکھوا سے...اقراء کتابک...اپنی کتاب پڑھ لو... کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا...اللہ پاک خود گواہ ہے،تو یہ جزا سزا کا دن ہے۔

جب آپ اذان دیں گے، جہاں جہاں تک آپ کی اذان کی صدا جائے گی قیامت کے دن وہاں کا ہر ہر پتھر آپ کی گواہی دے گا۔ ہر درخت اور پتا گواہی دے گا، ہر اینٹ اور روڑا گواہی دے گا، جہاں سجدے کیلئے سر رکھا جاتا ہے تو وہاں سے زمین تحت الثریٰ تک پاک ہو جاتی ہے۔

## سجدہ کرنے کا انعام:-

حدیث میں آتا ہے کہ جب بندہ زمین پر سر رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے قدموں میں سر رکھتا ہے، جب اللہ اکبر کہتا ہے تو زمین وآسمان کا سارا خلا نور سے بھر جاتا ہے اور عرش کے پردے اٹھ جاتے ہیں، جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جنت کی حوریں دروازے کھول کر نمازی کو دیکھتی ہیں۔

اور ادھر جہنم پکار رہی ہے...**اللھم بعد قعری...وعظم جمری...واشتد حری**...اے اللہ میرے انگارے بڑے موٹے ہو گئے، میری غاریں بڑی گہری ہو گئی، میری آگ بڑی تیز ہو گئی۔**سلاسلی**...میری زنجیریں...**واغلالی**...میرے طوق...**وحمیمی** ...میرے کھولتے پانی ...**وغساقی**...میری کانٹے دار جھاڑیاں...**وغسلینی**...

بدکار مرد اور عورتیں، فاحش مرد اور فاحشہ عورتوں کے زخموں سے جو گندگی اکٹھی ہوگی وہ اللہ کھلائے گا، پھر وہ شرابیوں کو پلائے گا اور فاحشوں کو پلائے گا، یہ غسلین ہے، یہ وہ گندگی ہے جو جسم سے نکلے گی، پیپ، خون اور پسینہ اور لوتھڑے اور بوٹیاں اور گند یہ سب ایک حوض میں جمع کر کے پھر اسے کھولایا جائے گا پھر اسے پیالوں میں بھرا جائے گا۔

کہا پلاؤ سب سے پہلے شرابیوں کو پلایا جائے گا، پھر نافرمانوں کو پلایا جائے گا، وہ کہے گی یا اللہ... عجل الی باھلی... اے اللہ جلدی بھیج دے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے... لکلیما ملا کما... ٹھہرو ٹھہرو تم دونوں کو میں نے ابھی بھرنا ہے، تو بھی اے دوزخ بھرے گی، تو بھی اے جنت بھرے گی۔

ترکی میں زلزلہ آیا، چالیس ہزار آدمی زمین کے اندر چلا گیا، زلزلہ تو فرانسسکو میں آنا چاہئے جو سب سے بڑا بے حیائی کا اڈا ہے اور جہاں دنیا کا سب سے زیادہ حرام کام ہو رہا ہے۔ یہ چھوٹا مجرم ہے اس لئے دنیا میں ہی زلزلہ آ گیا اور وہ بڑا مجرم ہے اس لئے ڈھیل دے دی اور اکٹھی صفائی ہوگی۔

ایران میں زلزلہ آیا، مسلمانوں پر آفت آ گئی، اس لئے کہ چھوٹا مجرم ہے۔

محمد بن حسین بغدادیؒ بازار میں گئے ایک کنیز ،لونڈی.....
فروخت ہورہی تھی اس کوخرید کر لے آئے ۔لوگوں نے کہا پاگل سی ہے انہوں
نے کہا کوئی بات نہیں .....رات کو آدھی رات کے بعد آنکھ کھلی تو دیکھا....وہ
لونڈی مصلے پہ بیٹھی تھی....اور اللہ سے لو لگارہی تھی....آنسو بہہ رہے....سینہ
گھٹ رہا....اور اللہ کو کہہ رہی ہے...!

اے اللہ !وہ محبت جو تجھے مجھ سے ہے

الٹ کہہ رہی، کہنا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ محبت جو مجھے تجھ سے ہے۔الٹ کہہ رہی
تھی وہ محبت جو تجھے مجھ سے ہے.....! میں اس کے واسطے سے تجھ سے سوال
کرتی ہوں....تو انہوں نے ٹوکا کہ اے لڑکی کیا کہتی ہے.....!یوں کہہ وہ محبت
جو مجھے تجھ سے ہے....! کہنے لگی:

چپ کرو! اگر اسے مجھ سے محبت نہ ہوتی.....تو مجھے یہاں نہ بیٹھاتا..... تجھے وہاں
نہ سلاتا......مجھ سے محبت ہے.....تو میری نیند سے مجھے اٹھا کر مصلے پر کھڑا کر دیا۔
پھر کہنے لگی:

اے اللہ !اب تو تیری میری محبت کا راز فاش ہو گیا.....لوگوں کو پتہ چل گیا کہ
ہم محب اور محبوب ہیں.....اے اللہ !اب مجھے اپنا وصال دے دے...مجھے اپنا

ملاپ دے دے...... مجھے اپنے پاس بلالے......!

یہ کہہ کر چیخ ماری اور جان نکل گئی۔ فرماتے ہیں مجھے بڑا غم ہوا میں صبح اٹھا اس کا کفن لینے گیا کفن لے کر آیا تو دیکھا کہ سبز کفن چڑھا ہوا ہے اور اس پر نورانی سطر سے لکھا ہوا۔

...... الاان اولیاء لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون......

سن لو! اللہ کے دوستوں کو نہ دنیا میں غم ہے...... نہ آخرت میں خوف ہے۔

# نماز کی عجیب برکات

جتنا لمبا کوئی قیام کرے گا اس کی موت کی سختی اتنی آسان ہوتی چلی جائے گی۔ لمبی نماز موت کی سختی کو دھو دیتی ہے، اور رکوع کرے گا تو جتنا اس کا وزن ہے اتنا سونا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور جب رکوع سے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ محبت کی نگاہ سے اسے دیکھتا ہے۔

جب سجدے میں جاتا ہے تو سارے گناہ اس کے دھل جاتے ہیں، جب التحیات پڑھتا ہے تو صابرین کا اجر ملتا ہے، جب نماز میں درود پڑھتا ہے دس دفعہ اللہ درود بھیجتا ہے، جب سلام پھیرتا ہے تو گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے ہمیں اتنی بڑی دولت ملی، جب کوئی تکلیف آئے تو نماز پڑھو۔

# دعا کی برکت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر روانہ کیا قحط کا زمانہ سب کو تھوڑا تھوڑا توشہ خود دیا۔ ہدیرؓ ایک صحابی ہیں ان کو دینا بھول گئے ...!انہوں نے آ کے کہا نہیں! کہ مجھے تو دیا نہیں مجھے بھی تو دیں۔ چپ کر کے چل پڑے۔ جب جرف پار کر گئے تو کہنے لگے:

اے میرے مولا! تیرے نبی نے دیا نہیں... میں نے مانگا نہیں... تُو تو جانتا ہے... نہ میرے پاس کھانا ہے... نہ دانہ... اب میرا تُو ہی کام کرے گا... میری بھوک کا تو سامان بن...... **سبحن اللہ...... الحمدللہ...... اللہ اکبر...... لا الہ الا اللہ** ...... یہی میرا کھانا ہے... یہی میرا توشہ ہے..... یہی میرا زادراہ ہے۔

یہ کہتے جا رہے... اور چلے جا رہے... کہتے جا رہے... اور چلتے جا رہے... جس کے لئے کیا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے کہ یہ ہدیرؓ کیا کہہ رہا ہے...؟ عرشوں پر حرکت ہوئی جبرائیل علیہ السلام بھاگے آئے۔

یارسول اللہ ﷺ! وہ ہدیرؓ تو اللہ کو پکار رہا ہے...! اس کی پکار نے تو عرش کو ہلا دیا ہے...! اس کو آپ ﷺ نے توشہ نہیں دیا آدمی پیچھے بھگائیں...! تو آپ ﷺ نے ایک آدمی پیچھے دوڑایا۔ کہا بھاگو اور یہ اس کو دو اور معذرت بھی کرو کیا کہتا ہے؟

سنتا! اللہ کے رسول ﷺ بھول گئے تھے اب آپ کو پیش کیا ہے۔ پھر مجھے بتانا کیا کہتا ہے وہ گئے اونٹنی کو دوڑایا۔ ان کو جا ملے۔ بھائی! اللہ کے رسول ﷺ بھول گئے تھے۔ اب آپ کو پیش کیا ہے۔ لیا اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی...

الحمدلله الذی ذکرنی من فوق عرش ومن فوق سبع سموت...

اے میرے مولا! تیرے قربان جاؤں، تو نے مجھے عرش پہ یاد رکھا، تو نے مجھے عرشوں پہ یاد رکھا...... رحم بی وجوعی...... تو نے میری بھوک پہ رحم کھایا۔ تو نے میرے ضعف پہ رحم کھایا۔

اللھم کما لم تنس ھدیر لیجعل ھدیر لاینساک ... اے میرے مولا! جیسے تو ہدیرؓ کو نہیں بھولا ہدیر کو بھی توفیق دے کہ تجھے نہ بھولے۔ یوں تبلیغ چلی ہے یوں جہاد کا جھنڈا اٹھا ہے۔

جان پہ گزر گئی.... مال لٹ گئے..... گھر چھٹ گئے.....

آروں سے چیرے گئے....... سولیوں پہ چڑھ گئے۔

بوٹی بوٹی ہو گئی تب جا کے اللہ کا کلمہ دنیا میں گونجا ہے۔

# نمازوں کو سیکھیں!

میرے بھائیو! یہ سیکھنا پڑے گا..... نماز پڑھیے..... یہ نماز ایسے نہیں آئے گی..... محنت کرنے سے یہ نماز پیدا ہوگی..... اتنی جاذبیت ہے نماز میں..... کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں حرم شریف میں بیٹھا ہوا تھا... حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے... جوتا ہاتھ میں ...... داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا ہے...... جوتے کو رکھا...... نماز کی نیت باندھی..... کہتا ہے میں دیکھتا رہا کہ یہ کہاں رکوع کرتے ہیں، جو گاڑی چلی چلتی رہی حتی کہ والناس پہ جاکر رکوع کیا ایک رکعت میں پورا قرآن ہمیں تو... قل ھو اللہ احد.... بھی لمبی نظر آتی ہے۔

تو نماز سیکھو بھائی! لوگ چاروں رکعتوں میں قل ھو اللہ پڑھ رہے ہیں۔ چار سورتیں تو یاد کرلیں تا کہ ہر رکعت میں الگ الگ سورت پڑھ لی جائے ایک ہی سورت کو چاروں رکعت میں پڑھنا مکروہ ہے، نماز تو ہو جائے گی لیکن کم از کم چار سورتیں یاد کرلیں۔

# بے نشان منزل کے مسافر

میرے بھائیو! آج کے مردوں عورتوں کا یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے...... کہ ہم اللہ کی ذات کو مقصود بنا کر زندگی نہیں گزار رہے...... ہم تبلیغ کی محنت میں یہی عرض کر رہے ہیں...... صرف بیان سنانے کے لئے اکٹھا نہیں کرتے ...... بلکہ مقصد بدلوانے کے لئے اکٹھا کرتے ہیں...... کہ ہم اپنے مقصد سے بھٹکے نہیں...... بلکہ بڑے دور چلے گئے ہیں...... راہ ایسا بھٹکے کہ نہ راہ رہا...... نہ راہی رہا...... رہبر رہا...... نہ منزل رہی...... سامان بھی لٹا...... قافلے سے بھی بچھڑے...... نہ آگے کا پتا نہ پیچھے کا پتا ...... ہم اس مسافر کی طرح ہیں...... جو مال و متاع بھی گم کر چکا...... اور قافلے سے بھی بچھڑ چکا ہے۔

آگے رات تاریک ہے...... سفر بڑا لمبا ہے...... منزل کا پتہ نہیں...... کٹی پتنگ کی طرح ...... اسے نہیں پتہ کہ کس تار میں پھنسنا ہے...... کس جھاڑی میں الجھنا ہے...... کس درخت میں اٹکنا ہے...... کون سے کانٹے نے میرے سینے کو چیرنا ہے ...... اس اندھی انسانیت کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا...... یہ تبلیغ کی محنت کا مقصد ہے۔

ہمارے مردوں اور عورتوں کا نشہ اترے...... اور وہ اللہ کی ذات کو مقصد بنا کر زندگی گزارنا سیکھیں...... اللہ پر مرنا سیکھیں...... اللہ پر مٹنا
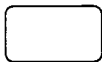
سیکھیں...... اللہ کے لئے جینا سیکھیں...... خوشی وہ ہو جو اللہ کو پسند ہو...... غم وہ ہو...... جو اللہ کو پسند ہو...... اظہار بھی وہ جو اللہ کو پسند ہو...... اخفا بھی ہو...... جو اللہ کو پسند ہو...... ہم لوگوں کی نظر میں بچ جائیں...... اس سے ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوگا...... یاد رکھنا اللہ کی نظر میں جچیں گے...... تب مسئلہ حل ہوگا۔

# دلہن اور سہیلیوں کی گفتگو

ہم لوگوں کی نظر میں بچ جائیں اس سے ہمارا مسئلہ حل نہیں ہو گا، یاد رکھنا اللہ کی نظر میں جچیں گے تب مسئلہ حل ہوگا۔

ایک لڑکی دلہن بنائی جارہی.... سجائی جارہی.....اس کی سہیلیاں کہنے لگیں کہ بہت خوبصورت لگ رہی ہو.....وہ رونے لگی.....اس نے کہا تمہاری نظروں میں جچنے سے میرا کام نہیں بنے گا، میں جس کے ہاں جارہی ہوں جب تک اس کی نظروں میں نہ جچ جاؤں اس وقت تک میرا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

# کامیابی کا معیار

میرے بھائیو اور بہنو! یہ اندھی دنیا ہے..... یہ دیوانوں کی دنیا ہے..... یہ احمقوں کی دنیا ہے..... یہ جاہلوں کی دنیا ہے..... ان کی نظروں میں بچ جانے سے نہ کسی مرد کا کام بنے گا، نہ کسی عورت کا کام بنے گا، بس اللہ کی نظر میں بچ جانے سے ہمارے کام بنیں گے، پھر چاہے،

☆ کوئی ہمیں جانے یا نہ جانے.......

☆ کوئی ہمیں مانے یا نہ مانے.........

☆ کوئی ہمیں دیکھے یا نہ دیکھے........

☆ کوئی ہمیں پوچھے یا نہ پوچھے.......

☆ کوئی ہمیں چاہے یا نہ چاہے.........

☆ کوئی ہمیں قریب کرے یا دور کرے.....

☆ کوئی محبت کرے یا نفرت کرے......

☆ کوئی سلام کرے یا ٹھکرا دے.........

ہمارا مسئلہ اوپر سے حل ہو چکا ہمارا کام بن گیا، ہم اللہ کو راضی کر چکے، یہ مقصود ہے، یہ مطلوب ہے، ہر فیکٹری والے کو، ہر مل والے کو، ہر ریڑھی والے کو، ہر غریب کو، ہر امیر کو، ہر بوڑھے کو، ہر جوان کو، ہر مرد کو، ہر عورت کو یہ جان لینا چاہئے کہ زندگی کا مقصد یہ ہے کہ اس کے دل و دماغ میں اللہ اور اس کا رسول رچ جائے۔
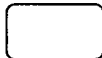
# اللہ کی محبت میں رونے کی لذت

میرے بھائیو! اللہ کی قسم! ہم لٹے ہوئے مسافر ہیں..... ہم لٹے ہوئے راہی ہیں..... ہمیں پتہ ہی نہیں کہ لذت کسے کہتے ہیں...... زندگی کسے کہتے ہیں..... جو روٹی کھانے کی لذت اٹھاتا ہو..... تو اسے کیا خبر کہ ذکر کی لذت کیا ہے.....؟ جو نظر اٹھانے کی لذت جانتا ہو..... تو اسے کیا خبر کہ نظر جھکانے کی لذت کیا ہے..... جس شخص کو نماز کی لذت محسوس نہیں..... اس سے بھی بڑا کوئی محروم ہوگا، ہائے ہائے، کروڑوں کی آبادی میں کوئی ایسا نظر آئے جس کو نماز کی لذت نصیب ہو۔

یہ تو ہم نماز پڑھنے والوں پر روتے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے ہیں ان پر خون کے آنسو روئیں تو بھی کم ہے، جو نماز پڑھتے ہیں انہوں نے کبھی بیٹھ کر سوچا ہے کہ اے مولا تیری محبت کا سجدہ تجھے نہیں دے سکا تیرے تعلق کی ایک رکعت بھی نہیں پڑھ سکا۔ اے اللہ اب تو آجا!

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی

اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

# شیخ جیلانیؒ اور ڈاکو کی توبہ

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ علم کی تلاش میں نکلے...... گیارہ بارہ برس کی عمر ہے...... قافلے پر ڈاکہ پڑتا ہے...... اور ان سب کے مال لوٹ لئے جاتے ہیں...... اور ایک ڈاکو سر راہ ان سے کہتا ہے:...... ارے بچے! تیرے پاس بھی کچھ ہے...... ؟ اس کے دل میں آیا کہ اس معصوم کے پاس کیا ہوگا...... اور وہ بچہ بڑے آرام سے کہتا ہے:-

میرے پاس چالیس دینار ہیں اور چالیس دینار کے آج کے زمانے میں لاکھوں روپے بنتے ہیں۔

کہنے لگا کہاں ہیں؟ کہا یہ دیکھو اندر سلے ہوئے ہیں...... اس زمانے میں کرتے کے...... آستین چوڑے اور کھلے ہوتے تھے...... کہنے لگا:...... بیٹا! اگر تو نہ بتاتا تو کوئی یقین نہ آتا اور مجھے کوئی پتہ نہ چلتا۔

کہا میری ماں نے کہا تھا...... ہمیشہ سچ بولنا...... اور کبھی جھوٹ نہیں بولنا...... کہنے لگا اچھا یہ بات ہے...... اور آپ کو پکڑ کر سیدھا سردار کے پاس لے گیا...... اور کہنے لگا اس بچے کی بات سنیں۔

ڈاکو نے سارا قصہ سنایا تو سردار کہنے لگا:......

ارے بیٹا! تو نے پیسے کیوں نہ بچا لئے تو دیکھتا نہیں کہ ہم تو

لوٹنے والے ہیں۔اور اگر تو نہ بتاتا تو تیری شکل ایسی معصوم وخوبصورت ہے کہ ہم تو تیری تلاشی بھی نہ لیتے۔فرمایا: میری ماں نے کہا تھا بیٹا ہمیشہ سچ بولنا۔

تو ڈاکوؤں کے سردار کی چیخ نکلی اور کہنے لگا:

اے میرے مولا! یہ معصوم ہو کر ماں کا ایسا فرمانبردار......

اور میں عاقل و بالغ ہو کر تیرا نافرمان......یا اللہ مجھے معاف کردے۔

ماں بیٹھی ہے جیلان میں اور توبہ کا ذریعہ بن رہی ہے بغداد کے قریب ڈاکوؤں کے اتنے بڑے سردار اور ان کے پورے گروہ کی۔ یہ ہے تربیت کہ بیٹا حساب ہونا ہے زبان سیدھی رکھنا۔بچوں کو قیامت کا یقین دلاؤ۔ ان کے دل میں حساب و کتاب کا ڈر پیدا کرو۔

# حضرت سفیان ثوریؒ کی تربیت اور والدہ

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ سے کہنے لگے مجھے اللہ کے نام پہ وقف کردو اور وقف کا مسئلہ اور حکم یہ ہے کہ جو چیز ایک دفعہ وقف کردی جائے اسے واپس نہیں کیا جاسکتا۔ ماں نے کہا چلو جاؤ تجھے میں نے وقف کردیا۔

حضرت سفیانؒ ثوری گھر سے جو نکلے تو انیس سال کے بعد واپس آئے۔ انیس سال کے بعد۔ بھائی ہم تو انیس سال کے لئے تشکیل ہی نہیں کرتے ہماری تو لمبی سے لمبی تشکیل ایک سال کی ہوتی ہے۔ پہلے ڈیڑھ سال تھی پھر ہمارے حضرات نے ایک سال کردی۔ سات مہینے، چار مہینے، چالیس دن۔

تو وہ واپس آئے انیس سال کے بعد رات کو گھر پہنچے، دروازے پر دستک دی تو اندر سے ماں نے پوچھا کون ہو؟ انہوں نے کہا آپ کا بیٹا سفیان ہوں۔ جس ماں کو انیس سال کے بعد بچے کی آواز سنائی دے اس ماں کی خوشی کا کیا حال ہوگا۔ کیسی بے قرار ہوگی۔ کیسی تڑپ ہوگی بچے کو ملنے اور دیکھنے کی۔

لیکن اس ماں نے اندر سے جواب دیا بیٹا میں تجھے اللہ کے نام پر وقف کرچکی ہوں اور جو چیز وقف کردی جائے اسے واپس لینا بڑی بے غیرتی

ہے۔تو یہیں سے واپس چلا جا اور میں قیامت کے دن تجھ سے ملاقات کروں گی۔اس سے پہلے نہیں ملوں گی۔اللہ اکبر! کیا مائیں تھیں کتنی عظیم مائیں تھیں۔ تو سفیان ثوری کے لیے ماں نے دروازہ نہیں کھولا اور کہا میں وقف کر چکی ہوں اب واپس نہیں ہوں گی بلکہ قیامت کے دن واپس لوں گی۔

## گنہگار بندہ! مہربان آقا!

ایک بدو آیا، یا رسول اللہ ﷺ! بوڑھا ہو گیا گناہ کرتے کرتے، کوئی گناہ نہیں چھوڑا جو نہ کیا ہو۔کوئی نافرمانی ایسی نہیں جو نہ چھوڑی ہو۔کوئی کالک ایسی نہیں جسے منہ پر نہ ملا ہو، اب بوڑھا ہو گیا ہوں کیا اس حال میں بھی میری توبہ ہے؟ تو آپ ﷺ فرمایا: تیرا ایک بول تیری زندگیوں کی سیاہیوں کو دھو دے گا۔

اللہ تجھے طعنہ نہیں دے گا بڈھے اب کیوں آیا ہے، جوانی میں کیوں نہیں آیا تھا، دانت ٹوٹ گئے، نظر نہیں آتا، چشمے چڑھ گئے، کانوں میں آلے لگ گئے، لاٹھیاں ہاتھ میں آ گئیں، اب آئے ہو توبہ کرنے کوئی توبہ نہیں۔نہیں نہیں میرے نبی ﷺ نے فرمایا: او میاں! تو ایک دفعہ کہے گا یا اللہ میری توبہ تو تیری اللہ ہر حاجتہ، ہر داجتہ، ہر غدر، ہر فجر جو کچھ تو نے کیا ہے اللہ ایسے مٹا دے گا کہ تیری داستان حیات میں ایک گناہ بھی باقی نہ چھوڑے گا۔

# بھلاتا ہوں پھر بھی وہ یاد آتے ہیں

ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ جہاد کے سفر سے آئے..... گھر میں پہنچے تو رات کو عشاء کی نماز کے بعد بیوی سے کہنے لگے دو نفل پڑھ لوں پھر بیٹھ کے باتیں کرتے ہیں..... دو نفل.... اللہ اکبر .... اب وہ بیٹھی ہوئی کہ قل ھو اللہ سے رکوع کر دے گا..... لمبے سفر سے آیا ہے..... تو کوئی بیٹھ کے بات چیت ہوگی۔

وہ... قل ھو اللہ. کیا وہ تو..... الم..... شروع ہو گیا...... چلتے... چلتے... چلتے... فجر کی اذان ہوئی..... اور ابو ریحانہ نے سلام پھیرا..... تو بیوی غصے سے بپھر گئی... اما لنا منک نصیب ...... میرا حق کہاں گیا؟... تبعت واتعبتنی ...... مجھے بھی تھکایا خود بھی تھکا۔ ایک جدائی کا صدمہ..... ایک قریب آ کے تڑپایا........ میرا حق کہاں ہے

کہنے لگے معاف کرنا میں بھول گیا......... کہا تیرا اللہ بھلا کرے تو کیسے بھول گیا؟ یہاں تو چلے میں دو سو میل دور بھی نہیں بھولتی ....... یہ ایک کمرے میں بھول گیا، کیسے بھول گیا......؟ کہا! جب اللہ اکبر کہا تو جنت سامنے آ گئی........ تو سب بھول گیا۔

# فرعون کی باندی کا واقعہ

فرعون جیسا متکبر بادشاہ ہو، جو دنیا کا ایسا حکمران ہو اور کہے میں ہی رب ہوں اور کوئی اس کی بات کو چیلنج نہ کر پایا ہو۔ ایسا بادشاہ ہو، اس کے گھر کی دو کہانیاں آپ کو سناتا ہوں، اس کی باندی مسلمان ہوگئی، اس کی دو بیٹیاں تھیں۔

فرعون نے ان کو پکڑ والیا، پہلے آگ جلائی اوپر کڑاھا رکھا، اس میں تیل ڈال کر اسے کھولایا، کہا بول اب کیا کرے گی، مجھے رب مانتی ہے کہ موسیٰ کے رب کو رب مانتی ہے۔ ایک چیز مان لے، مجھے رب مانے تو مبارک، ہر چیز دوں گا نہیں تو تیار ہوجا، پہلے تیری بیٹیاں پھر تو، اس نے کہا، دو ہیں اور ہوتیں تو وہ بھی قربان کردیتی، جو مرضی کرلو۔

ہماری بہن پردہ کرنے کو تیار نہیں، یہ ماں بچیاں جلانے کو تیار ہے، نوجوانوں کو بھی عورتیں بننے کا شوق ہے، سونے کی زنجیریں گلے میں ڈالے ہوئے ہیں، سونے کی انگوٹھیاں سجائے ہوئے ہیں، بھائی یہ عورتوں کے لئے ہے مردوں کے لئے نہیں ہے، یہ شوق آگے پورے ہونے والے ہیں۔

کتنی مائیں اس مجمعے میں بیٹھی ہیں، آپ تصور کریں کہ ایک ماں سامنے بیٹھی ہے، دہکتی ہوئی آگ ہے اور اس کی بچی کو پکڑا جاتا ہے اور وہ کہتی

ہے اماں! مگر اس کے باوجود ماں کے عزم اور ارادے میں کوئی تزلزل نہیں آتا اس کا ایک بول اپنی بچی کی زندگی بچا سکتا ہے۔ یہاں کفر کا بول بول کے آگے جا کے توبہ کر لے اس کے لئے جائز ہے، نہیں نہیں، ایک مقام آتا ہے زندہ رہنے سے مرنا محبوب ہو جاتا ہے۔

انہوں نے اس کے سامنے ٹانگوں سے بچی کو پکڑا ہے، اور وہ تڑپ رہی ہے مچھلی کی طرح، اور اماں اماں پکار رہی ہے، سارے دربار پہ سناٹا ہے اور ماں ایک صبر کی تصویر ہے، اس کے سامنے اس کے سر کو تیل میں ڈالا جاتا ہے اور ایسے وہ تل جاتی ہے جیسے مچھلی تلی جاتی ہے، اور ماں کے پایہ ثبات میں کوئی لغزش نہیں آتی۔

جب اس ماں کے اندر سے ہائے نکلی تو اللہ نے آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا، اس نے دیکھا میری بچی کی روح جا رہی ہے اور کہہ رہی ہے اماں ٹھہرو ٹھہرو، ابھی جنت میں اکٹھے ہونے والے، بے صبری نہ کرو، پھر چھوٹے بچے کو پکڑا، جو دودھ پیتا تھا، دودھ پیتا تو پرایا بچہ بھی بہت پیارا لگتا ہے، اپنا بچہ کیسے پیارا نہیں ہوگا۔

کھینچا اسکو گود سے، اس بیچاری کو تو پتہ بھی نہیں تھا، میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ اگلی کو تو پتہ چل گیا تھا وہ تو اماں اماں پکاری، یہ تو خالی رونے کے سوا کچھ نہیں کر سکی؟ اور ماں نے اپنی آنکھوں سے معصوم جگر کو تلتے ہوئے دیکھا ہے۔

پھر اللہ نے آنکھوں سے پردہ ہٹایا اور پھر بچی کی روح کو نکلتے دیکھا اور پھر وہ بولی صبر صبر، جنت میں اکٹھے ہو جائیں گے، جب اس ماں کو پکڑنے لگے تو اس نے کہا مجھے پکڑنے کی ضرورت نہیں میں خود ہی کود جاؤں گی، پر میری ایک درخواست ہے، فرعون نے کہا، کیا؟ کہا جب میں بھی جل جاؤں تو ہم ماں بیٹیوں کو جدا نہ کرنا، ان کی ہڈیاں جھاڑ کے زمین میں دبا دی گئیں۔

# جنت کی خوشبو

اس کہانی پر دو ہزار برس بیت گئے۔ صبحیں آئیں، شامیں آئیں، موسم بدلے، رت بدلی، طوفان اٹھے، آندھیاں بگولے آئے، چالیس برس اور گزر گئے، دس برس اور گزرے دو ہزار پچاس برس گزرنے کے بعد ہمارا نبی بیت المقدس سے آسمان کو چلا، اللہ کی ملاقات کو، تو نیچے سے جنت کی خوشبو اٹھی۔

آپ نے پوچھا جبرائیل یہ جنت کی خوشبو کہاں سے آرہی ہے؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! فرعون کی باندی اور اس کی بچیوں کی جہاں ہڈیاں دفن ہیں یہ وہاں سے آرہی ہے۔

# فرعون کی بیوی کا قبول اسلام

یہ منظر دیکھ کر فرعون کی بیوی مسلمان ہوگئی کہ کوئی ماں ایسی ظالم نہیں ہوسکتی، یہ حق ہے جس نے یہ سب کچھ کروادیا۔ فرعون جو اوروں کو عبرت دلا رہا تھا، اس کے گھر میں کلمہ داخل ہوگیا۔

سب سے محبوب بیوی مسلمان ہوگئی... امنا برب هارون و موسیٰ ... انہوں نے کہا یہ تو لینے کے دینے پڑ گئے، تو کیا کر بیٹھی؟ اس نے کہا بس مجھے سمجھ میں آگیا، سچا دین ہے ورنہ کوئی ماں ایسے نہیں کرسکتی اور فرعون اس سے محبت کرتا تھا۔

اس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیا تھا، بڑا سمجھایا، نہ مانی، جیل میں ڈال دو، چلی گئیں، فاقے دو، برداشت کیے، دربار میں لایا گیا، کون سا دربار؟ جہاں آسیہ کا حکم چلتا تھا، آج وہ محرم سے مجرم بن کے کھڑی ہے، ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہیں اس نے کہا مارو کوڑے اس کا دماغ ٹھکانے آئے۔

اور ایک زناٹے دار آواز سے کوڑے اس کی کمر کو سینک رہے ہیں اور اللہ کی محبت میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں، پاؤں تک خون جارہا ہے، وہ کہہ رہی ہیں... فاقض ماانت قاض ... جو کرنا ہے کرلے اب حکم نہیں ٹوٹے گا، ہم مہندی نہ چھوڑیں وہ جان چھوڑ دیں، ہم بے پردگی نہ چھوڑیں وہ زندگی چھوڑ دیں۔

# حضرت آسیہؑ کی آزمائش وانعام کا وسیلہ

جب فرعون نے دیکھا ہر حربہ...... بے کار ہے......اس نے کہا سولی پہ لٹکا دو......سولی کیا تھی......؟ہاتھ میں کیل گاڑ کر لکڑی کے ساتھ جوڑتے تھے......اس طرح پاؤں سے کیل لگا کر لکڑی کے ساتھ جوڑتے تھے......اور چھوڑ دیتے تھے...... جب اس کے ہاتھوں میں کیل گاڑے گئے......جن ہاتھوں نے کبھی تنکا نہ ٹیڑھا کیا ہو......ان ہاتھوں میں کیل گڑ گئے۔

فرعون نے کہا:-اس لکڑی کو نیچے لٹا دو......اور اس پر پتھر رکھ دو، جس کے نیچے یہ سسک سسک کر مرے......تو اس وقت یہ عورت پکار اٹھی...... اور ایسا دکھڑا سنایا کہ......اللہ پاک نے اس دکھڑے کو......قیامت تک تاریخ میں بھی رکھا...... حدیث میں بھی قرآن کا حصہ بنا دیا......قیامت تک آسیہ کی کہانی سنائی جائے گی:-

...رب ابن لی عندک بیتا فی الجنة...

......میرے مولا!اپنے پڑوس میں گھر دے......

ونجنی من فرعون و عمله ونجنی من القوم الظالمین

......فرعون اور اس کی ظالم قوم سے مجھے بچالے......

اس درد سے انہوں نے یہ دعا مانگی کہ اللہ نے قبول کر لی اور اپنے

پڑوس میں گھر بھی دے دیا...... ہمارے نبی کے لئے جنت میں ایک مقام ہے جس نام وسیلہ ہے...... یہ اللہ کے عرش کے بالکل ساتھ ہے...... جو یہاں گیا وہ اللہ کے سب سے قریب ہو گیا...... جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا...... تو آپ نے کہا:-

اے خدیجہ! جب تو جنت میں جائے تو اپنی سوکنوں کو میرا سلام کہنا

انہوں نے کہا:- میری سوکن؟ میں تو پہلی بیوی ہوں، کہا:-

نہیں نہیں، جنت میں فرعون کی بیوی آسیہ سے اللہ نے میرا نکاح پڑھ دیا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم علیہ السلام سے اللہ نے میرا نکاح پڑھ دیا ہے۔

میری بہنو! ان عورتوں سے حشر کے شوق رکھو...... اے میرے بھائیو! ان لوگوں کے ساتھ حشر کے شوق رکھو...... ہم ان کے پیچھے جا رہے ہیں جن کی منزل کوئی نہیں...... گانا...... بجانا...... ناچنا، پہننا اسی کا کام زندگی ہے۔

تو تبلیغ ایک تربیتی محنت ہے...... جس میں سے گزر کر کچھ آخرت کا احساس پیدا ہوتا ہے...... کچھ اپنے اعمال کی فکر پیدا ہوتی ہے...... اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا احساس پیدا ہوتا ہے...... جس مسلمان کو اللہ نے چنا ہے اس امت میں بنایا ہے...... وہ مسلمان ظالم نظر آئے...... فاسق نظر آئے...... شرابی نظر آئے...... جواری نظر آئے...... زانی نظر آئے...... اور بد دیانت...... خائن اور راشی نظر آئے...... کہیں نہ کہیں...... اس کے اندر ایمان

کی رتی موجود ہے۔

جس دن اس کو کوئی پانی لگ گیا...... وہ ایسا ہرا ہوگا کہ بہار کی بارش بھی ایسی ہریالی نہیں لاتی...... جتنی تیزی سے ایمان کا درخت باہر نکلتا ہے...... اور سارے وجود کو سرشار کر دیتا ہے...... اس لئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے:

کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھو!!! چاہے کتنا ہی گرا پڑا کیوں نہ ہو، چاہے وہ عمل کے لحاظ سے، مال کے لحاظ سے کتنا ہی گیا گزرا کیوں نہ ہو، حقیر نہ سمجھو، پتا نہیں کب توبہ کر کے اللہ کو منالے، پتا نہیں کب توبہ کر کے اللہ کا قرب حاصل کرلے،

تو اس لئے بھائیو! کچھ وقت تبلیغ میں دو، جس سے کہ یہ اندر کا ایمان روشن ہوگا، اس کو جلا ملے گا۔

# میرے بندوں میں تم سے غافل نہیں ہوں

میرے بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب میں... ولا تحسبن اللہ غافلا... اے میرے بندو! مجھے غافل نہ سمجھو... میں دیکھ رہا ہوں

شراب پی رہے ہو... یہ بھی میں دیکھ رہا ہوں...

دودھ پی رہے ہو... یہ دیکھ رہا ہوں...

ناچ رہے ہو... یہ بھی دیکھ رہا ہوں...

سجدہ کر رہے ہو... یہ بھی دیکھ رہا ہوں...

حلال کما رہے ہو... یہ بھی دیکھ رہا ہوں...

حرام کما رہے ہو... یہ بھی دیکھ رہا ہوں...

شراب بیچ کر پیسہ کما رہے ہو... یہ بھی دیکھ رہا ہوں...

مزدوری کر کے حلال کی روٹی کھا رہے ہو... یہ بھی دیکھ رہا ہوں..

لا تاخذہ سنۃ ... تیرا رب اونگھتا نہیں... ولا نوم ... سوتا نہیں ..لا یودہ حفظھما ... تھکتا نہیں... ولا تحسبن اللہ غافلا ... غافل نہیں ہوتا... وما کان ربک نسیا... وہ بھولتا نہیں... وما ھم بمعجزین ، وما کان اللہ لیعجزہ من شیء ... کائنات میں کوئی چیز تمہارے رب کو عاجز نہیں کر سکتی، اس کی طاقت کو روک نہیں سکتی، کسی چیز کو چھپا نہیں سکتی۔
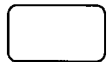
# حقارت سے دیکھنے پر ابو عبداللہؒ کی گرفت
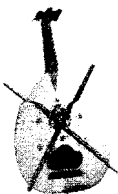
ابو عبداللہ جیسوں کو اٹھا کے پٹخ دیا، میں اور آپ کیا ہیں، تمیں ہزار حدیثوں کے حافظ۔ لاکھوں انسانوں کا شیخ، شبلی اور جنید جیسے جس کے سامنے التحیات کی شکل میں بیٹھے ہوں۔ اپنوں کو نہیں حقارت سے دیکھا۔ عیسائیوں کو حقارت سے دیکھا، عیسائیوں کو اللہ کے واسطے حقارت سے بچنا، کسی کو حقیر نہ سمجھنا۔

کسی پہ تبصرے نہ کرنا کہ اس کا دل دکھے۔ کسی کی پگڑی نہ اچھالنا۔ عیسائیوں کو دیکھا، یہ پتھروں کو پوج رہے، انہیں خبر نہیں کہ اللہ ایک ہے۔ پتھروں کو پوج رہے ہیں۔ آواز آئی: تو کیا سمجھتا ہے تیری توحید تیری ذاتی طاقت سے ہے۔ ایک لڑکی کو دل دے دیا وہیں، کنوئیں پہ کھڑے کھڑے لڑکی آئی، دل دے دیا، ہار گئے بازی۔

وقی الامیر حوی العیون فانہ
مال یزول بباسہ وسحائہ
یستاثر بطل الکمی بنبرس
ویحول بین فوادہ وعذائہ

متنبی پکار گیا کہ نظر کے فریب سے بچنا، بڑی خطرناک چیز ہے۔

ابو عبداللہ وہ گئے، پیچھے نظر نہیں تھی۔ پیچھے تو وہ حقارت تھی، قافلہ حج کو جا رہا، مرید ساتھ ہیں، شیخ چل نہیں رہے، حضرت چلیں، کہا جاؤ! میں نہیں جاؤں گا۔ کیا ہوا؟ میرا دل ہار گیا، میں لڑکی کو دل دے بیٹھا۔

قافلہ بجائے حج کے واپس چلا گیا، روتے دھوتے، بغداد میں چراغ بجھ گئے، محفلیں سنسان ہو گئیں، صف ماتم بچھ گئی۔ ابو عبداللہ مرتد ہو گئے۔

محدث وقت، مفسر وقت، شیخ کامل، حقیر مسلمان کو نہیں سمجھا عیسائیوں کو سمجھا، لڑکی کے گھر پہنچ گئے۔ میری شادی، میں شادی کا طلبگار، انہوں نے کہا عیسائی ہو جا اور ہمارے سوروں کو ایک سال چرا پھر شادی ہو گی۔ کہا میں تیار ہوں۔ زنار پہن لی عیسائیوں والی، سور چرانے شروع کیے۔ جس عصا پہ ٹیک لگا کے خطبے دینے جاتے تھے آج اس سے سور ہانکے جا رہے ہیں۔

ابو بکر شبلیؒ کو خیال آیا کہ پتہ تو کروں کیا بنا شیخ کا؟ پہنچے سال ختم ہونے کو ہے۔ پتہ کیا تو کہا جنگل میں ہیں۔ جنگل میں جا کے دیکھا تو یوں ٹیک لگائے کھڑے ہوئے، سامنے سور چر رہے۔ انہوں نے کہا: ابو عبداللہ! کیا حال ہے؟ کہا جو دیکھ رہے ہو۔ کہا: تو تو حافظ الحدیث تھا، کوئی حدیث یاد ہے؟ کہا سب بھول گئیں، ایک یاد ہے۔

کون سی؟ فرمایا... من بدل دینہ فاقتلوہ ... جو اسلام سے مسلمان ہو کر نکل جائے اسے قتل کرو۔ کہا تجھے تو قرآن یاد تھا، کچھ یاد ہے؟ کہا
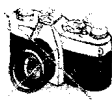
نہیں سب بھول گیا۔ ایک آیت باقی ہے۔ کہا کون سی؟ کہا... ومن یتبدل الکفر بالایمان فقد ضل سوآء السبیل ... جو ایمان کے بعد ایمان چھوڑ کر کفر میں چلا گیا وہ ہلاکتوں کے راستے پر چلا گیا۔

کہنے لگے: ابو عبداللہ تجھے کیا ہوا؟ کہا: کچھ نہ پوچھو، حقارت کی نظر پڑی دل دے بیٹھا۔ ابو بکر کو جو دیکھا تو ایک دم اللہ کی طرف سے بھی کوئی رحمت کا جھونکا آیا۔ اتنے لوگ جو لگ رہے تو ایک دم پھوٹ پھوٹ کے روئے اور ایسا روئے، ایسا روئے کہ سور بھی قریب ہو کر چیخنے لگے۔ پھر کہنے لگے: ارے میرے مولا! مجھے تجھ پہ یہ گمان نہیں تھا کہا تنا قریب کر کے تو مجھے اتنا دور کر دے گا۔

اللہ غنی ہے، کسی کا محتاج نہیں ہے، بس وہ ایسا روئے کہ اللہ پاک نے پھر سینہ کھول دیا۔ ابو بکرؒ واپس لوٹے، ان سے پہلے بغداد میں پہنچے، دریائے دجلہ میں نہار ہے اور کلمہ پڑھ رہے۔ ابو بکر! میرا ایمان مجھے واپس مل گیا۔ ابو بکر! میرا ایمان مجھے واپس مل گیا۔ شیخ وقت کو کافر کو حقیر سمجھنے پر یہ سزا ملی۔ آپ اپنوں کو حقیر سمجھ رہے ہیں۔

# حضرت رابعہ بصریؒ کا واقعہ

رابعہ بصریؒ میں عورت ہونے کے لحاظ سے کوئی خوبی نہیں تھی، عورت میں کشش کے لئے ضروری ہے کہ خاندانی ہو، خوبصورت ہو، مالدار ہو اور بانجھ نہ ہو، صاحب اولاد ہو، ان چاروں میں سے ایک چیز بھی رابعہ میں نہ تھی۔ خاندان میں غلام ہیں، شکل وصورت میں کالی ہیں اور مال غلام کو کہاں سے ملے گا اور بانجھ بھی ہیں، صاحب اولاد بھی نہیں ہے۔

میں کیوں تیرہ سو سال بعد اس کا نام یہاں زندہ کر رہا ہوں؟ اس کا نام کیوں بلند ہو رہا ہے، عورت ہونے کے لحاظ سے ایک خوبی بھی کوئی نہیں، نام کیوں زندہ ہے؟ اس زمانے کی بڑی بڑی بیگمات، بڑی بڑی حسین، بڑی بڑی نازنین، ہیروں میں تلنے والی، سونے چاندی میں سجی ہوئیں، آج ان کا نام کوئی نہیں ہے۔ بنو امیہ کا دور ہے، جن کے حرم میں دنیا کی حسین ترین عورتیں داخل تھیں، آج ان کا نام کوئی نہیں، رابعہ رابعہ ہو رہی ہے حالانکہ خاندان کی غلام، شکل کی کالی، غلام کے پاس پیسہ کہاں سے آئے؟ اور بانجھ تھیں، رات کو نہا کر کپڑے بدل کر اپنے خاوند سے پوچھتیں میری ضرورت ہے؟ وہ کہتے کوئی نہیں ہے، پھر پوچھتیں مجھے اجازت ہے، وہ کہتے اجازت ہے، تو پھر مصلیٰ اور رابعہ ایک ساتھ رات گزارتے تھے۔

# حضرت حسن بصریؒ کی چاہت

ان کے خاوند جوانی میں فوت ہو گئے۔ تو حسن بصری جیسی عظیم شخصیت، خود چل کے آئے، نکاح کا پیغام لے کر حسن بصریؒ اپنے وقت کے سب سے بڑے امام تھے جن کو لوگ بیٹیاں دینے کے لئے مارے مارے پھرتے تھے کہ ہماری بیٹی قبول کر لے، یہ خود چل کے گئے کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں، پردے میں بات ہو رہی ہے، وہ کہنے لگی، میرے چار سوالوں کا جواب دے دو، میں نکاح کر لیتی ہوں، کہنے لگے فرمائیے۔

کہا: یہ بتاؤ میں جنتی ہوں کہ دوزخی ہوں؟

حسن بصری چپ ہو گئے۔

کہا: یہ بتاؤ جب اعمال اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بکھیرے گا تو کسی کے سیدھے ہاتھ میں آئے گا۔ کسی کے الٹے ہاتھ میں آئے گا، میرے کس ہاتھ میں آئے گا؟ سیدھے یا الٹے ہاتھ میں؟

آپ چپ ہو گئے۔

کہا: یہ بتاؤ جب اعمال تولے جائیں گے کسی کی نیکیاں گھٹیں گی کسی کی بڑھیں گی، میری نیکیاں بڑھ جائیں گی کہ گھٹ جائیں؟

پھر چپ رہے۔

کہا: اچھا یہ بتاؤ جب پل صراط سے گزارا جائے گا کچھ گر جائیں گے کچھ پار لگ جائیں گے، میں پار لگنے والوں میں ہوں کہ گرنے والوں میں ہوں؟

تو حسنؒ فرمانے لگے: رابعہ تیرے کسی سوال کا جواب میرے پاس نہیں، فرمانے لگیں: حسن جاؤ مجھے تیاری کرنے دو میں فارغ نہیں ہوں، میرے سامنے بہت بڑی گھاٹی آ رہی ہے، مجھے تیاری کرنے دو میں فارغ نہیں ہوں۔

# حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیماری

موسیٰ علیہ السلام کے پیٹ میں درد ہوا۔ کہنے لگے: یا اللہ! پیٹ میں درد ہے۔ اللہ نے کہا: ریحان کے پتے ابال کر پی لو۔ ریحان اک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے۔ انہوں نے اس کو رگڑ کر پی لیا۔ ٹھیک ہو گئے۔

کچھ دنوں بعد پھر درد ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا خود ہی گئے، رگڑ کر پی لیا، تو درد اور تیز ہو گیا۔ ایک دم Shoot-up۔ یا اللہ یہ کیا ہو گیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے کیا سمجھا اس میں شفا ہے۔ مجھ سے کیوں نہیں پوچھا؟ مجھ سے کیوں نہیں پوچھا؟... **واذا مرضت فهو يشفين** ... تیرا رب شافی ہے۔ ریحان نہیں۔ اسپرین نہیں، ڈسپرین نہیں۔ تیرا رب شافی ہے۔

# والد کی خدمت کا انوکھا واقعہ

احسان دانش مرحوم تھا! اس کی کتاب ہے جہان دانش، اور نہیں تو وہ حصہ پڑھ لو جو اس نے اپنی ماں کے بارے میں لکھا ہے، اس نے کہا جب میری ماں بیمار ہوئی تو میں نے اپنی بیوی سے کہا یہ میرا دہ سایہ ہے جس میں کسی کی شراکت برداشت نہیں کرسکتا، میں اسے تجھے انگلی بھی نہیں لگانے دوں گا اس کی ساری خدمت میں خود کروں گا۔

وہ غریب آدمی تھا...... غربت میں زندگی گزر گئی...... دھونے کا گھر میں انتظام نہیں تھا...... لکھتا ہے میں اماں کا بستر اٹھاتا...... روزانہ دو میل دور نہر پر جا کر دھوتا...... اور ہوا میں ایسے سکھاتا ہوا لے کے آتا تھا...... جب تک ماں زندہ رہی...... میں اس کی چارپائی سے لگ کے کھڑا ہو گیا......

جن کو ماؤں کا احساس ہوتا ہے...... وہ خود ذلیل وخوار ہوتے ہیں...... کوئی مائیں روز روز ملتی ہیں......؟ یا ماں کوئی ایسی چیز ہے...... جس کا بدل لاؤ گے...... باپ کوئی ایسی چیز ہے...... جس کا بدل لاؤ گے...... بھائی کوئی ایسے ہیں...... جس کا بدل لاؤ گے......؟ یہ خون کے وہ رشتے ہیں ایک دفعہ ہاتھ سے چلے گئے تو چلے گئے۔

# دل! اللہ کا عرش ہے

ہم اپنے لئے صاف کپڑے استعمال کرتے ہیں...... میلے ہو جائیں...... تو اتار دیتے ہیں...... اللہ تعالیٰ بھی فرماتے ہیں:-

میں زمین و آسمان میں تو آتا نہیں ...... یہ تو بہت چھوٹے ہیں...... مجھے سہارا نہیں دے سکتے...... لیکن اے میرے بندے! میں نے تیرا دل ایسا بنایا ہے کہ اس میں، میں آ سکتا ہوں...... تو اسے صاف کر دے کہ میں اس میں آؤں۔

ایک میرا عرش اوپر ہے...... ایک میرا عرش نیچے ہے...... اور اوپر تو عرش وہ ہے...... جس پر میں نے اپنے تخت کو بچھایا...... اور نیچے عرش وہ ہے جس تیرے سینے میں دھڑکتا ہے... انا عند منکسرۃ قلوبھم ...... اور یہ جتنا ٹوٹا ہوتا ہے...... جتنا شکستہ ہوتا ہے...... جتنا یہ خواہشات سے پاک ہوتا ہے...... اتنا ہی یہ میرا محبوب ہوتا ہے...... اتنا ہی میں اس میں آتا ہوں...... اور اترتا ہوں۔

پھر ایک وقت ایسا آتا ہے... کنت سمعہ الذی یسمع بھا... میں اس کے کان بنتا ہوں... بصرہ الذی یبصر بھا... میں اس کی

آنکھ بن جاتا ہوں... یدہ التی یبطش بھا ... میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں... رجلة التی یمشی بھا ... میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں۔

میں اس کے دل و دماغ میں ......رگ و ریشے میں اور خون میں...... کھال اور بال میں ...... ہڈیوں میں...... اس کے جسم کے ایک ایک ذرے میں اپنی محبت کے دریا بہادیتا ہوں......اور اس کے اندر کو نور ہی نور بنا دیتا ہوں......اس کے اندر اور باہر کی زندگی ایسی بنا دیتا ہوں...... کہ جو اس کے پاس بیٹھتا ہے......اسے بھی اللہ کی محبت کی حرارت محسوس ہوتی ہے...... جیسے آدمی بڑے گھر کے سامنے سے گزرے......تو پتہ چلتا ہے یہاں کچھ پیسے والا شخص رہتا ہے...... کسی جھونپڑے سے گزرے......تو پتہ چلتا ہے...... یہاں فقیر رہتا ہے......جس کے دل میں اللہ آتا ہے......اس سے بڑا تو دنیا میں بادشاہ ہی کوئی نہیں......چاہے وہ مرد ہے چاہے عورت ہے۔

# قرآن نے میرے دل کے ٹکڑے کردیئے

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں مدینے پہنچا اور مسجد میں داخل ہوا تو آپ ﷺ یہ آیت پڑھ رہے تھے،مغرب کی نماز میں ...ام خلقوا من غیر شیء ام هم الخلقون ام خلقوا السمٰوٰت والارض بل لایوقنون ،ام عندهم خزائن ربک ام هم المصیطرون ...تو حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.....کلام کی طاقت سے قریب تھا کہ میرے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے...وہیں کلمہ پڑھ لیا .....عاجز کردیا.....قرآن نے....گھٹنے ٹیک دیئے۔

امیہ بن اصلت ایک بہت بڑا شاعر گزرا ہے۔حضور ﷺ کو اس کے اشعار اتنے پسند تھے۔آہا،آہا! آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے.......امن لسانہ وکفر قلبہ... اس کی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا۔کلام اس کا ایسا تھا اور آپ ﷺ اس کے اشعار سنا کرتے تھے اور ایک دفعہ آپ ﷺ نے ایک مجلس میں اس کے سو شعر سنے۔اور سناؤ،اور سناؤ،اور سناؤ۔یہ کہتے رہے، یہ کہتے کہتے سو اشعار سنے۔

ایک دن وہ مکے میں کہنے لگا......کیا تو نے اپنی نبوت کا ڈھونگ رچایا ہے؟......آؤ! میرے ساتھ مقابلہ کرو.....میں بھی کلام کہتا ہوں تو بھی

کلام پیش کر..... کہا آؤ، حرم شریف میں اکٹھے ہو گئے۔

ادھر عبداللہ بن مسعود اور بلال رضی اللہ عنہم۔ بس! دو آدمی اور ادھر سارے قریش مکہ، تو اس نے پہلے آ کے نظم، نثر، شعر میں اس نے کمال دکھایا، جب وہ سارے جوہر دکھا چکا تو آپ ﷺ نے فرمایا، اب میرا بھی سنو... بسم اللہ الرحمن الرحیم . یٰس و القراٰن الحکیم انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم ... چل بھائی! سورہ یٰس شروع ہوگئی اور مجمع کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔ عرب سن رہے تھے ناں!

فرزوق ایک شاعر گزرا ہے، شاعر آزد ہی ہوتے ہیں عام طور پر لیکن اس کی زندگی میں تہجد کبھی قضا نہیں ہوئی اور ہفتے میں ایک قرآن اس کا ختم ہوتا تھا، ہفتے میں قرآن ختم کرتا تھا تین دن میں چار دن میں پانچ دن میں قرآن ختم کرتا تھا۔

کبھی زندگی میں جھوٹ نہیں بولا مرتے دم تک۔ اور یقین ایسا کامل تھا کہ اس کی بیوی پر کچھ اثرات ہوئے اس نے کسی عامل کو بلوایا انہوں نے دم کر کے ایک لوہے کا گیند رکھ دیا کہا اسے دفن کر دو انہوں نے کہا تم اپنے حبشی غلام بلاؤ

دو حبشی غلام بلائے، اس میں لکڑی ڈال کر کہا اس کو اٹھاؤ، وہ دو

غلام زور لگا رہے ہیں اٹھا رہے ہیں وہ چھوٹا سا گیند نہیں اٹھا پر دو اور لگائے چار ہو گئے اور پھر دو اور لگائے چھ ہو گئے دو اور لگائے آٹھ دو اور لگائے دس بارہ غلام چھ اس طرف چھ اس طرف، چھوٹے سے گیند کو اٹھا رہے ہیں، اٹھتا ہی نہیں، انہوں نے کہا دیکھی اس کی طاقت یہ ہے۔

انہوں نے کہا پیچھے ہٹ جاؤ اپنی چھڑی اٹھائی یہ آیت پڑھ کر جو چھڑی لگائی اور یوں کیا اور ہوا میں اڑتا ہوا وہ گیا انہوں نے کہا بھاگو میں تمہارے عملوں کا محتاج نہیں ہوں میں نہیں چاہتا کہ لوگ کہیں کہ حجاج اپنے کام عاملوں سے نکلوایا کرتا تھا۔ یقین کی طاقت نے اس کے شر کو توڑ دیا۔ فرزدق بیوی کے جنازے میں شریک ہے حسن بصری بھی آئے ہوئے ہیں۔

پہلوں کی اولاد تو دنیا میں وفادار ہوتی تھی، ہماری اولاد تو دنیا ہی میں بے وفا ہو رہی ہے، اور اس وزارت کی خاطر اللہ کے حکم کو توڑ رہے ہیں او رچند ٹکوں کی خاطر اللہ کے امر کو توڑ رہے ہیں۔ میرے بھائیو! ایسی کریم ذات کہاں ملے گی ہمیں جو انتظار میں بیٹھا ہوا ہو کہ میں اپنے بندے کی توبہ کا انتظار کر رہا ہوں۔
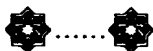
# یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا

ایک ایرانی عالم گزرا ہے....اس کو عیسائیوں نے بہت پیسے دیئے کہ تم قرآن کے مقابلے میں ایک کتاب لکھو،اس نے کہا تم ایک سال کی روزی میرے بچوں کو دو پھر میں لکھتا ہوں،ایک سال کی خوراک انہوں نے وافر مقدار میں دے دی۔گھر بھی دے دیا اور کتابوں کے ڈھیر لگا دیئے،اور چھ مہینے کے بعد اس سے جا کر پوچھا تو اس نے ایک سطر بھی نہیں لکھی۔

جب سورۂ کوثر اتری تو عرب میں ایک بڑا شاعر تھا اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ .....**ماھذا قول البشر** .....یہ کسی انسان کا کلام نہیں،ایسا عظیم الشان قرآن اللہ نے اتارا ہے،ہمارے اپنے گھروں کے اندر دولت پڑی ہوئی ہے... **فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین ان کفینک المستھزءین ...**

اس آیت کو ایک بدو نے سنا تو سجدے میں گر گئے....تو کہا.....کس کو سجدہ کر رہے ہو.....؟ کہنے لگا،اس کلام کو سجدہ کر رہا ہوں.....کیا خوبصورت کلام ہے.....مسلمان نہیں ہے.....لیکن کلام کی طاقت نے سجدے میں گرا دیا.....اور ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم قرآن کا نغمہ نہیں سمجھتے......کہ یہ کیسے روح کے تار ہلا دیتا ہے.....اور دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔

# اللہ کی بندوں سے محبت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے... من اقبل الی تلقیة من بعید... جو میری طرف کو آیا، چاہے سارا دامن داغدار کر کے آیا، پر چل پڑا، آنے لگا، تو میں آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتا ہوں۔ لوگ طعنے دیں گے، تو سوچو ہے کھا کے بلی حج کو چلی۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے نوکروڑ کھالے پر توبہ کر لے قبول ہے۔

میں آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتا ہوں۔ پھر ہم سے کوئی روٹھ جائے، تو ہم کہتے ہیں ہماری بلا سے، سلام کرے گا تو کریں گے نہیں کرے گا تو نہیں کریں گے، لیکن اللہ ایسا نہیں کرتا اللہ کیا کہتا ہے:۔

ومن اعرض عنی نادیته عن قریب...

اور جو مجھ سے روٹھ جاتا ہے تو میں اس کے پیچھے جاتا ہوں

اسے کندھے سے پکڑتا ہوں، ادھر آجا، ادھر آجا،

جیسے ماں شفقت سے بچے کو پکڑتی ہے، ادھر آجا میرا بچہ۔ اسی طرح اللہ اپنے بندے اور بندی کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہے، ادھر آجا، ادھر تیرے لئے ہلاکت کے سوا کچھ نہ ہوگا، میں تیرا انتظار کر رہا ہوں۔

ان ذکرتنی ذکرتک... تو مجھے یاد کرتا ہے میں تجھے یاد کرتا ہوں... ان نسیتنی ذکرتک... تو مجھے بھول جاتا ہے میں پھر بھی تجھے یاد رکھتا

ہوں...طوالینی واوالیق ...تو مجھ سے دوستی لگاتا ہے میں تجھ سے بڑھ کر دوستی لگاتا ہوں...تصافینی واصافیک ...تو مجھ سے کھرا معاملہ کرتا ہے میں تجھ سے بڑھ کر کھرا معاملہ کرتا ہوں...تعرض عنی وانا مقبل الیک ...تو مجھ سے روٹھ جاتا ہے میں پھر بھی تیرا پیچھا کرتا ہوں کہ میری طرف آجا۔

# کافر سے اللہ کی محبت

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مہمان آیا، کافر، انہوں نے پوچھا مسلمان ہو، کہا نہیں، کہا میں نہیں کافر کو روٹی کھلاتا، وہ اٹھ کے چلا گیا، اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو بھیجا، کس کے لئے؟ کافر کے لئے، فرمایا: اے ابراہیمؑ نافرمان تو میرا تھا، ستر سال سے میں نے تو روٹی بند نہیں کی، ایک وقت کی تجھے کھلانی پڑی تو تو نے کیوں بند کر دی، جاؤ اس کو واپس بلاؤ اور اس کو روٹی کھلاؤ۔ جو رب کافر پہ ایسا مہربان ہو، تو حضور ﷺ کی امت پر کیسے مہربان نہ ہوگا، مگر ہم توبہ تو کریں۔

# مسلمان عورت اور پردہ

اللہ نے ایک جملہ قرآن میں لکھ دیا جو قیامت تک اس بات کی دلالت کرتا رہے گا کہ اگر مسلمان عورت کو باہر نکلنا ہو تو اس کا طریقہ کیا ہے؟ شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں پانی پلا کر جلدی واپس چلی گئیں۔
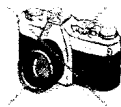
شعیب علیہ السلام نے پوچھا کہ تم جلدی کیوں آگئیں؟ تو انہوں نے کہا ایک نوجوان تھا اس نے ہماری بکریوں کو پانی پلا دیا اس لئے ہم جلدی واپس آگئیں۔ ایک بیٹی نے کہا اسے اس کی جزا ملنی چاہیے، مسافر پردیسی لگتا تھا۔

شعیب علیہ السلام نے کہا جاؤ اور اسے بلا کر لاؤ۔ اب یہ لڑکی موسیٰ علیہ السلام کو بلانے آئی اس کو بیان کرنے کے لئے اتنا جملہ کافی تھا کہ **...فجآءته احداهما فقالت ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ما سقیت لنا ...** ان میں سے ایک آئی اور اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا میرے باپ آپ کو بلاتے ہیں آپ کو معاوضہ دینے کے لئے۔

# حیاء کی تعریف:-

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے چلنے کے انداز کو بیان کرنے کے لئے تین الفاظ بڑھائے اور یہ سارا قصہ ان تین لفظوں ہی کی وجہ سے بیان ہوا ہے۔ وہ لفظ کیا ہیں؟... تمشی علی استحیآءٍ ... فجآءته احداهما ... ان میں سے ایک لڑکی آئی اور جب وہ موسیٰ علیہ السلام کو بلانے آئی تو وہ کس طرح چل کر آ رہی تھی۔

اللہ تعالیٰ کو اس لڑکی کا چلنا ایسا پسند آیا اور اچھا لگا کہ آج بھی اتنے ہزاروں سال کے بعد اس کو چکر کوٹ میں بیان کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی چال کو قرآن کا حصہ بنا دیا۔ کہ ان میں سے ایک لڑکی آئی موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے لئے اور وہ اس طرح چل کر آ رہی تھی کہ جیسے خود حیاء چل کر آ رہا ہو۔

حیاء کسے کہتے ہیں؟ اس لڑکی کی چال کو دیکھ لو یہ ہوتی ہے حیاء۔ جیسے کسی نے پوچھا تھا کہ قرآن کون سا ہے؟ سامنے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جا رہے تھے تو جواب دینے والے نے کتاب اٹھا کر نہیں بتایا بلکہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ ہمارا قرآن جا رہا ہے۔ کوئی اگر حیاء کو دیکھنا چاہے یا جاننا چاہے کہ حیاء کسے کہتے ہیں تو وہ شعیب علیہ السلام کی بیٹی کی چال کو دیکھ لے۔ اس کو حیاء کہتے ہیں۔

# خیانت کرنے کا انجام

میرے بھائیو! اپنے اللہ کو راضی کریں جن دو کانوں کے پیچھے نمازیں چھوٹ گئیں جن دو کانوں کے پیچھے سچ کو طلاق ہوئی......جن دو کانوں کے پیچھے دیانت چلی گئی.....خیانت آ گئی، بد دیانتی آ گئی۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بد دیانت سے کہے گا.....وہ تو نے جو امانت کھائی لے کے آ......کہے گا، یا اللہ! کہاں سے لاؤں....؟ وہ تو دنیا میں رہ گئی اللہ تعالیٰ فرمائے گا.....جہنم میں پڑی ہوئی ہے۔

اب وہ جہنم میں کیسے جائے.....؟ تو فرشتے ماریں گے چل......اور وہ اسکو لے کے چلیں گے۔ اور چلتے چلتے دوزخ کا سب سے بڑا خطرناک حصہ..... ھاویہ.... وہاں اس کو لے کے جائیں گے، جہاں منافق رہتے ہیں۔ ایمان ہونے کے باوجود امانت کو کھانے والے لوگ..... ھاویہ....میں چلے جائیں گے.....جو منافقین کی آگ ہے

وہاں دیکھے گا کہ وہ جس کا مال دنیا میں دبایا تھا وہ وہاں پڑا ہوگا.....اچھا یہاں پڑا ہے.....اتنے میں وہ تباہ ہو جائے گا........اس کو اٹھائے گا.....کندھے پر رکھے گا........پھر اوپر چڑھنا شروع کرے گا......جب دوزخ کے کنارے پر آ جائے گا......تو وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا......اور
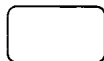
پھر ھاویہ میں جا گرے گا......اس کو فرشتے مار کر پھر کہیں گے.....جاواپس لے کے آ......اب یہ کبھی اس میں سے نہیں نکل سکتا جب تک اللہ نہ چاہے......اس کمائی سے توبہ کریں یہ کمانا جہنم میں لے جائے گا۔

ایک عقل کے بھی خلاف ہے کہ.....اللہ تعالیٰ کہیں کہ بددیانتی اور خیانت حرام ہے....اور پھر خود فیصلہ کریں.......کہ اس کے مقدر میں بددیانتی کا رزق لکھ دو.....یہ ناممکن ہے....خود اللہ تعالیٰ کہیں رشوت حرام ہے.....اور پھر خود اس کے مقدر میں رشوت لکھ دیں......تو یہ نہیں ہو سکتا ......یہ ناممکن......

یہ تو دنیا کا کوئی عادل بادشاہ بھی نہیں کر سکتا.......کہ ایک چیز سے لوگوں کو روک دے.....پھر خود ہی لوگوں کو سپلائی کر دے.......پھر اس کی پٹائی بھی کرے.....تو زمین و آسمان کا بادشاہ کیسے کر سکتا ہے.....رزق سب حلال لکھا جاتا ہے..... یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

اللہ کسی کے لئے سودی رزق نہیں لکھتا.....کسی کے لئے رشوت کا رزق نہیں لکھتا....کسی کے زنا نہیں لکھتا....یہ فیصلہ اللہ نہیں کرتا.....وہ خود کہتا ہے کہ میں ظالم نہیں میں عادل ہوں.....میں رحیم ہوں.....لیکن بندہ بے صبرا ہو کر ان کو اختیار کر لیتا ہے۔

# حضرت ابراہیم علیہ السلام
## اور آگ کی پسپائی

میرے بھائیو! اس کائنات میں حکومت اللہ تعالیٰ کی ہے، یہاں وہ ہوگا جو اللہ چاہتا ہے، ساری کی ساری نمرود کی طاقت استعمال ہوئی کہ ابراہیم کو آگ میں جلا دو، اور اسے ڈال دو اور لکڑیاں اکٹھی ہوئی، ڈھیر لگایا گیا اور ایسی آگ دہکی کہ اوپر سے اڑنے والا پرندہ بھی اس میں جا کے گر کے راکھ ہو جائے۔

اب ابراہیم علیہ السلام کو پھینکنے کا وقت آیا، تو آگ کے قریب جائے گا کون؟ راستہ ہی کوئی نہیں، ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے تو خود چلا جا، وہ کہنے لگے میں کیوں جاؤں؟ تم نے جلانا ہے، پھینکو مجھے، اب پھینکنے کا طریقہ کوئی نہیں، قریب جائیں تو خود جلتے ہیں۔

شیطان نے ایک ہتھیار بنا کے دیا، غلیل کی طرح، اس میں اتار کے پھینکا، کپڑے اتارے، رسیوں سے باندھا۔ جب ہوا میں اڑے تو جبرائیل دائیں طرف آ گئے اور پانی فرشتہ بائیں طرف آ گیا، درمیان میں ابراہیم علیہ السلام، ادھر جبرائیل علیہ السلام ادھر پانی کا فرشتہ اور ابراہیم علیہ السلام خاموش ہیں بس اتنا کہہ رہے ہیں:۔

حسبی اللہ و نعم الوکیل...

اس سے آگے کچھ نہیں بول رہے اور ادھر پانی کا فرشتہ اس انتظار میں ہے کہ ابھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا پانی ڈالو، آگ بجھاؤ، جبرائیل علیہ السلام اس انتظار میں ہیں کہ یہ مجھ سے کچھ کہیں تو میں آگے کروں۔

تو جب دیکھا کہ ابراہیم بولتے نہیں ہیں تو وہ بے قرار ہو گئے کہ یہ آگ میں جائے گا تو جل جائے گا، جبرائیل بھی تو یہی جانتے ہیں کہ آگ جلاتی ہے، کہنے لگے: ابراہیم آپ کو میری کوئی ضرورت نہیں، تو فرمایا:-

...اما الیک فلا... ضرورت ہے، پر مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں... اما الی اللہ فنعم ... بے شک اللہ کا ضرور محتاج ہوں، پر تیرا محتاج کوئی نہیں ہوں، آگ میں جا رہے ہیں۔

جب جبرائیل علیہ السلام سے بھی نظر ہٹ گئی اور پانی کے فرشتے سے بھی نظر ہٹ گئی، تو اللہ تعالیٰ نے براہ راست آگ کا حکم دیا:-

...یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراھیم...

اے آگ ٹھنڈی ہو جا، سلامتی کے ساتھ، میرے ابراہیم پر

تو اللہ جل جلالہ نے ا ٹھنڈا فرمایا اور اس کے شعلوں کو گود بنا دیا۔ شعلوں نے ابراہیم علیہ السلام کو گود میں لیا، جیسے ماں بچے کو چارپائی پہ لٹاتی ہے ایسے: رام سے انگاروں پہ بٹھا دیا، آگ کو شفاف بنا دیا یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلا

باپ آذر، جو جانی دشمن اور قتل کے درپے تھا جب اس کی نظر پڑی تو اس کی زبان سے بھی بے ساختہ نکلا...**نعم الرب ربک یا ابراھیم**...اے ابراہیم تیرے رب کے کیا کہنے، کیا ہی زبردست تیرا رب ہے۔

## صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیرت انگیز کرامت

حضرت عقبہ ابن نافع" جب پہنچے تیونس میں تو کہروان کا شہر، اب بھی موجود ہے، یہ پہلے جنگل تھا، گیارہ کلومیٹر لمبا چوڑا جنگل تھا۔ یہاں چھاؤنی بنانی تھی، تو اس لشکر میں انیس صحابی تھے، انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر ایک ٹیلے پر چڑھ کر اعلان کیا کہ جنگل کے جانورو! ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں یہاں چھاؤنی بنانی ہے تین دن میں خالی کردو اس کے بعد جو ہمیں ملے گا ہم اسے قتل کردیں گے۔

یہ واقعہ عیسائی مورخین نے بھی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے، صرف مسلمان لکھتے تو ہم کہتے ایسے ہی بے تکی مار رہے ہیں، عیسائی مورخین اس واقعہ کو لکھتے ہیں، اس کی حقانیت کا اعتراف کرتے ہیں کہ تین دن میں سارا جنگل خالی ہوگیا اور اس منظر کو دیکھ کر ہزاروں افریقن قبائل اسلام میں داخل ہوگئے کہ ان کی تو جانور بھی مانتے ہیں ہم کیسے نہ مانیں؟

# کافر کا تھپڑ محبوب خدا کے چہرہ پر

ایک صحابی کہتے ہیں، میں نے دیکھا کہ ایک بڑا خوبصورت نوجوان ہے اور لوگوں کو دعوت دیتا پھر رہا ہے، صبح سے چل رہا ہے اور کلمے کی طرف بلا رہا ہے، میں نے کہا یہ کون نوجوان ہے؟ انہوں نے کہا یہ قریش کا ایک نوجوان ہے جو بے دین ہوگیا ہے... حتی انتصف النهار ... صبح سے وہ آدمی بات کرتا رہا۔

یہاں تک کہ سورج سر پر آیا تو ایک آدمی نے آ کے منہ پہ تھوکا، دوسرے نے گریبان پھاڑا، ایک نے سر میں مٹی ڈالی، ایک نے آ کے تھپڑ مارا، لیکن نبی (ﷺ) کا ظرف دیکھو کہ زبان سے ایک بول بددعا کا نہیں نکلا، اتنے میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا تو وہ زار و قطار روتی ہوئی آ رہی ہیں، پیالے میں پانی لے کر۔

جب بیٹی کو روتے دیکھا تو ذرا آنکھیں نم ہوگئیں۔ کہا بیٹی... لا تخشی علی ابیک الغیل... اپنے باپ کا غم نہ کر، تیرے باپ کی اللہ حفاظت کر رہا ہے، میرا کلمہ زندہ ہوگا، وہ صحابی کہتے ہیں (وہ بعد میں مسلمان ہوگئے اس وقت کافر تھے) میں نے کہا یہ لڑکی کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ اس کی بیٹی ہے

میرے بھائیو! ریڑھی والا آواز لگا رہا ہے، پان سگریٹ والا آواز لگا رہا ہے، تم محمد کے امتی ہو کر اس کے کلمے کی آواز نہ لگاؤ، تو بھئی ہم پھر کیا کہیں؟ اگر آپ اپنی مسجدوں میں بیٹھ گئے تو ہم سمجھیں گے کہ ہمارا آنا وصول ہو گیا اور بھئی نہیں بیٹھو گے تو ہم یہی سمجھیں گے کہ ہم سے ہی قصور ہوا کہ ہم سمجھا نہ سکے اور بھائی مسلمان کو طعنہ دینے سے بچو، چاہے کتنا ہی گرا پڑا مسلمان ہو۔

# امام ابو حنیفہ رحؒ کا تقویٰ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک شخص سے ملنے گئے..... تو دروازے پہ دستک دے کے دھوپ میں کھڑے ہو گئے..... اس کے گھر کے سائے میں نہیں کھڑے ہوئے ..... دھوپ میں کھڑے ہو گئے..... جب وہ نکلا، دیکھا دھوپ میں کھڑے..... کہا: حضرت آپ سائے میں آجاتے۔ کہا: بھائی کہیں سود نہ بن جاتا۔ قرضہ لینا تھا، اس سے تو کہا اس کے سائے میں نفع اٹھانا کہیں سود نہ بن جائے۔ تو پیسے پہ نفع چونکہ کوئی مال نہیں۔

# امریکی ڈاکو اور اتباع سنت

امریکہ ہماری جماعت گئی.........شکاگو میں ایک مسجد میں ہم گئے تو دیکھا مسجد میں خیمہ لگا ہوا ہے.....میں بڑا حیران ہوا کہ یہ خیمہ کیوں لگا ہوا ہے؟ تو پتہ چلا کہ یہاں اس علاقے کا بہت بڑا بدمعاش تھا سارے علاقے کا، وہ مسلمان ہو گیا......اور پھر پاکستان آ کر تبلیغ میں تین چلے لگائے تو واپس گیا ہے تو اس نے خیمہ لگایا ہوا ہے......

اور روزانہ آ کر اس میں گھنٹہ دو گھنٹے بیٹھتا ہے.......کہ میرا نبی خیمے میں رہا کرتا تھا.......تو اب میں مستقل تو نہیں رہ سکتا.........کچھ دیر تو رہوں تا کہ میرے نبی ﷺ کی یہ سنت تو ادا ہو جائے.......یقین مانیں کہ مجھے اتنی شرم آئی کہ دیکھو نئے اسلام قبول کرنے والے کا یہ جذبہ چھوٹا سا خیمہ اتنا سا تھا.........نام بھی اس نے ابوبکر رکھا ہوا تھا۔

یہ درد و غم نکل گیا کہ..... ہائے میں کیسے اپنے اللہ کو راضی کروں.....میری اولاد کیسے اللہ پاک کو راضی کرے.....یہ محنت ہی ختم ہو گئی.....نماز پڑھی تو بھی ٹھیک ہے.....نہیں پڑھی تو بھی ٹھیک ہے.....نہ پڑھنے کی خوشی..... نہ چھوٹنے کی غم.....قرآن کی تلاوت ہو جائے تو خوشی کوئی نہیں.....رہ جائے تو غم کوئی نہیں.....یہ کیا مردہ دلی ہے.....؟

# گناہوں بھری زندگی سے توبہ

شیشے کا گلاس ٹوٹ جائے تو افسوس ہوتا ہے گلاسوں سے بھرا پڑا ہے ابھی چند دن پہلے کی بات ہے ہماری خادمہ کے ہاتھ سے گلاس ٹوٹ گیا۔ تو میری بیوی کہنے لگی ابھی تو منگوایا تھا، ابھی ٹوٹ بھی گیا، یہ ہمارے گھر کی مثالیں ہیں، شیشے کا گلاس ٹوٹتا ہے تو گھر کی مالکہ کو دکھ ہوتا ہے، درد ہوتا ہے۔

یہ تاجر بیٹھے ہیں ان کا ایک لاکھ روپیہ ڈوب جائے تو یہ آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ سر سے پاؤں تک ان کے روئیں روئیں میں انگارے بھر جاتے ہیں۔ اس کا گریبان پکڑنے کو آتے ہیں۔ اسے مارنے کو آتے ہیں۔

روزانہ کتنے حکم شیشے کی طرح چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی عورت بے پردہ ہو کر بازار کا رخ کرتی ہے تو وہ ایک سفر میں کتنے ہزاروں حکم توڑتی ہے۔ ایک تاجر جب غلط لین دین کرتا ہے۔ اس ایک لین دین میں وہ کتنے ہزاروں حکم توڑتا ہے۔

بھائیو! شیشے کے گلاس ٹوٹنے کا تو درد ہوا لیکن اللہ کے حکموں کے ٹوٹنے کا غم ہی مٹ گیا۔ احساس ہی ختم ہو گیا۔ قیمت تو اعمال پہ لگے گی نہ کہ چیزوں پر، نہ کہ شکل و صورت پر، وزن تو اعمال سے پیدا ہوگا۔ حضرت محمد ﷺ ایک زندگی لائے، اس زندگی کو اندر میں اتارنا ہماری محنت ہے۔

# صدقہ دینے کا انعام

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک آدمی جارہا تھا کہ بادل سے آواز آئی کہ جاؤ فلاں کی کھیتی کو پانی دو...... تو وہ آدمی بادل کے ساتھ ہولیا.... تو بادل ایک پہاڑی پر برسا..... وہاں سے ایک درے میں سے ایک نالہ سا تھا اس میں آیا..... آگے جاکے ایک ڈھال تھا...... اس میں گیا تو پانی کے ساتھ ساتھ ایک آدمی آگے انتظار میں ہے..... پانی آیا... تو اس نے پانی کو باغ میں کردیا....

وہ کہنے لگا! بھائی کیا کرتا ہے تو؟ اور تیرا نام کیا ہے؟ اس نے نام بتایا.. تو اس نے کہا کہ میں نے بادل سے آواز سنی کہ فلاں کی کھیتی کو پانی پلاؤ ...... کہا کہ اگر یہ قصہ نہ ہوتا تو میں تمہیں کبھی نہ بتاتا.... اصل میں بات یہ ہے کہ اللہ نے مجھے باغ دیا ہے..... جب یہ تیار ہوجاتا ہے تو میں اس کے تین حصے کرتا ہوں..... ایک حصہ فقیروں کو دیتا ہوں..... ایک حصہ اپنے گھر میں اپنا خرچہ کرنے کے لئے رکھتا ہوں..... اور ایک حصہ پھر اس میں لگادیتا ہوں اس کی تیاری کے لئے........

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ زمینداری میں جو فصل آئے..... تو اس کا ایک حصہ آگے فصل پر لگانا چاہئے... تب جاکے فصل کا حق ادا ہوگا....

مادی لحاظ سے کیسا خوب صورت طریقہ اللہ کے نبی نے بتایا..... کہ ۲/۱ حصہ لگا
اس پر... تب جا کر صحیح فصل ہوگی۔

تو اللہ نے فرمایا... **امطرھم بحصادھم** ... جب ان کی فصل
تیار ہوتی ہے تو بارش کو روک لیتا ہوں..... اور حکومت ان کے عقل مند لوگوں کو
دیتا ہوں.... دردمند لوگوں کو دیتا ہوں.... بردبار لوگوں کو دیتا ہوں..... چشم
پوشی کرنے والوں کو دیتا ہوں..... معاف کرنے والے لوگوں کو دیتا ہوں.... اور
خوش اخلاق لوگوں کو دیتا ہوں..... یہ سارے معانی علیم کے ہیں.... اور پیسہ
سخیوں کو دیتا ہوں اور یہ میرے راضی ہونے کی نشانی ہے۔

# اتباع سنت

میرے بھائیو! اللہ کے واسطے اپنے اللہ کو اپنا بنالو، اس کے سو
منزل نہیں ملے گی، بھٹکی ہوئی انسانیت ہے۔منزل ملانے کے لئے اور اللہ تک
پہنچانے کے لئے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی زندگی کو نمونہ بنایا ہے۔اللہ
کے ہاں عربی، عجمی، یہ نہیں چلتے۔قریشی، پٹھان نہیں چلتے، راجپوت، خان نہیں
چلتے، اللہ سے ملنا ہے تو محمدی بننا پڑے گا۔

# کیا اللہ ہمارے لئے کافی نہیں؟

یا ابن آدم خلقت السموات والارض... میرے بندے میں نے سات آسمان اٹھادیئے، سات زمینیں بچھادیں... ولم اعی بخلقھن ... میں ان کو بنا کے نہیں تھکا... لا تاخذہ سنۃ... نہیں اونگھا... ولا نوم... نہیں سویا... ولا یؤدہ حفظھما ... اس کے نظام کو نہ بنا کے تھکا... نہ چلا کے تھکا... نہ اونگھا... نہ سویا... نہ پہلو بدلا... نہ کروٹ بدلی... نہ جماہی لی... نہ انگڑائی لی... نہ دراز ہوا... نہ آرام کیا... نہ اپنے دربار کو چھوڑا... نہ پیچھے ریٹائرنگ روم میں گیا... کہ اللہ تعالیٰ کچھ آرام کررہے ہیں... اگلے مقدمے بعد میں بھگتے جائیں گے۔

ہروقت... کفی باللہ وکیلا ... کفی باللہ شھیدا ... کفی باللہ رقیبا ... کفی باللہ علیما... کفی باللہ ولیا... کفی باللہ نصیرا ... کفی بربک ھادیا و نصیرا ... تیرا رب وکیل ہے، تیرا رب حاضر ہے، تیرا رب رقیب بھی ہے، شہید بھی ہے، علیم بھی ہے، بصیر بھی ہے، ہادی بھی ہے، ولی بھی ہے، کافی بھی ہے، کافی ہے، سات دفعہ اللہ نے پکارا اس کے بعد ہم سے سوال کیا... الیس اللہ بکاف عبدہ... اب بھی یقین نہیں آتا کہ میں تمہیں کافی ہوں؟ اب تو مان جاؤ کہ اکیلا تمہیں کافی ہوں۔

# نیک بندوں پر مصائب کی حکمت

میرے بھائیو! اللہ کو ساتھ لیا جائے۔ اللہ کو ساتھ لئے بغیر کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہوگا جب اللہ ساتھ ہو جائے گا تو...... **لفتحنا علیھم برکات من السمآء والارض** ...... تمہاری زمین سے برکتیں نکلیں گی زمین سونا اگلے گی، جب تقویٰ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک حدیث زمانے بعد یاد آئی: ...... **یقول البلاء کل یوم الی این اتوجه یا رب** . . . ؟ مصیبت اللہ سے صبح اٹھتے ہی پوچھتی ہے ''یا اللہ ! میں آج کہاں جاؤں؟ تو اللہ کہتے ہیں...... **الی احباءی والولی طاعتی** ..... جا دیکھ لے جو میرے دوست ہیں، میرے فرمانبردار ہیں ان کے گھر چلی جا...... مصیبت کو اللہ کہہ رہے ہیں۔ کیوں.....؟ کہا!

.... **ابلو ابک اخبارھم**..... دیکھوں گا کہ کچے ہیں کہ پکے... **اختربک صبرھم** ... ان کے صبر کا امتحان لوں گا...... **امحص بک ذنوبھم** ... ان کے گناہوں سے ان کو پاک کردوں گا تھوڑی تکلیف دے کر..... **ارفع بک درجتھم** ...... ان کے درجے جنت میں بلند کردوں گا۔

# میدان حشر میں ایک نیکی کی قدر و قیمت

حشر کے میدان میں ایک آدمی کی نیکی کم پڑ جائے گی، اللہ فرمائیں گے ایک لے آ، معاف کرتا ہوں۔ وہ سارا جگ ڈھونڈ مارے گا، پر کوئی نیکی دینے کو تیار نہ ہوگا، تو پریشان ہوگا کہ ہائے مر گیا، ایک آدمی ملے گا، کیا ہوا بھائی؟ کہے گا ایک نیکی سے مار کھا رہا ہوں، کہا فکر نہ کر میں تمہیں دیتا ہوں، کہا تم کیوں دیتے ہو؟ کہا میری ہے ہی ایک، میرے کس کام کی، جا تیرا تو بھلا ہو جائے۔

وہ بھاگ کے آئے گا، یا اللہ میرا کام بن گیا، کیسے بن گیا؟ اس نے دے دی، اسے بلاؤ، وہ بھی آئے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آج تو کوئی دینے کو تیار نہیں تو کیوں تیار ہوا؟ وہ کہے گا یا اللہ میری تو ایک ہی نیکی تھی، میرے تو کسی کام آنے کی نہ تھی، میں نے کہا تیرے بندے کا ہی بھلا ہو جائے۔

تو اللہ تعالیٰ کہے گا اچھا تو آج مجھ سے بڑا سخی بننا چاہتا ہے، آج مجھ سے بڑا سخی کوئی نہیں ہے، چل تو بھی اس کے ساتھ ہی چل، دونوں ہی جنت میں جاؤ۔ ہم نقل اتار لیں، اگر نقل بھی لگ گئی تو اللہ بڑا قدر دان ہے، اس گئے گزرے دور میں اگر ہم نے نقل بھی اتار لی تو وارے نیارے ہو جائیں گے۔

# اللہ کے دشمنوں پر مال کی کثرت کیوں؟
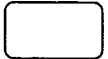
روزانہ صبح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے.... **الی اعدائی وا اولی معصیتی**... کہ جا میرے دشمنوں کے گھر چلی جا...... دشمنوں کے گھر کیوں......؟ کہا!...... **ازید بذالک طغیانهم** ......ان کی بدمعاشی اور بڑھے گی...... **اضاعف بذالک عذابهم** ......ان کا عذاب بھی دگنا ہوتا چلا جائے گا......**اخربک علی غفلتهم**......ان کی غفلت بڑھتی جائے گی۔

...... **وعجل لک بهم** ......اوران کی اگر کوئی نیکی ہے تو اس کا بدلہ انہیں دنیا میں دیا جائے گا اور آگے ختم ہو جائے گا...... **لیس لهم فی الاخرة الا النار**......آگے دوزخ کی آگ کے سوا ان کے لئے کچھ نہیں ہے۔

لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ جتنا پیسہ آ رہا ہے یہ اللہ کا فضل آ رہا ہے اور اللہ کا نبی ﷺ کہہ رہا ہے:

**اذا رایت الله عزوجل یعطی العبد علی معاصیه من الدنیا علی مایحب فانما هو استدراج ثم تلا رسول الله ﷺ فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیهم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اُوتوآ اخذنهم بغتة فاذا هم مبلسون......**

جب تم دیکھو کہ ایک آدمی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے پھر بھی دنیا اس کے پاس آ رہی ہے تو یاد رکھ لو! یہ اللہ کے دردناک عذاب کا شکار ہو چکا ہے یہ بغیر توبہ کے دنیا سے جائے گا یہ سب سے بڑا عذاب ہے یاد رکھنا۔

# خوف خدا کے آنسو!!!

**قو آ انفسکم و اھلیکم نارا...**

جاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم سے

اس آیت کو سن کر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے باہر نکل گئے، اس آیت کو سن کر۔ تین دن کسی کو نہیں ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: او! سلمان کہاں چلے گئے؟ تلاش کرو۔ تلاش کیا تو پہاڑوں میں بیٹھے رو رہے ہیں، مٹی ڈال رہے، ہائے! وہ آگ جس کا ایندھن انسان و پتھر، وہ آگ جس کا ایندھن انسان و پتھر۔ ہائے! اللہ میرا کیا ہوگا؟ کوئی بلا کے لایا۔

سلمان کیا ہو گیا؟ کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس آیت نے بے قرار کر دیا۔ کہا: نہیں! نہیں! تو ان میں سے نہیں ہے۔ سلمان (رضی اللہ عنہ) تو وہ ہے جس کو جنت بھی چاہتی ہے۔ جس کو جنت چاہے وہ تو روتے روتے جنگلوں کو نکل جائے اور جس پتہ بھی نہیں کہ جنت کہ جہنم ہے وہ ایسے مزے کی نیند سوئے۔

# نماز چھوڑنے کی نحوست

جس زمین پہ سجدہ نہ ادا ہو،اس سے بڑا بھی کوئی جرم ہے؟ زنا کرنے کرنے کو گناہ سمجھتے ہیں، نماز کو چھوڑ دینا زنا سے بڑا جرم ہے، رشوت کھانے کو گناہ سمجھتے ہیں، نماز کا چھوڑ دینا رشوت کھانے سے بڑا جرم ہے، قتل کردینا بڑا گناہ سمجھتے ہیں، نماز کا چھوڑ دینا قتل سے بڑا جرم ہے، سجدے ہی کا تو انکار کیا تھا شیطان نے۔

شیطان نے کوئی زنا کیا تھا؟ کوئی قتل کیا تھا؟ کوئی شراب پی تھی؟ کوئی جوا کھیلا تھا؟ کیا کیا تھا؟ کوئی شرک کیا تھا؟ شیطان سجدے کا انکاری ہوا، ایک سجدے کا انکار کر کے وہ ہمیشہ کے لئے مردود ہو گیا، اس مسلمان کو ہوش نہیں ہے جو روزانہ دن میں پانچ دفعہ بیسیوں سجدوں کا انکار کئے بیٹھا ہوا ہے۔

اور پھر آرام سے روٹی کھاتا ہے، آرام سے چائے پیتا ہے، آرام سے قہقہے لگاتا ہے، آرام سے اخبار پڑھتا ہے، آرام سے بیوی کے پہلو میں لیٹتا ہے۔

ایک سجدے کا انکار ہو کر شیطان ہمیشہ کے لئے مردود ہوا، جس نے فجر کے سجدوں کا انکار کیا، پھر ظہر کے سجدوں کا مذاق اڑایا، پھر عصر کا مذاق اڑایا، پھر مغرب اور عشاء کا مذاق اڑایا، گھر میں نماز پڑھنا بھی چلو نہ پڑھنے

سے تو بہتر ہے، پر یہ بھی نماز کا مذاق ہی ہے اور آٹھویں دن سر پہ ٹوپی رکھ کے آیا، آٹھ دن، جس نے اتنے سجدوں کا انکار کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ اسے مردود نہ کردے۔

# یہ کیسی وفا ہے؟

تو کیا ہوگا اس دن، جن بچوں کی خاطر یا جس نفس کی خاطر اللہ سے بغاوت کی کہ اٹھا نہیں جاتا، آیا نہیں جاتا، گرمی بڑی ہے، سردی بڑی ہے، اندھیرا بہت ہے۔

کیا قبر کے اندھیرے یاد نہیں ہیں؟ کیا قبر کی گرمی یاد نہیں ہے؟ کیا جہنم کی آگ بھول گئے؟ کیا جہنم کے عذاب بھول گئے؟ کیا جنت کی نعمتیں بھول گئے؟ وہ اللہ کا کلام بھول گئے؟ وہ اللہ کا دیدار بھول گئے؟ وہ اللہ سے ملاقات بھول گئے؟ وہ محبوب خدا کی محفل بھول گئے؟

یہ کیسا اسلام ہے؟ یہ کیسے پتھر دل ہیں جو کمانے میں ایسے مست ہوئے کہ ہوش نہیں اور جب اللہ بلائے تو ایسے غافل ہو جائیں، نہ بوڑھے اور جوان کو ہوش آئے، نہ کسی عورت کو ہوش آئے، نہ کسی مرد کو ہوش آئے، نہ بازار بند ہوا۔

# سب سے زیادہ خوشی کا دن!

## تباہی دن کیسے بنا؟

یزید بن مالک اموی خلیفہ گزرے ہیں یہ نئے خلیفہ تھے عمر بن عبدالعزیز کے بعد آئے تھے ایک دن وہ کہنے لگے کہ کون کہتا ہے کہ بادشاہوں کو خوشیاں نصیب نہیں ہوتیں......؟ میں آج کا دن خوشی کے ساتھ گزار کر دکھاؤں گا....اب میں دیکھتا ہوں کہ کون مجھے روکتا ہے....؟

کہا آج کل بغاوت ہو رہی ہے...یہ ہو رہا ہے...وہ ہو رہا ہے... تو مصیبت بنے گی ...کہنے لگا! آج مجھے کوئی بغاوت...کوئی ملکی خبر نہ سنائی جائے....چاہے بڑی سے بڑی بغاوت ہو جائے...میں کوئی خبر سننا نہیں چاہتا ....آج کا دن خوشی کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں......

اسکی بڑی خوبصوت لونڈی تھی اس کے حسن و جمال کا کوئی مثل نہ تھا.....اس کا نام حبابہ تھا بیویوں سے زیادہ اسے پیار کرتا تھا.....اس کو لے کر محل میں داخل ہوگیا..... پھل آئے..... چیزیں آگئیں...... مشروبات آگئے.....آج کا دن امیر المؤمنین خوشی سے گزارنا چاہتے ہیں

آدھے سے بھی کم دن گزرا ہے....حبابہ کو گود میں لئے ہوئے
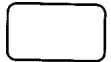
ہے.....اس کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہا ہے.....اور اسے انگور کھلا رہا ہے.....اپنے ہاتھ سے توڑ توڑ.....کر اس کو کھلا رہا ہے.....ایک انگور کا دانہ لیا اور اس کے منہ میں ڈال دیا.....وہ کسی بات پر ہنس پڑی.....تو وہ انگور کا دانہ سیدھا اس کی سانس کی نالی میں جا کر اٹکا.....اور ایک جھٹکے کے ساتھ اس کی جان نکل گئی.......!

جس دن کو وہ سب سے زیادہ خوشی کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا اس کی زندگی کا ایسا بدترین دن بنا کہ دیوانہ ہو گیا..... پاگل ہو گیا.....تین دن تک اس کو دفن نہیں کرنے دیا.....تو اس کا جسم گل گیا.....زبردستی بنوامیہ کے سرداروں نے اس کی میت کو چھینا اور دفن کیا اور دو ہفتے کے بعد یہ دیوانگی میں مر گیا۔

خوشی انسان لیتا ہے؟ خوشی اپنی طاقت سے کوئی خرید سکتا ہے؟

سب کچھ اللہ کے خزانوں میں ہے تو میرے بھائیو! یہ ہے..... **لا الہ الا اللہ**.....سب کچھ کر سکتا ہے مخلوق کیا کر سکتی ہے.....؟ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک وقت میں ایک کافر مر رہا تھا ادھر ہی ایک مسلمان مر رہا تھا ایک ہی جگہ پر.....! وقت قریب ہے کافر کہتا ہے مجھے مچھلی چاہیئے.....مجھے مچھلی چاہیے..تو وہ مچھلی دریا میں موجود.....لیکن منڈی میں موجود نہیں .......اللہ کا غیبی نظام حرکت میں آیا........اس مچھلی کو پکڑوایا اس کو بازار میں بھجوایا.......ادھر سے اس کے آدمی کو بھجوایا وہ مچھلی خریدی گئی......پکوائی گئی......کھلائی گئی.....اس کے بعد وہ مر گیا.....!

مسلمان مر رہا ہے اس کی صراحی کا پانی پاس پڑا تھا پیاس کی شدت تھی اس نے جو یوں پکڑنا چاہا صراحی کو انگلیاں جا ٹکرائیں صراحی الٹ کے گری پیاسا ہی مر گیا۔

تو یہ فرشتہ کہنے لگا! یا اللہ اس کی جان نکالی تو مچھلی وہاں سے لا کے کھلائی..... اپنے کی جان نکالی تو پانی بھی نہ پینے دیا ......پیاسا ہی اٹھالیا........تو موسیٰ علیہ السلام کا سوال اور یہ سوال برابر ہو رہا ہے۔ایک سوال اکٹھا کردوں تاکہ تینوں کا ایک ہی جواب ہو جائے۔

# حضرت سالم بن عبداللہ کی دنیا سے بے رغبتی

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمرؓ بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے، اموی خلیفہ ہشام بن عبدالملک ان کے ساتھ طواف کر رہا تھا، تو ہشام نے کہا سالم! کوئی حاجت ہو تو بتایئے۔ تو انہوں نے فرمایا... اتق اللہ ... بھائی اللہ سے ڈر، بیت اللہ میں اللہ کے غیر سے مانگنا کتنے شرم کی بات ہے؟ ہشام خاموش ہو گیا۔

جب طواف ختم کر کے باہر نکلے تو اس نے کہا حضرت! اب تو بتایئے، اب تو بیت اللہ سے باہر ہیں۔ فرمانے لگے، دنیا کی حاجت بتاؤں یا آخرت کی بتاؤں؟ اس نے کہا میں آخرت کی کیا پوری ... ہوں؟ دنیا کی بتایئے؟ تو فرمانے لگے:۔

**...ما فعلت من یملکھا فکیف من لا یملکھا...**

دنیا تو کبھی بنانے والے سے نہیں مانگی، تجھ سے کیا مانگوں؟

جو دنیا کا بادشاہ ہے دنیا کا سوال تو کبھی اس سے نہیں کیا، تجھ سے کیا سوال کروں؟

# آخرت کا شوق

میرے بھائیو اور دوستو! دنیا سے بے رغبتی، آخرت کا شوق، جنت کا شوق، اللہ پر اعتماد اور توکل، یہ ہماری اصل بنیادیں ہیں، جو بہت کمزور پڑ چکی ہیں۔

مخلوق سے استغناء یہ ہماری اصل بنیاد تھی جو کمزور پڑ چکی ہے۔ اب اللہ کی مدد تو اس سے آئے گی کہ اللہ کی ذات سے ذرہ برابر توجہ نہ ہٹے...یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم ...فلم تغن عنکم شیئا ... تھوڑی سی اللہ سے توجہ ہٹی، کتنی بڑی شکست ہوگئی، تو جب ساری ہی ہٹ جائے پھر کیا حال ہوگا؟

وہ اسباب جن سے اللہ نے ہمیں اپنی بارگاہ میں مقرب بنانا تھا، ان اسباب میں خامی اور کمزوری آچکی ہے، وہ اسباب زندہ کردیئے جائیں تو اللہ کی غیبی مدد حرکت میں آجائے گی اور اس کے وعدے پورے ہونا شروع ہوجائیں گے۔

# مچھیرے کی کہانی

## ایک موسیٰ علیہ السلام کا سوال اور ایک حدیث

ایک مسلمان ماہی گیر اور ایک کافر دونوں مچھلی کے شکار پہ آئے، مسلمان نے جال ڈالا..... بسم اللہ الرحمن الرحیم ..... واپس کھینچا تو خالی..... کافر نے جال ڈالا..... بسم لات والعزی..... لات وعزی کے نام کی برکت سے..... وہ جو پتھر تھے پتھر کے بت، جال مچھلیوں سے بھرا ہوا باہر آیا۔

پھر مسلمان نے کہا..... بسم اللہ الرحمن الرحیم..... جال خالی..... کافر نے کہا..... بسم الات والعزی..... تو جال بھرا ہوا......

شام تک شکار ہوتا رہا..... کافر کی مچھلیاں اور کشتی بھرتی رہی..... مسلمان ہر دفعہ خالی خالی..... آخری دفعہ جال ڈالا کافر نے..... اور آخری دفعہ مسلمان نے..... کافر کا جال دگنا بھر کے آیا..... اور مسلمان کے جال میں ایک مچھلی آئی...... اس نے کہا یا اللہ! تیرا شکر ہے ایک پر بھی تیرا شکر ہے..... اس کو جو نکالا جال کھولا اور پکڑا تو پھسل کے پانی میں..... اس نے کہا یا اللہ! یہ بھی تیرا شکر ہے..... تو وہ فرشتہ جو مسلمان کا تھا وہ بیچارہ نہ رہ سکا......

# عرش کا سایہ کس کے لئے؟

میرے بھائیو! عادل کو سب سے پہلے اللہ اپنے عرش کے سائے کے نیچے جگہ دے گا۔ جون کا مہینہ ہے کوئی ۳۵ کے قریب ہوگا ٹمپریچر لیکن کتنے اے۔سی آن ہیں پھر بھی ذرا حبس محسوس ہو رہا ہے، گھٹن محسوس ہو رہی ہے۔ اور سورج ہم سے نو کروڑ تیس لاکھ میل کے فاصلے پر ہے، ایک دن محشر کا آنے والا ہے جب سورج ہم سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا اور یہ سورج ایک سیکنڈ میں جب سے بنا ہے، ایک سیکنڈ میں اتنی آگ بناتا ہے جتنا پچاس کروڑ ایٹم بم کے پھٹنے سے آگ نکلتی ہے، اتنا سورج ایک سیکنڈ میں آگ بناتا ہے۔

اس کے سینٹر کا ٹمپریچر دو کروڑ ستر لاکھ فارن ہائیٹ چیک کیا گیا ہے۔ زمین پر بیٹھ کر قریب جائیں گے تو اور بھی زیادہ ہوگا، یہ چودہ ارب ٹن ہیلیم گیس ایک سیکنڈ میں بارہ ارب ٹن ہائیڈروجن میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس کیمیکل ری ایکشن میں دھماکہ ہوتا ہے، وہ دھماکہ پچاس کروڑ ایٹم بم کی طاقت کے برابر ہوتا ہے، جس آگ کے گولے میں ایسے دھماکے ہر سیکنڈ میں ہو رہے ہوں اور وہ کروڑوں میل کے فاصلے پر آگ لگا دیتا ہو، جب یہ ایک میل کے فاصلے پر ہوگا تو انسانوں کا کیا حال ہوگا۔

اور پھر ننگے بدن کھڑے ہوئے ہیں ننگے پاؤں ہیں ننگے سر ہیں،

صرف ایک ٹھنڈی چھاؤں ہے عرش کا سایہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا بھئی کچھ لوگوں کو میرے عرش کے سائے میں جگہ دے دی جائے، تو اعلان کس کو بلایا جائے؟ تو میرا رب کہے گا سب سے پہلے عادل حکمران بلائے جائیں، نہ ولی، نہ غوث، نہ قطب، نہ ابدال، نہ شہید۔ ہاں! آئیں گے یہ لوگ بھی لیکن بعد میں آئیں گے، سب سے پہلے جنہیں بلایا جائے گا، ہاں بھائی! عدل والے ناظم آجاؤ، عدل والے ڈی آئی جی آجاؤ، عدل والے آئی جی آجاؤ، عدل والا صدر آجائے، عدل والا وزیر اعلیٰ آجائے، وزیر اعظم آجائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

# سب سے زیادہ مصیبتوں میں رہنے والے کی جنت میں خوشی

ایک اور حدیث بتاؤں:-

اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنے ایک بندے کو بلائے گا...... جس کو اس نے دنیا میں...... سب سے زیادہ دکھ میں رکھا ہو...... اب اس کا علم اللہ کو ہے ناں...... کیوں کہ پیمانہ اللہ کے ہاتھ میں ہے...... تو اللہ تعالیٰ اپنا ایک بندہ بلائے گا...... جس کو اللہ نے دنیا میں سب سے زیادہ دکھی رکھا ہوگا...... اللہ تعالیٰ فرمائے گا! اس کو ذرا جنت کا ایک پھیرا لگوا کے لاؤ...... اور بس! پھیر...... تو اس کو فرشتے لے جائیں گے...... اور یوں پھیرا دلا کے واپس...... جیسے وہ پنگھوڑا اوپر جاتا اور ایک دم نیچے بس.... ایسے ایک پھیرا آئے گا اور باہر۔

جب وہ اللہ کے سامنے آئے گا تو اللہ فرمائے گا:

کیوں میرے بندے! تو نے دنیا میں بڑے دکھ دیکھے۔

بھائی! ایک پل کا جھونکا ایک نظر کا اثر کہے گا:

یا اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! میں نے تو دنیا میں کبھی کوئی دکھ دیکھا ہی نہیں تھا، ابھی تو رہنا باقی ہے........

ابھی تو جنت کی بادشاہی ہے.........

ابھی تو حوروں کے ساتھ شادیاں ہیں.......

اور ابھی تو ہمیشہ کی عزتوں کے تاج ہیں.....

پھر اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بلائے گا.... جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں سب سے زیادہ سکھی رکھا ہوگا..... سب سے زیادہ سکھی .... فرمان کافر..... اللہ تعالیٰ فرمائے گا:۔

دوزخ کا ایک پھیرا دلوا لاؤ!

تو اس کے فرشتے یوں کر کے باہر نکال لیں گے...اللہ کے سامنے لائیں گے... اللہ فرمائے گا:۔

کیوں میرا بندہ! دنیا میں بڑی موج کی بڑے مزے کیے تو نے

کہے گا:۔

یا اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! میں نے دنیا میں کوئی سکھ دیکھا ہی نہیں ہے۔

اب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک جملہ ساتھ جوڑ دیں۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں:۔

لاخیر فی خیر بعده النار ولاشر فی شر بعده الجنة

وہ مصیبت کوئی مصیبت نہیں جس کے بعد جنت ہو اور وہ خیر اور سکھ کوئی سکھ نہیں جس کے بعد جہنم ہو۔

# جنت کے بنگلے

جنت کے کنارے پر اللہ تعالیٰ نے محلات کے علاوہ بنگلے بنائے ہیں جو ساٹھ میل لمبا چوڑا ایک موتی کا، جنت کے اندر محلات کی حوریں الگ ہیں، جب سیر کرتے کراتے پھرتے پھراتے نہروں کے کنارے آئے گا اور جی چاہے گا اب تھوڑی دیر بیٹھوں تھکاوٹ کی وجہ سے نہیں، ویسے ہی، جب بیٹھنا چاہے گا تو سامنے بنگلہ آجائے گا، اس کا دروازہ ہی کوئی نہیں جب جائے گا تو اسی وقت دروازہ بنے گا اور کھلے گا۔

اور اندر جائے گا تو دیکھے گا کہ... **حور مقصورات فی الخیام**... کہ وہاں جنت کی بیویاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا دیکھ لے میں نے کہا تھا نا... **لم یطمثھن انس قبلھم ولا جآن**... کہ کسی انسان اور جن نے ان کو نہیں دیکھا اور چھوا۔ دیکھ لے اس کے اندر یہ بند تھی میں نے تیرے لئے دروازہ کھولا ہے، اب یہ تیری ہے، ساٹھ ساٹھ میل لمبے چوڑے بنگلے، کتنے بڑے بنگلے بھئی؟ ساٹھ ساٹھ میل لمبے چوڑے بنگلے اللہ نے بنا دیئے اور ایک موتی کے بنگلے ہیں۔

# حور سے شادی مگر کیسے؟

یہ فردوس کا محل ہے اور اس کی حور ہے... اسمها لعبة ... جس کا نام لعبۃ ہے... خلقت من اربعة اشياء... چار چیزوں سے پیدا کیا، مشک عنبر، زعفران، کافور، اس میں آب حیات ڈالا، دنیا میں کوئی آب حیات نہیں ہے، یہ سب غلط روایات ہیں، آب حیات جنت میں ہے... عجن طينها بماء الحيوان... آب حیات ڈال کر کہا کھڑی ہو جا، وہ کھڑی ہوئی اور اس کا جمال ایسا اور اس کا حسن ایسا کہ جنت والا جب اسے دیکھے گا اگر موت نہ مٹ گئی ہوتی تو اس کے حسن کو دیکھ کر مر جاتا...

لولا ان الله قضى لاهل الجنة ان لا يموتو الماتؤمن حسنها و جمالها... ایسا جمال کہ دیکھ کر مر جاتا لیکن موت اب ختم ہو چکی ہے اور تو اور جنت کی حوریں اس پر عاشق ہیں... جميع الحور العين عشاق لها ... یہ میں آپ کو اپنی طرف سے عربی نہیں بتا رہا یہ میں آپ کو حدیث کے الفاظ بتا رہا ہوں، کہیں یوں سمجھو کہ اپنی طرف سے عربی بنا تا رہتا ہے، ہمیں سنا تا رہتا ہے، ارے یہ حدیث کے الفاظ بتا رہا ہوں... جميع الحور العين عشاق لها... ساری جنت کی حوریں بھی اس کی عاشق ہیں، اس کے کندھے پہ ہاتھ مارتی ہیں...

یـا لعبة لو یعلم الطالبون ...لجدو فیک...اے لعبہ اگر تیرے حسن جمال کا لوگوں کو پتہ چل جائے تو تجھے حاصل کرنے کے لئے سب کچھ لٹا دیں...و مکتوب فی نحرھا ... یہ ایک روایت ہے کہ اس کی گردن پہ لکھا ہوا ہے...مکتوب بنین عینیه...

یہ دوسری روایت ہے کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے...من کان یرید ان یکون له مثلی...جو یہ چاہتا ہے کہ مجھے حاصل کرلے...فلیعمل برضاء ربی... میرے رب کو راضی کر کے آئے، میرے رب کے حکم کو پورا کر کے آئے۔

قو آ انفسکم و اھلیکم نارا... جاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم سے، اس کی سردی سے بھی بچاؤ، حقوق کا معاملہ ہے، بھوک سے بھی بچاؤ۔ پیاس سے بھی بچاؤ۔ پر اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ آگ سے بچاؤ...وقودھا الناس والحجارۃ... جس کا ایندھن انسان و پتھر ہیں۔
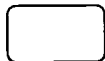
# زندگی بھر عیاشی کی مگر سکون نہ ملا!

میں بنگلہ دیش سے آ رہا تھا میرے ساتھ ایک گورا بیٹھا ہوا تھا..... ایک گھنٹے تک تو میں بولا نہیں میں نے سمجھا... کہ انگریزی تو مجھے بھول گئی ہوگی پچیس برس ہو گئے... انگریزی بولے ہوئے تو اب مجھے کہاں یاد ہوگی.... پھر مجھے خیال آیا اسے دعوت دوں... پھر خیال آیا بولا نہیں جائے گا.... ایک گھنٹہ اسی کشمکش میں گزر گیا کھانا ہو گیا... آخر مجھ سے رہا نہ گیا میں نے کہا یا اللہ! بہت بولی ہے یاد کروا دے...

تو میں نے اس سے بات شروع کی کوئی پندرہ بیس منٹ کے بعد میں نے دیکھا کہ چالیس فیصد الفاظ آنا شروع ہو گئے... میں جو کہنا چاہتا تھا میں نے اس کو سنا دیا......

میں نے اس سے ایک سوال کیا...! میں نے کہا یہ بتاؤ تمہاری ساری زندگی ہے.... ناچنا... شراب پینا... ڈسکو کلب... جوا... ساری زندگی اسی کے گرد گھومتی ہے..... تم اپنے ضمیر سے پوچھو کیا اتنی بڑی کائنات کا اور کیا اتنے بڑے وجود کا یہی مقصد ہے........؟

ناچا جائے..... گایا جائے..... اپنے دوست تبدیل کیے جائیں..... رات کو شراب پی جائے..... اور پھر بے سدھ ہو کے پڑا جایا
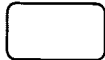
جائے..... ہفتے اتوار کو سب کچھ لٹا دیا جائے......

اگلے دن پھر بیل کی طرح کام شروع کر دیا جائے.....

میں نے کہا: اپنے دل سے سوال کر کے مجھے جواب دو کیا زندگی کا مقصد یہی ہے؟ وہ خاموش ہو گیا۔ کہنے لگا: یہ بات تو مجھ سے کسی نے کبھی پوچھی ہی نہیں.......! میں نے کہا: تو بتا کیا اسی لئے ہم دنیا میں آئے ہیں.....؟ کچھ سوچ کر کہنے لگا: نہیں.......! میں نے کہا: اگر زندگی کا مقصد یہی ہے تو ہمیشہ مقصد کے پانے کے بعد انسان اطمینان محسوس کرتا ہے سکون محسوس کرتا ہے، چین محسوس کرتا ہے تم اپنے دل سے سوال کرو کبھی زندگی میں چین محسوس کیا ہے ؟ کہنے لگا: نہیں.......!

تو پھر زندگی میں کہیں خلا ہے ہم وہ اسلام لائے ہیں جس میں یہ زندگی مکمل ہے لیکن ہم کیا کریں؟ ہم نے تو اپنے پاؤں پہ خود کلہاڑی ماری ہوئی ہے۔ اب میں نے اس کو اسلام کی بات شروع کی کہ اسلام ایک پاکیزہ مذہب ہے اس کی یہ یہ خوبیاں ہیں..... میرے منہ سے نکل گیا کہ شراب حرام ہے..... یہ آدمی کو پاگل کر دیتی ہے......

کہنے لگا: ہائیں تمہارے ہاں شراب حرام ہے.....؟ میں نے کہا :ہاں.....! کہا: میں ساری دنیا میں پھرتا ہوں سب سے بہترین شراب کراچی میں جا کے پیتا ہوں.....!
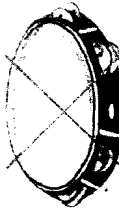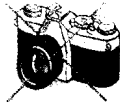
بس اس کے بعد میں چپ ہوگیا..... میں نے کہا اب میں اسے کیا کہوں..... میرا دل پارہ پارہ ہوگیا.... آج کا مسلمان کافر کیلئے رکاوٹ بنا ہوا ہے..... خیر پھر میں نے اسے کہا ہمیں نہ دیکھو ہماری کتاب پڑھو ہم تو کمزور ہیں کتاب ہماری سچی ہے وہی پڑھ لو۔

# صحابی رضی اللہ عنہ کے رونے پر آسمان کے فرشتے بھی رو پڑے

ایک صحابی ص تہجد کی نماز میں رو رہے... واعذہ من النار ... اے اللہ! جہنم سے بچالے اور رو رہے جب (بوقت) فجر وہ نماز میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... لقد ابکیت اعین ملا من ملائکة کثیر ... اے اللہ کے بندے! آج تو نے کیا کر دیا۔ تیرے رونے پر آسمان کے فرشتوں میں بھی صف ماتم بچھی ہوئی تھی۔ تیرے رونے پر فرشتے رو رہے تھے، ایسا درد وغم ان کے اندر اتر گیا تھا۔

# کروڑوں ماؤں سے زیادہ
## محبت کرنے والی ذات

اللہ تعالیٰ کا قرآن میں ارشاد ہے... یا عبادی ... اے میرے بندو! یہ عبادی کا جو لفظ ہے اس میں ی کا جو اضافہ ہے، آپ یوں سمجھیں جیسے ایک ماں بچے کو کہتی ہے میرا بچہ، میرا بیٹا، اس کی پکار میں جو محبت ہے، اس کا ترجمہ تو نہیں ہو سکتا۔

وہ تو جو سنے گا وہی سمجھے گا، میرا بیٹا لکھا ہوا ہو تو اس سے کیا پتہ چلتا ہے؟ لیکن جس کے سامنے ماں نے کہا، ہائے میرا بیٹا، میرا بچہ، اس میں جو مٹھاس، جو اپنائیت جو شیرینی ہے ممتا کی، وہ تو کوئی نہیں ترجمے میں آسکتی اسی طرح... یا عبادی... کا ترجمہ نہیں ہو سکتا۔

اس میں اللہ نے جو محبت بھری ہے، جو مٹھاس ہے، جو اس کا رحم ہے، جو اس کی شفقت ہے، جو اس کی محبت ہے، وہ ترجمے میں نہیں آسکتی... یا عبادی ... اے میرے بندو! یوں لگتا تا، آگے اللہ کہے گا: جو تہجد پڑھتے ہیں، جو علماء ہیں، جو صوفیاء ہیں، جو مجاہدین ہیں، جو مفسرین ہیں، جو متقین ہیں، ان کو کہہ رہا ہے میرے بندو! آگے گئے تو پتہ چلا یہاں تو بات ہی اور ہے۔

یہاں تو قصہ ہی اور چھیڑ دیا... یا عبادی... اے میرے بندو!

کون سے؟...الذین اسرفوا علی انفسھم... جنہوں نے آج تک مجھے راضی کرنے کا ایک کام بھی نہیں کیا، اور یہ تو ی نے ہی سارا قصہ مٹا دیا، ارے تم بھی میرے ہی ہو، اولاد ماں باپ کو بھولتی ہے، ماں باپ اولاد کو نہیں بھلاتے اور میں بتاؤں بچھڑے ہوئے بیٹے کی واپسی کا جتنا انتظار ماں کو ہوتا ہے اتنا بیٹے کو واپسی کا شوق نہیں ہوتا۔

اس سے کروڑوں گنا زیادہ اللہ ان بندوں کا منتظر ہے جو اس سے روٹھے پڑے اور اس سے کٹے پڑے اور اللہ کی رحمت پکار پکار کر کہہ رہی ہے، میرے ہی ہو، آ جاؤ، یہیں پناہ ملے گی، اور کہیں نہیں پناہ...الذین اسرفوا علی انفسھم...لا تقنطوا من رحمة اللہ ... مجھ سے ناامید نہ ہونا...ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ... میں تمہارے سارے گناہ معاف کردوں گا، پر ایک شرط ہے...انیبوا الی ربکم... توبہ کرو، تمہاری توبہ پر سب معاف کردوں گا، ناامیدی بھی بہت بڑا کفر ہے، ادھر تم توبہ کرو گے، اور ادھر ہماری معافی کا دروازہ کھل جائے گا۔

# نبیؐ والا درد پیدا کرو

میرے بھائیو! آج اس درد والا کوئی نہیں ہے.....آج ہم مسلمان کہلاتے ہیں.....لیکن دل میں دنیا تڑپتی ہے.....اللہ نے گھر سے اٹھایا.....اللہ نے دکان سے اٹھایا.....اللہ پاک نے دفتر سے اٹھایا......کپڑے پاک کروائے جسم پاک کروائے.....اور پھر اپنی بارگاہ میں کھڑا فرمایا.....

اور پھر یوں فرمایا! کہ اے میرے بندے! اب تو میرے پاس آیا ہے.....اب مجھ سے بات کر.....تاکہ میں تجھ سے بات کروں.....نماز میرا اور تیرا آپس میں مکالمہ ہے.....تو مجھ سے بول میں تجھ سے بولوں نماز تجھے مجھ سے جوڑنے والی ہے.....لیکن جب نبی والا درد مٹا.....اور حضور اکرم ﷺ والا غم مٹا.....تو مسلمان نماز میں بھی اپنی دکان کو سوچتا ہے.....اور نماز میں بھی اپنے کاروبار کو سوچتا ہے.....اللہ تعالیٰ نے تو گھر سے اٹھا کر یہاں کھڑا کیا کہ میرے پاس آ.....لیکن دل و دماغ اللہ کو اور اللہ کے رسول ﷺ کو نہیں دیا.....اب کھڑا ہے.....اور دنیا کے منصوبے سوچ رہا ہے۔

# ہر ہر سانس اللہ پر فدا کردو!!!

میرے بھائیو! ہم اللہ کی ماننے کے جذبے کے ساتھ زندہ رہیں، ہمارا کوئی جذبہ نہ ہو۔

......ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین......

میرا جینا، میرا مرنا، میری جان، میرا مال، میری بندگی میرا سب کچھ تیرے لئے ہے، میں تیرا ہوگیا۔

میرے بھائیو! اللہ کا بن کے رہنا ہی زندگی ہے، ورنہ کوئی زندگی نہیں، دیکھو نا کتنا کریم ہے، ہمارے گناہ بڑھتے ہیں اس کا رحم بڑھتا ہے۔ ہماری دلیری بڑھتی ہے، اس کی چشم پوشی بڑھتی ہے۔

ہماری بے حیائی بڑھتی ہے اس کا حیا بڑھتا ہے۔ ہم دلیر ہوتے ہیں وہ پردے ڈالتا ہے ہم گناہ کرتے ہیں وہ چھپاتا پھرتا ہے، کہ تیرے گناہ کا کسی کو پتہ نہ چل جائے۔

اور اس امت کے ساتھ تو خاص معاملہ ہے، قیامت کے دن اللہ کا حبیب (ﷺ) کہے گا: یا اللہ! میرے امت کا حساب میرے حوالے کردے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں؟ کہیں گے ان کو شرمندہ نہ ہونا پڑے

کسی کے سامنے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جب حساب لیں گے تو تیرے سامنے شرمندہ ہوں گے کہ نہیں ہوں گے؟ میں تجھے بھی حساب لینے نہیں دوں گا، میں خود ان کا اکیلے پردے میں حساب لے کر فارغ کردوں گا۔

# مثالی صابر

میرے بھائیو! بجرۃ ابن القیس قیشری نے کہا (نعوذ باللہ) کہ اس پورے بازار میں اگر سب سے بدترین چیز ہے تو یہ ہے.....اور حضور اکرم ﷺ سے کہا! چلا جا.... کھڑا ہو جا.... یہاں سے.....اگر میری قوم تجھے یہاں نہ بٹھاتی تو میں تیری گردن اڑا دیتا.....! حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے تو ایک بھی بول نہیں نکلا....

آپ ﷺ نے چادر اٹھائی.... غمگین پریشان اٹھے....اور اونٹنی پر سوار ہونے لگے....اور اونٹنی جب کھڑی ہوئی....تو اس خبیث نے نیچے سے نیزہ مارا اور اونٹنی اچھلی...آپ ﷺ الٹ کر زمین پر گرے...پھر بھی زبان سے بددعا نہیں نکلی......ابوجہل نے مارا.....لیکن آپ کی زبان مبارک سے الفاظ نہیں نکلے

# گونگوں کی ایک جماعت کا قصہ

ہمارے تلنبے میں گونگوں کی ایک جماعت آئی ۔ ایک گونگا دوسرے گونگے کو تیار کررہا تھا، میں ان کو دیکھ رہا تھا، وہ کہتا تو چل، وہ تھا چرسی، وہ کہتا میں نہیں جاتا۔ اب جب سارے حربے بے کار ہو گئے تو اس نے اس کو کہا تو مرجائے گا، اس نے کندھے کا اشارہ کیا، پھر کہا تیری قبر کھود رہے ہیں، اب وہ اس کو دیکھ رہا، پھر کہا تجھے ڈال رہے، پھر اوپر مٹی آگئی، پھر آگے سانپ کا اشارہ کیا، تبلیغ ہورہی ہے۔

• قربان جائیں اللہ کے رسول پر، الشاہد نے گونگے بھی کھینچ لئے اور اللہ نے زندہ کر کے دکھادیا، کام کر کے دکھادیا کہ لفظ شاہد ہی یہاں فٹ تھا۔ اب وہ سانپ کی آواز نکال رہا، اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کو ایک ڈنگ ادھر مارا، ایک ادھر مارا، پھر اس نے تیلی جلائی، پھر کہا آگ تیری قبر میں جل رہی ہے، اب اس کا رنگ ایک آرہا، ایک جارہا۔ پھر کہنے لگا تو نے بستر اٹھایا اور ہمارے ساتھ چلا تو اس نے اشارہ کیا جنت کا، وہ تو مجھے یاد نہیں رہا لیکن اگلا اشارہ یادرہا حور کا، کوکے کا اشارہ کیا، مطلب حور اور بڑی خوبصورت حور، کہا تجھے ملے گی۔

میرے سامنے وہ تین دن کے لئے تیار ہوگیا۔ اور ایسی توبہ کی ا

سنے کہ چرس بھی چھوٹی، ہر چیز چھوٹی پھر وہاں مدرسے میں پڑا رہتا تھا، اور نماز سیکھی، مسائل سیکھے، طہارت سیکھی، سب کچھ سیکھا اور نو مہینے بعد اللہ کو راضی کرتا ہوا مر کے چلا گیا، ساری زندگی کے گناہ نو مہینے دھلوا کے وہ جنت میں گیا، سستا سودا کر گیا۔ جس کو کوئی عالم تیار نہ کر سکے، کوئی مقرر نہ تیار کر سکے اس کو ایک گونگے نے تیار کر کے اٹھا دیا۔

# سنت کا اہتمام مجھے مسلمان کر گیا

کیلی فورنیا میں ایک عرب لڑکا کھڑا تھا، پگڑی کرتہ پاجامہ پہنا تھا ایک لڑکی آ گئی اور کہنے لگی کہ تم کون ہو؟ کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوں۔ اس لڑکی نے پوچھا کہ یہ لباس کیسا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے نبی کا ہے... تو اس نے کہا کہ یہ تو بہت خوبصورت لباس ہے... دوسرے مسلمان یہ کیوں نہیں پہنتے ہیں؟ عرب بولا کہ یہ ان کی غفلت ہے اور غلطی ہے... اس نے کہا کہ اسلام کیا ہے؟ مجھے بتاؤ تو سہی؟

پانچ منٹ بات کی تو مسلمان ہو گئی.... اس وقت جو دیر ہو رہی ہے یہ ہماری طرف سے ہو رہی ہے کہ ہم تبلیغ کو اپنا کام بنا کر دین سیکھ کر پوری دنیا میں پھیل جائیں تو ملکوں کے ملک اسلام میں آئیں گے۔

# اللہ کے لئے نئی دلہن کو بھی چھوڑ دیا

حضرت حنظلہؓ کی رات کو شادی ہوئی.... صبح اٹھے..... سر میں پانی ڈالا ہے..... اچانک آواز لگی کہ مسلمانوں کو شکست ہو گئی.... تو نہائے بغیر میدان کی طرف بھاگ گئے.... صرف ایک رات کی شادی تھی اور اللہ کے راستے میں جا کے شہید ہو گئے....

تو ان کی لاش ہوا میں اٹھ گئی..... آسمان کے درمیان فرشتے آ گئے اور جنت کے پانی سے غسل دیا.. آپ ﷺ نے دیکھا کہ حنظلہؓ کو غسل دیا جا رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا.....! ارے یہ کیا ہو گیا ہے.... شہید کو تو غسل نہیں دیا جاتا..... تو پھر لاش نیچے آ گئی..... صحابہؓ نے دیکھا کہ سر کے اوپر سے پانی ٹپک رہا ہے... بعد میں تحقیق کرنے سے پتہ چل گیا کہ جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے

تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ سے غسل کا انتظام فرمایا.....! ان کی بیوی کے حقوق کا کیا ہوا....؟ کیا ان کے گھر اجڑ گئے یا نہیں......؟ ان کے گھر ویران ہوئے......؟ اور ہمارا ذہن کہتا ہے کہ بیوی اور بچوں کا چھوڑ کر چلے جانا کہاں کا اسلام ہے.... اس سے آپ حضرت خود اندازہ لگائیں اور فیصلہ فرمالیں۔

# فرانس میں ایک جماعت کی کارگزاری

فرانس میں پاکستان کی ایک جماعت پیدل چل رہی تھی تو ایک گاڑی رکی اور اس میں سے دو لڑکیاں نکلیں۔ انہوں نے جلدی سے پیسے نکالے کہا: جی آپ نیک لوگ لگتے ہیں، یہ پیسے ہیں آپ لوگ سوار ہو جائیں۔ سردی بہت زیادہ ہے، وہ پیدل چل رہے تھے، پیدل چلتی ہیں یورپ میں جماعتیں۔ انہوں نے کہا: بہن ہمارے پاس پیسے تو ہیں۔

پھر پیدل کیوں چل رہے ہو اتنی زیادہ سردی میں؟ کہا ہم لوگوں کی خیر خواہی میں اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے کہ اللہ اپنے بندوں سے راضی ہو جائے اور اس کے بندے اللہ کی ماننے اور سننے والے بن جائیں، اسی لئے ہم چل رہے ہیں اور ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ تو لڑکی نے کہا ہمارے لئے بھی دعا کرتے ہو۔ کہا ہاں آپ کے لئے بھی دعا کرتے ہیں۔ اس لڑکی نے کہا میں بتاؤں آپ کون ہیں؟ کہا بتاؤ۔ کہنے لگی آپ نبی ہیں۔

تو انہوں نے کہا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہم نبی ہیں؟ کہا ہماری کتاب میں لکھا ہے کہ یہ کام نبی کیا کرتے ہیں، تو انہوں نے سمجھایا کہ بہن ہم نبی نہیں، اس نبی (ﷺ) کے امتی ہیں جو ہمارے ذمے نبوت والی ذمہ داری لگا گیا تھا... **الا فلیبلغ الشاھد الغائب** ...اب میں جا رہا ہوں میرا پیغام

آگے پہنچانا تمہارے ذمے ہے۔ تو ہم اس کام کی ادائیگی کے لئے نکلے ہوئے ہیں، تو دونوں لڑکیاں مسلمان ہو گئیں، ایک نے ان سے روٹ پوچھا کہ فلاں دن کہاں ہوں گے۔ ایک ہفتے بعد آٹھ لڑکیوں کو لے کر آئی اور ان کو بھی مسلمان کیا۔

## آخرت کے سانپ بڑے خطرناک ہیں:-

مولانا طارق جمیل فرمانے لگے: میرے والد صاحب فوت ہوئے تو میں نے انہیں خواب میں دیکھا۔ انتہائی ڈرے ہوئے، میں نے کہا: کیا ہوا؟ کہا: بیٹا آخرت کے سانپ بہت خطرناک ہیں؟ میں نے کہا: آپ کے ساتھ کیا ہوا؟ کہا: اللہ نے میری تو حفاظت فرمالی پر آخرت کے سانپ بڑے خطرناک ہیں۔

ایک بھڑ سے بچنے کے لئے نظام بنا ہوا ہے۔ ایک بچھو سے بچنے کے لئے نظام بنا ہوا ہے۔ اور وہ سانپ اور بچھو جن پر موت طاری نہیں ہوگی۔، جہنم کا بچھو ایک خچر کے برابر ہے۔ ایک دفعہ جس نے ڈس لیا تو چالیس برس تک تڑپتا رہے گا، چالیس برس اور اس نے ڈستے ہی جانا ہے، ڈستے ہی جانا ہے۔ تو انسانیت کو بچانے کی ضرورت ہے۔ قابل رحم ہیں جو اللہ کے نافرمان ہیں۔

# دین کے لئے سولی پر لٹک گئے!

جب حضرت خبیبؓ کو سولی پہ لٹکانے لگے...ابوسفیان نے کہا!
اب بھی مان جا تو نجات ہے...سولی پہ لٹکے لٹکے شعر پڑھے جا رہے ہیں......**وقد خیر و للکفر و الموت دونه .... وقد حملت عینای من غیر مجزعی ......ومهوی حضار الموت انی لمیت .....ولکن حضاری جحم نار ملفعی ..... فلست بمبد للعدو تخشعا ......ولا جذعاانی الی الله مرجعی**

ارے ابوسفیان کس دھوکے میں پڑ گئے... میرا سب کچھ دین پر قربان ہوسکتا ہے...پر میں اپنے محبوب کا کلمہ نہیں چھوڑ سکتا ہوں...لٹکا دو مجھے سولی پہ... اور میرے آنسوؤں سے دھوکہ نہ کھانا... میں موت کے ڈر سے نہیں دوزخ کے ڈر سے رو رہا ہوں... جان قربان کر دی جائے گی لیکن اللہ اور اس کے رسول کو نہیں چھوڑا جائے گا...

جب ابوسفیان نے نیزے اٹھائے مارنے کے لئے تو کہا! اے اللہ اپنے حبیب کو میرا اسلام کہنا، اسی وقت جبرائیل مسجد نبوی میں اتر گئے کہ یا رسول اللہ! خبیب آپ کو سلام پیش کر رہے ہیں، ان کو قریش نے شہید کر دیا۔

# رقاصہ کا قبول اسلام

کینیڈا میں ہماری جماعت گئی ۔ تو وہاں ایک کرنل امیر الدین صاحب ہیں، ہندوستان کے ہیں لیکن وہاں آباد ہیں۔ توDanivr میں ایک کلب تھا، جہاں ناچ گانا ہوتا ہے، وہاں گشت میں گئے۔ بوڑھے آدمی تھے اس لئے ان کو بھیجا، وہاں کیا ہورہا تھا کہ ایک لڑکی اسٹیج کے اوپر ننگی ناچ رہی تھی اور ایک لڑکا اس کے ساتھ ڈرم بجا رہا تھا، یعنی ساز اور دیکھنے والے کون تھے؟ سارے مسلمان بیٹھے ہوئے تھے، عرب وغیرہ، شراب پی رہے۔

اور یہ ہمارے کرنل امیر الدین صاحب بڑے بارعب آدمی تھے۔ بڑا چہرہ، سفید داڑھی پھیلی ہوئی، رہے بھی فوج میں، تو انہوں نے جاتے ہی ایک دم زور سے ڈانٹا، تو وہ لڑکی بھی چپ ہوگئی اور وہ رقص بھی رک گیا، جو شراب پی رہے تھے وہ ایک دفعہ ہل گئے۔ پوچھا کیا بات ہے؟ کہا میری بات سنو۔ جب وہ دعوت دینے لگے تو وہ جو لڑکی تھی وہ چپکے سے اسٹیج سے اتری اور میز پوش جو ہوٹل میں پڑے ہوتے ہیں وہ اتار اتار کر اپنے اوپر باندھ لئے، اور اس نے اپنا سارا جسم چھپالیا۔

انہوں نے دعوت دی، ان کی تو سمجھ میں نہیں آئی وہ تو سارے شراب میں مست پڑے ہوئے تھے۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ میرے پیچھے لڑکی
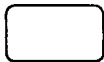
آ کر کھڑی ہوگئی ہے، وہ پیچھے سے بولی کہ جو بات آپ نے ان کو سمجھائی ہے مجھے سمجھ آ گئی ہے،ان کو نہیں آئی، آپ مجھے بتائیں میں کیا کروں؟ میں یہ زندگی چاہتی ہوں تو انہوں نے کہا کہ بیٹی ہم کلمہ پڑھنے کو کہتے ہیں، اس نے کہا مجھے پڑھا دیں، وہیں اس نے کلمہ پڑھا تو کہنے لگی میرا خاوند جو ڈرم بجا رہا تھا اس کو بھی کلمہ پڑھاؤ۔

دونوں میاں بیوی نے کلمہ پڑھا، اب ہمیں کیا کرنا ہے؟ کہنے لگے کہ ہماری جماعت تین دن تک یہیں ہے، ہمارے پاس آتی رہو، ہم بتاتے رہیں گے۔ وہ دونوں میاں بیوی آتے رہے اور کرنل صاحب ان کو بتاتے رہے، پھر جب واپس جانے لگے تو انہوں نے فون نمبر دیا، وہاں Danvir میں اسلام سینٹر کا پتہ بھی دے دیا کہ جب کوئی ضرورت پڑے تو ہم سے رابطہ کر لینا۔

دو مہینے کے بعد ہم ٹورنٹو میں تھے تو اس لڑکی کا فون آیا، ہیلو مسٹر کرنل امیر الدین، انہوں نے کہا میرا خیال ہے تو وہ رقاصہ ہے جس کے ساتھ Danvir میں بات چیت ہوئی تھی۔ کہا ہاں میں وہی ہوں۔ کہا ہوا؟ کہا ایک مسئلہ پیش آ گیا ہے۔ کیا مسئلہ پیش آ گیا ہے؟ کہنے لگی بہت زبردست مسئلہ ہے ،کہا بتاؤ تو سہی کیا ہوا؟ تو کہتی ہے کہ جب میں ناچتی تھی تو ایک رات کا پانچ سو ڈالر لیتی تھی، یعنی تیس ہزار روپے ایک رات کا لیتی تھی۔

جب میں اسلام میں آئی تو پتہ چلا کہ اسلام تو عورت کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں دیتا، تو اب میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ اب تو کما، میں گھر میں رہوں گی، تو اس کو کوئی شغل نہیں آتا، اس نے ایک فیکٹری میں مزدوری شروع کر دی ہے، اس کو چالیس ڈالر روز ملتے ہیں، یعنی تین ہزار روپے روزانہ، وہ تین ہزار روپے پر آ گئی، ستائیس ہزار روپے ایک دن کی آمدنی گھٹ گئی، تو میرا گھر بک گیا، گاڑیاں بک گئیں، ہمارا ایک چھوٹا سا کرائے کا مکان ہے اس میں رہتے ہیں، دو کمرے کا ہے۔

آپ نے کہا تھا کہ ہم اور رشتہ داروں کو جا کر اسلام کی دعوت دیا کریں، دعوت دینا تو مسلمان مردوں کا بھی کام ہے، عورتوں کا بھی ہے، تو کہنے لگی میں اور میرے میاں دونوں بس میں جا رہے تھے، تو بس کی ٹیک کو میں نے پکڑا ہوا تھا، ایک جگہ بس کی بریک لگی اور مجھے جھٹکا لگا، تو میرا جو کرتے کا آستین ہے یہ پیچھے ہٹا اور میرے بازو کا ایک چوتھا حصہ ننگا ہو گیا تو اس گناہ کی وجہ سے میں دوزخ میں تو نہیں جاؤں گی؟ یہ کہہ کر اس نے ٹیلیفون پر رونا شروع کر دیا، صرف دو مہینے پہلے وہ لڑکی عورت کے لئے ایک ذلت کا نشان تھی اور دو مہینے کے بعد وہ اس پر رو رہی ہے کہ میرے بازو کا چوتھا حصہ ننگا ہو گیا۔

ہماری پاکستان کی عورت کے سارے بازو ننگے ہوتے چلے جا رہے ہیں اور وہ پوری ننگی ہونے کے بعد ادھر آئی کہ چوتھائی بازو غلطی سے ہٹا

تو میں دوزخی تو نہیں ہوگئی؟

میرے بھائیو اور بہنو! یہ تبلیغ کا کام ہے جو ایک فاحشہ کو ولی بنادے، بنانے والا تو اللہ ہے، مگر دنیا دار الاسباب ہے، تو انہوں نے کہا کہ بیٹی ایسے غم کی بات نہیں، رونے کی کوئی بات نہیں، اللہ بہت رحیم وکریم ہے، بہت مہربان ہے، تم غم نہ کرو یہ تو سہواً ہوا ہے، جان بوجھ کر نہیں ہوا ہے اور دوسرا اللہ نے اس کی معافی رکھی ہے کہ اگر غلطی سے ہو بھی جائے تو اس کا ازالہ ہو جائے گا۔

تو اس لئے ہم مردوں کو بھی کہتے ہیں عورتوں کو بھی کہتے ہیں کہ جماعتوں میں نکل کر یہ صفات سیکھیں جو مختصر میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں، جن کو اپنائے بغیر نہ مرد، مرد بن سکتا ہے، نہ عورت، عورت بن سکتی ہے۔ یعنی نہ اللہ کے راضی کرنے والے مرد نہ اللہ کے راضی کرنے والی عورتیں وجود میں آسکتی ہیں۔

لوگوں کو سامنے رکھ کر زندگی نہ گزاریں، ہماری عورتیں کے لئے نمونہ آج کی عورتیں نہیں ہیں، ہماری عورتوں کے لئے نمونہ، اماں عائشہؓ ہیں، اماں خدیجہؓ ہیں، حضرت فاطمہؓ ہیں، حضرت میمونہؓ ہیں، آج کی عورت ہماری عورتوں کے لئے نمونہ نہیں ہے۔
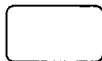
# جس گرجے میں بیت المقدس پر قبضہ کی میٹنگ ہوئی! آہ

مڈغاسکر سے ایک جماعت سفر کر کے آئی ہے۔ دس ہزار آدمی ایک سفر میں مسلمان ہوئے۔ قبیلوں کے قبیلے افریقہ میں مسلمان ہو رہے ہیں۔ پیدل جماعتوں نے لاکھوں انسانوں کو کلمہ میں داخل کر دیا۔ تین ہزار مسجدیں فرانس میں بنی ہیں۔

جب سلطان صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ نے فلسطین فتح کیا.... بیت المقدس کو فتح کیا.... تو سارے یورپین شہزادے فرانس میں جمع ہوئے.... اور ایک گرجے میں سب نے مل کر قسم اٹھائی! کہ مسلمانوں سے بیت المقدس واپس لیں گے......

جس گرجے میں انہوں نے قسمیں اٹھائی تھیں وہ گرجا اس وقت مسجد بنا ہوا ہے۔ اب بتائیں کتنا بڑا انقلاب ہے۔ گشت ہو رہے..... تعلیم ہو رہی..... جماعتیں نکل رہی ہیں۔ تو سب پر محنت کرتے ہوئے، سارے عالم میں پھرنا۔ یہ سیکھنے کے لئے چار مہینے ہیں چالیس دن ہیں۔ یہ تو سیکھنے کا نظام ہے۔ یہ کوئی حتمی چیز نہیں، سیکھنے کی ہے۔

# دنیا سایہ ہے اس کے پیچھے مت بھاگو!!

اعلموا... سنو میرے بندو! میری بات غور سے سنو... انما الحیٰوۃ الدنیا ... یہ دنیا کی زندگی، یہ نارددال کی زندگی، یہ بازار کی زندگی... لعب... کھیل... ولھو... تماشا... لعب... آپ نے دیکھا دس بارہ بچے کھیل رہے ہیں۔ کسی نے پوچھا یہ کیا کررہے ہیں؟ تو کہا گیا کہ کھیل رہے ہیں۔

ابھی ہم بازار سے آئے ہیں، ہم نے دیکھا کہ سارے لوگ کام کررہے ہیں۔ کوئی پوڑیاں بنا رہا ہے، کوئی لسی بنا رہا ہے، کوئی سبزی پہ پانی چھینک رہا ہے، کوئی دکان پہ جھاڑو دے رہا ہے، کوئی دکان پہ بیٹھ چکا ہے، تو ہم کہتے ہیں کہ یہ سارے لوگ کام کررہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اگر میری نظر سے دیکھو تو یہ سب کھیل رہے ہیں۔ جیسے تمہاری نظر میں بچے گاڑیوں کے کھلونوں سے کھیل رہے ہوتے ہیں... لھو... تماشا۔ تماشا کیا ہوتا ہے؟

آپ نے دیکھا ایک مداری نے ڈگڈگی بجائی اور ہمارے جیسے دو چار فارغ اکٹھے ہوگئے اور اس نے کہا ابھی میں اپنی پٹاری سے سانپ نکالوں گا اور سانپ سے یہ بنادوں گا بوتل سے جن نکل آئے گا۔ اور جن سے بوتل نکل آئے گی، وہ لوگوں کو بیوقوف بنا رہے ہوتے ہیں اور لوگ ایسے دیوانوں کی طرح
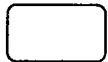
کھڑے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔لیکن عقلمند کہتے ہیں: مداری تماشا دکھا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کہہ رہا ہے کہ یہ جو عورتیں سمجھتی ہیں کہ ہم گھروں میں کام کر رہی ہیں، اور یہ مرد جو سمجھتے ہیں ہم بازاروں میں کام کر رہے ہیں، میں تمہارا رب تمہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ تماشے ہو رہے ہیں، تماشے۔اگر کسی بچے کی گاڑی ٹوٹ جائے تو وہ کتنا روتا ہے؟ ماں کہتی ہے، کوئی بات نہیں، کھلونا ہی تو ہے اور آجائے گا اور لے دوں گی۔لیکن بچہ کہتا ہے میرا تو بہت نقصان ہو گیا۔تو اللہ یہی فرما رہا ہے کہ اے میرے بندو! تم نا رووال کے نقصان پر ہی رونے بیٹھ گئے، یہ تو کچھ بھی نہیں، تم یہاں کی خوشیوں کو دل دے بیٹھے یہ تو کچھ بھی نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆
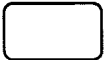
# عمر رسیدہ مسلمانوں کا اللہ کا ہاں اعزاز

اور اس امت کا بوڑھا اتنا قیمتی ہے کہ اگر یہ جھکی کمر کے ساتھ قدم اٹھاتا ہے، تو اللہ پاک کا عرش بھی ہلتا ہے اور آئے ہوئے عذاب اٹھ جاتے ہیں۔ اس امت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خصوصی معاملہ تھا جب یہ میرا بندہ پچاس برس کا ہوجائے تو میرے نبی کا کلمہ پڑھتا ہے۔

پچاس برس کا ہوجائے تو پھر اس کا حساب آسان کردیتا ہوں، اور جب یہ ساٹھ برس کا ہوجاتا ہے میں اسے اپنی صحبت دینا شروع کردیتا ہوں کیا تو میرے آنے کے قریب ہوچکا ہے اس دنیا سے نکل دوکان میں بیٹھنا جائز نہیں اب تو نکل اب تو ساٹھ کا ہوگیا، میری طرف کو آ میں اپنی طرف کو رجع دیتا ہوں، جب ستر سال کا ہوجاتا ہے اللہ اکبر۔

میرے بھائیو! اللہ کتنا مہربان ہے اس امت پر اللہ تعالیٰ کہتے ہیں پھر میں بھی اور میرے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں کہ یہ ستر برس کا بوڑھا ہوگیا، اسلام میں داڑھی ہوگئی اور اسی برس کا ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اسی برس کے بوڑھے مسلمان کو دوزخ کا عذاب دیتے ہوئے شرم آتی ہے میں کیسے عذاب دوں کہ بوڑھا ہوگیا ہے ہاں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اب اس کی نیکیاں ہی لکھتے رہو بس سٹھیا گیا آزاد ہوگیا۔

سے بھر لیتا ہے کچھ تو میرا خیال کر میں نے اسے اپنے لئے چنا ہے۔ اپنے لئے کوئی بھی چیز میلی ہو جائے تو دھولو اور وہ اتنی صفات کا مالک ہر چیز کا مالک اس کے لئے دل کو گندہ کر دیا۔

جس دل میں اللہ نے اترنا ہے جو دل اللہ کی محبت کا عرش ہے۔ جو دل اللہ کی محبت کا مسکن ہے۔ اسی دل میں سارے گناہوں کی غلاظت بھر دی۔ آنکھوں سے غلط دیکھا، کانوں سے غلط سنا، منہ سے غلط پیا، غلط کھایا، شہوت کو غلط استعمال کر کے اپنے دل کی ساری تختی کالی کر دی۔ ایسا دل اللہ کا مسکن نہیں بن سکتا، یہ دین اللہ کا ہے، اتنے بڑے بادشاہ کا ہے لیکن اسلام کی عظمت ہی دلوں سے نکل گئی۔ جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھے گی تو اسلام کی ہیبت سے محروم ہو جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

# 20 لاکھ روپوں کا زیور پہننے والے کی توبہ

مانچسٹر میں ایک آدمی سے ملے سید ہاشمی ..... حضرت حسنؓ کی اولاد.. .ان کا بیٹا...... بیٹا بھی عیسائی.... دو بیٹیاں بھی عیسائی.... بیوی بھی عیسائی...... سارا شجرہ نسب گھر میں لٹکا ہوا تھا۔ شیخ عبدالقادرؒ کا درمیان میں نسب نامہ آتا تھا۔ میں نے اس کے بیٹے سے پوچھا تم مسلمان ہو کہا نہیں میں..... کتھولک.... ہوں میں نے کہا کیوں تیرا باپ تو مسلمان ہے...؟ کہا میری ماں..... کتھولک..... ہے میں بھی..... کتھولک ہوں.....

یہ اس کا حال تھا ہم ملنے گئے تو اس نے ایسی چڑھائی کی کہ اچھا پاکستان میں اسلام پھیل گیا کہ انگلستان میں تبلیغ کرنے آگئے وہاں رشوت ہے... زنا ہے.... یہ ہے.... وہ ہے... جاؤ وہیں تبلیغ کرو

ہمارا وقت ضائع نہ کرو.... اگر تمھارے پاس پیسے زیادہ ہیں تو ہمیں دے دو..... یہاں بھی اب بے روزگاری بڑھ رہی ہے ہم یہاں لوگوں میں تقسیم کردیں گے.... اتنی بے عزتی کی کہ رب کا نام......! اتنے میں اس کی بیوی آگئی اس نے..... ہیلو ہیلو.... کرنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو ہم نے سلام نہیں کیا۔

ہم نے کہا بھئی ہم تو غیر عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے.... تو اتنا غصے

ں آیا کہ تم نے میری بیوی کی توہین کر دی.... ہمارے سامنے ہی کھڑے ہو کر
س کے گلے لگ کر چومنے لگا... یہ بڑے جاہل لوگ ہیں... ان کو آداب کا ہی
ہیں پتہ ہے... میں نے کہا! ہم ایسے جاہل ہی رہیں اللہ کرے.... یہ میں اس
سے پہلی ملاقات بتا رہا ہوں... دو دن کے بعد میں نے اسے فون کیا... میں نے
کہا حضرت! آپ ہمارا کھانا کھانا پسند فرمائیں گے۔ صرف آپ کو کھانے کے
لئے بلانا ہے۔ پندرہ منٹ میں نے اس کی منت کی کہ آپ کھانا آ کر کھا جائیں
۔ آخر وہ تیار ہو گیا کہ اچھا ٹھیک ہے لیکن مجھے لے کر جاؤ۔

ہم گئے اس کو لے کر آئے کوئی میرے خیال میں پندرہ بیس لاکھ کا
س نے زیور پہنا ہوا ہو گا سونے کا.... جواہرات کا.... اور ہیروں کا.... اور پتہ
نہیں... کیا... کیا.. یہ کم سے کم میں بتا رہا ہوں، ممکن ہے اس سے زیادہ کا ہو۔ ہم
نے اسے مسجد میں بٹھایا۔

اس نے بیان سنا جب ہم اسے چھوڑنے کے لئے گئے تو کہنے لگا
ستائیس سال کے بعد پہلی دفعہ مسجد میں آیا ہوں .... ستائیس سال کے بعد
.... ایک عید کیا..... جمعہ کیا..... نماز کیا..... میں تو یہاں آنا ہی بھول گیا تھا۔
ستائیس سال کے بعد آج مسجد میں آیا ہوں۔ میں نے کہا کام بن گیا... جو کہہ
رہا ہے کہ ستائیس سال کے بعد مسجد میں آیا ہوں...

تو معلوم ہوتا ہے وہ پرانا ایمان جاگ رہا ہے۔ پھر دو دن بعد

دوبارہ اس سے ملنے گئے پھر اس کو مسجد میں لائے کھانا کھلایا بات سنائی...پھر د
دن چھوڑ کے پھر اس کو لائے...تیسرے دن کھڑا ہو گیا کہا! میرا نام لکھو تین دن
...مجھے صبح صبح اس کا ٹیلیفون آیا! تم لوگوں نے مسجد میں کیا جادو کر دیا ہے....؟ میں
نے کہا کیا ہوا؟ کہا میری زبان سے زور زور سے کلمہ نکل رہا ہے.... میں اپ
آپ کو روک بھی رہا ہوں مشکل سے.... مجھے کیا ہو گیا ہے...؟ میں نے کہا ایمان
زندہ ہو گیا ہے.....اور کچھ بھی نہیں ہوا....! ہاں پھر جو اس نے ہمارے ساتھ
وقت لگایا.....وہ جو روتا تھا....اس کا رونا دیکھ کے ہم روتے تھے....

پھر اس کے بعد اس کا خط آیا (ابھی تک اس کے خط آتے رہتے
ہیں) کہا وہ دن آج کا دن نہ اس کی تہجد قضا ہوئی ہے...اس دن سے....نہ اس
کی نماز قضا ہوئی ہے....نہ روزہ قضا ہوا ہے...ستائیس سال کی زکوٰۃ یہاں
پاکستان میں دے کر گیا ہے... پورے ستائیس سال کی زکوٰۃ....اور پہلے دن کہ
تھا میں کوئی فالتو ہوں کہ یہاں آیا ہوں وقت ضائع کرنے پھر جو اس کا خط آیا
اس میں لکھا تھا۔

آپ انگلستان آ جائیں سارا خرچہ میرے ذمے رہائش میرے
ذمے اور یہاں کی شہریت لے کے دینا میرے ذمے یہاں آ کے تبلیغ کرو یہاں
کے مسلمانوں میں تبلیغ کی بھی بہت ضرورت ہے ایسے لاکھوں، کروڑوں ہیرے
بکھرے پڑے ہیں۔
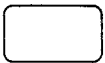
# حضرت عبداللہ ابن حذافہ رضی اللہ عنہ
## کا ایمان افروز واقعہ

حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو قید کیا گیا اور انہیں ڈرایا
گیا کہ عیسائی ہو جا...... انہوں نے کہا:-نہیں ہوتا......
پھر لالچ دیا گیا...... عیسائی ہو جا...... انہوں نے پھر کہا:-نہیں ہوتا،
پھر سب سے خطرناک حربہ آزمایا-نوجوان بڑے مزاحیہ صحابہ میں سے تھے۔
یہ صحابہ ایسے تھے کہ حضور ﷺ کو بھی ہنساتے ہنساتے کہیں لے جاتے تھے اتنا
ہنسایا کرتے تھے۔

اوران کو صحابہ گدھا کہا کرتے تھے... عبداللہ ابن حذیفہ
حمار ... اور ایک دفعہ کسی نے آ کے شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ عبداللہ
بہت زیادہ مذاق کرتا ہے...... آپ ﷺ نے فرمایا:-

**...دعوہ فانہ یحب اللہ رسولہ...**

ارے اسے کچھ نہ کہا کرو...... اسے اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے۔

اب انہوں نے آخری حربہ آزمایا...... ایک خوبصورت لڑکی کو اس
کے ساتھ کمرے میں بند کر دیا...... شراب اور سور کا گوشت رکھ دیا...... اور لڑکی
سے کہا کہ جس طرح بھی ہو اس سے زنا کراؤ...... جب مسلمان عورت کے چکر

میں پھنسے گا...... یہ اپنا ایمان بھی بیچے گا...... اور اپنا سب کچھ بیچے گا...... تین دن اور تین راتیں...... وہ لڑکی سارا زور لگاتی ہے کہ...... کسی طرح یہ میری طرف دیکھے تو سہی...... جب دیکھے گا...... تو زنا کی خواہش پیدا ہوگی۔

اب اس صحابی میں قرآن زندہ ہے...... انہوں نے ہماری طرح تفسیریں نہیں پڑھی تھیں...... نہ اس زمانے میں تفسیریں لکھی گئی تھیں...... و تفسیریں جانتے بھی نہیں تھے...... وہ قرآن جانتے تھے...... وہ اسرار و رمو نہیں جانتے تھے...... وہ قرآن جانتے تھے...... وہ بڑے بڑے لمبے چوڑے مسائل پر باتیں نہیں کیا کرتے تھے...... وہ کہتے تھے:۔

ہمارے نبی نے ایسے کیا...... ہم نے کر دیا...... بس ہمیں اور نہیں پتا...... اس موقع پر ہمارے نبی نے کیا کہا...... آنکھ کو جھکاؤ...... اب عبداللہ کی آنکھ کا پردہ جھا ہوا ہے...... یہ نبی کا غلام ہے۔

قیصر نے بلایا...... اور کہا:۔ آگ جلاؤ......

کڑھا چڑھایا...... اس میں تیل ڈالا...... اس نے کہا:۔

جب کھولنے لگے...... تو اس کے دو ساتھیوں کو اس میں ڈالو...... اگر یہ پھر بھی عیسائی نہ ہو تو اسے بھی ڈال دو......

جب دو ساتھیوں کو ڈالا گیا...... اور وہ جل بھن گئے...... اور جب ان کو پھینکنے لگے...... تو یہ روئے، تو انہوں نے کہا... قیل انه بکی... جی وہ رو رہا ہے، کہ
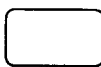
واپس لاؤ۔

اس نے پوچھا:- کیوں رو رہے ہو؟ کہا:-

**...لا جزعا من الموت..ولا سبابة بالحیات...**

......نہ موت کے خوف سے اور نہ زندگی کے شوق میں......

تو کہا کیوں رو رہے ہو؟ کہا:-

رویا اس بات پر ہوں ......کہ میری طرف ایک جان ہے...... ختم ہو جائے گی...... میں چاہتا تھا......میرے جسم پر جتنے بال ہیں......اتنی میری جانیں ہوتیں......اور میں ایک ایک کو اللہ کے نام پر گراتا جاتا......قربان کرتا جاتا، کرتا جاتا......کرتا جاتا۔

اب یہ جذبے ہمارے ہیں؟ باپ چاہتا ہے میرا بڑا بیٹا ڈاکٹر بنے، لیکن بھائی اگر وہ محمدی نہیں بنا تو وہ برباد ہے، ہلاک ہے، ہم چاہتے ہیں محمدی بن جائے۔

# عاشق کا جنازہ

## بڑی دھوم دھام سے نکلا! واقعہ

ہمارے گوجرانوالہ کا ایک بہت بڑا تاجر ہے اللہ نے اسے تبلیغ میں لگایا اس نے اپنے بیٹے کو اسکول سے اٹھالیا اور رائیونڈ میں اس کو داخل کروادیا، ہمارے ساتھ وہ پڑھتا تھا، ایک سال ہم سے پیچھے تھا، بڑا خوبصورت جوان تھا، حافظ قرآن بھی تھا، اور بیس برس کی عمر میں اس کی شادی بھی کردی تھی، ایک بچی تھی، اس کا آخری سال تھا، میں تبلیغ میں سال لگا رہا تھا، مسجد میں اس کی اور میری آخری ملاقات ہوئی، میں جماعت میں چلا گیا، وہ اچانک بیمار ہوا اور بے ہوش ہوا، تین دن تک بے ہوشی میں رہا، اٹھا کر ہسپتال لے گئے، جہاں اس کا انتقال ہوگیا۔

اس کا باپ ایسا عجیب آدمی تھا کہ اس کا ایک آنسو نہیں نکلا ...وہیں ہسپتال سے بیٹے کو اٹھایا اور سیدھا رائیونڈ لے کر آ گیا....اور کہنے لگا یہ تمھاری امانت ہے....تم سنبھالو....نہ بہنوں کو پہنچنے دیا....نہ پھوپھیوں کو پہنچنے دیا....جب اسے قبر میں اتار چکے تھے....پھر اس کی بہنیں پہنچی اور اس کی پھوپھیاں پہنچیں......انہوں نے فریاد کی کہ اللہ کے واسطے ہمیں صرف ایک نظر دیکھنے دو......چنانچہ ان کے رونے پر پھٹے ہٹا کر ان کو دکھایا گیا اور رائیونڈ

کے قبرستان میں اسے دفن کردیا۔

ہم اکھٹے رہتے تھے، میرے ساتھ اس کا بڑا تعلق تھا، رات کو تہجد میں جب اٹھتے تو بڑی مزیدار چائے بناتا مجھے بھی بلاتا خود بھی پیتا اور ایسا خوبصورت قرآن پڑھتا تھا کہ جی چاہتا پڑھتا چلا جائے، جھوم جھوم کر قرآن پڑھتا تھا۔

میرا دل کرتا تھا کہ اللہ کرے مجھے خواب میں مل جائے تا کہ مجھے پتہ چلے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا، اللہ کی شان، کوئی وقت قبولیت کا ہوتا ہے، میری خواب میں اس کے ساتھ ملاقات ہوگئی، ویسا ہی قد و قامت، سفید لباس پہنے ہوئے ہنس رہا تھا، میرے پاس آیا، میں نے کہا ارے عبداللہ تم مر گئے ہو؟ کہنے لگا ہاں، میں نے کہا تمھارا کیا حال ہے؟ کہنے لگا!

**...ان اصحب الجنة الیوم فی شغل فکھون .... ھم وازوجھم فی ضلل علی الا رائک متکئون .... لھم فیھا فاکھة ولھم ما ید عون .....سلم قولا من الرب الر حیم ...**

ارے طارق! کیا پوچھتے ہو۔ جنت میں ہم تختوں پر اپنی جنت کی عورتوں کے پہلو میں لیٹے ہوئے ہیں اور کبھی تختوں پر بیٹھ کر جنت کے پھل کھاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو ہم چاہتے ہیں وہ ہمیں دیتا ہے اور جو تمنا کرتے ہیں وہ پوری کرتا ہے اور اس سے بڑھ کر....... **سلم قولا من**

الرب الرحیم.... اور ہمیں سلام بھی کہتا ہے۔

میں نے کہا، یار تجھے موت کی کوئی تکلیف بھی ہوئی تھی؟ تین دن تک وہ سکتہ میں رہا، کہنے لگا اللہ کی قسم، مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی، بس ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے میرے انگوٹھے کو ہلایا اور کہنے لگا عبداللہ، چلو اللہ تمھیں بلاتا ہے، میں اس کے پاس چلا گیا۔ میں نے پوچھا تمھاری روح کیسے نکلی؟ کہنے لگا بس چٹکی بجاتے ہی نکل گئی۔

اس کا باپ جانتا تھا کہ میرا اور اس کا تعلق تھا، وہ میرے پاس آجاتا، مولوی طارق صاحب بتاؤ عبداللہ زندگی کیسے گزارتا تھا؟ ایسے باپ اللہ ہر جگہ پیدا کر دے۔ مجھ سے پوچھتا، میرا بیٹا کیسے وقت گزارتا تھا؟ متقی تھا؟ وقت ضائع تو نہیں کرتا تھا؟ کہیں اس کو قبر کا عذاب تو نہیں ہو رہا؟ دیکھو کیسا درد ہے؟

آج کے باپ کو دیکھو اس کا درد کیا ہے۔ حرام حلال اکٹھا کھلاتا ہے جب اولاد جوان ہوتی ہے تو پھر باپ کے سر میں بھی جوتے مارتی ہے اور ماں کے سر میں بھی جوتے مارتی ہے... جب اپنی اولاد کو آپ حرام کھلاؤ گے.... تو تم توقع نہ رکھو کہ یہ تمھارے فرماں بردار بنیں گے..... یہ تمھارے سر پر جوتے ماریں گے..... جس اولاد کے خاطر آپ اپنے سارے جذبے مٹا کر عمر برباد کر دیتے ہو وہی اولاد جوان ہو کر تمھارے ہاتھ توڑتی ہے..... کہتی ہے تو تو بوڑھی ہو گئی ہے..... کیا بکتی ہے..... باپ سے کہتا ہے..... تو نے ہمارے
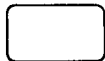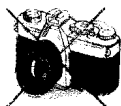
لئے بنایا ہی کیا ہے.....؟ یہ آج کے روزمرہ کے واقعات ہیں۔

اس کا باپ جب بھی رائیونڈ میں آئے، کہتا ایک بات بتا دو، میرا بیٹا کیسے وقت گزارتا تھا جب میں نے خواب میں دیکھا تو میں نے کہا! بھئی آپ خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے مجھے تو یہ دکھایا ہے!

## گلشن تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں...یا ابن آدم یا عبادی...... انی لم اخلقکم لاکثر کم من قلہ... میرے بندو! تمہیں اس لئے پیدا کیا کہ تمہاری وجہ سے میرے خزانے پورے ہو جائیں گے...... ولا ستانس بکم وحشۃ ...... تمہیں اس لئے پیدا کیا کہ تمہاری وجہ سے دل لگاؤں گا۔

......ولا لاستعینکم علی امر قد عجزت عنہ ......
تمہیں اس لئے نہیں پیدا کیا تھا کہ تمہاری وجہ سے میرے کام بند پڑے تھے......تم آ کر میرے کام کرو گے......نہیں نہیں...... انما خلقتکم لتعبدونی فضیلا و تذکرونی کثیراً و تسبحونی بکرۃ و اصیلا... میں نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ صبح شام میرے بن کے زندگی گزارو میری اتباع میں زندگی گزارو۔

# اللہ کو ساتھ لئے بغیر زندگی کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ہے

قرآن نے یہ دستور دیا ہے کہ اللہ کو لے لو، اللہ کو لئے بغیر نہ دنیا بنے گی، نہ آخرت بنے گی، نہ اندر کو سکھ ہے، نہ باہر کو سکھ ہے، میرے رب کی قسم! اگر انسان ساری دنیا کا مال ومتاع اکٹھا کرلے، ساری دنیا کا حسن اپنے پہلو میں بٹھالے، ساری دنیا کے تخت اس کے سامنے تاراج ہو جائیں، ساری دنیا کے خزانے سمٹ کر اس کے قدموں میں آجائیں، اگر وہ اللہ پاک سے دور ہے تو ان میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اس کے دل کے زخموں کو بھر سکے۔

کوئی ایسی چیز نہیں جو اس کی روح کی تڑپ کا علاج بن سکے، کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کے اندر کے اندھیروں کو روشن کر سکے، دل کا مرہم اللہ ہی ہے، روح کے اندھیروں کی نورانیت اللہ ہی ہے، اندر کی پریشانیوں کا علاج اللہ ہی ہے، باہر کے دکھ درد کی دوا کرنے والا اللہ ہی ہے، اور اندر کے غموں کو دور کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے، اور زمین کو مسخر کرنے والا بھی اللہ ہی ہے اور کائنات کو مسخر کرنے والا بھی اللہ ہی ہے، اور اپنے دل کی دنیا کو چین دینے والا بھی اللہ ہی ہے۔

# اے انسان! تجھے کھیل کود کے لئے نہیں پیدا کیا!

میرے بھائیو! اللہ کی قسم! اللہ کے بغیر ہم کچھ نہیں، وہ راضی نہ ہوا تو کچھ نہ ہوا اور وہ راضی ہو گیا تو سب کچھ ہو گیا، اگر وہ ناراض ہے تو ہم دونوں جہاں میں بازی ہار گئے اور اگر وہ راضی ہے تو ہم دونوں بازی جیت گئے۔ چاہے ہم سولیوں پہ لٹک جائیں، چاہے آروں سے چر جائیں، چاہے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں، چاہے جس سے گوشت ادھیڑ دیا جائے۔

میرے بھائیو!... **افحسبتم انما خلقنکم عبثا**... اللہ کہتا ہے کہ میرے بندو! تمہارا کیا خیال ہے کہ بیکار ہو؟ کوئی کام نہیں؟ بس ناچنا کودنا، پیسا اکٹھے کرنا، یہی کام ہے، نہیں... **ایحسب الانسان ان یترک سدا**... میں نے یوں ہی تیرا سارا بیکار کام بنایا ہے، تجھے ایسے ہی چھوڑ دوں گا، فارغ چھوڑ دوں گا، تیرے اوپر کوئی نہیں ہے؟ ہے... **ان السمیع البصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسؤلا**...

تیری آنکھوں سے پوچھوں گا کیا دیکھا؟ تیرے دل سے پوچھوں گا کہ کچھ جذبے لے کر آیا؟ تیرے کانوں سے پوچھوں گا کیا سن کر آیا؟

یہ تو اوپر سے ایک نظام چل رہا ہے، جس نے ہمیں جکڑ ہوا ہے، میرے بھائیو!...لا الــه الا الله ... کا مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد ہم اپنی مرضی کی زندگی نہیں گزاریں گے۔ جہاں گلاسکو ہو، امریکہ ہو، مدینہ ہو، مکہ ہو، اے اللہ ہم وہ کریں گے جو تو چاہتا ہے، تیری مان کر چلیں گے، من چاہی پر نہیں چلیں گے، تیری چاہت پر چلیں گے۔

# ادنیٰ درجے کے جنتی کا واقعہ

ادنیٰ درجے کا جنتی جب جنت میں جائے گا، اس کے لئے دروازہ کھلے گا، تو جو اس کا خادم دروازہ کھولے گا، یہ اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر سر جھکائے گا، وہ سمجھے کا یہ فرشتہ ہے، کہے گا یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ پوچھے گا تم فرشتے ہو؟ وہ جواب دے گا نہیں میں تو آپ کا خادم و نوکر ہوں، اس کے لئے جنتے میں کارپٹنگ ہوگی، چالیس سال تک اس پر چل سکتا ہے، اور اس کے دونوں طرف اسی ہزار خدام ہوں گے، اور کہیں گے اے ہمارے آقا آپ نے اتنی دیر لگا دی؟ آپ اتنی دیر سے آئے؟ کہے گا شکر کرو میں آ گیا تمہیں کیا خبر کہاں پھنسا ہوا تھا، ایسی دھلائی ہو رہی تھی۔

# آج کون بادشاہ ہے؟

میرے محترم بھائیو! سب کو فنا ایک کو بقاء...... روز قیامت اللہ جل جلالہ زمین کو پکڑے گا...... آسمان کو پکڑے گا...... ساتوں زمین و آسمان کو لپیٹے گا...... پھر ایک جھٹکا دے گا...... جیسے دھوبی کپڑوں کو جھٹکا دیتا ہے...... اللہ ایک جھٹکا دے گا پھر ارشاد فرمائے گا:...... انا الملک ...... میں بادشاہ ہوں...... پھر دوسرا جھٹکا دے گا...... پھر کہے گا...... انا القدوس السلام المومن ...... میں سلامتی والا...... پھر اللہ تعالیٰ تیسرا جھٹکا دے گا پھر...... کہے گا ......انا المهيمن العزيز الجبار المتكبر ...... میں مھیمن میں عزیز...... میں جبار میں متکبر...... پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا...... این الملوک ...... بادشاہ کہاں ہیں...... این الجبار ...... دنیا میں ظلم کرنے والے کہاں ہیں...... لمن الملک الیوم ...... آج کون بادشاہ ہے

کوئی ہو تو جواب دے...... کوئی ہو تو بولے...... اکیلا جواب دے گا ...... خود اپنے سوال کا جواب دے رہا ہے...... اللہ...... اکیلے اللہ کی ہے...... جو الواحد ہے...... القھار...... جو غالب ہے...... جس سے کوئی لڑ نہیں سکتا ...... ٹکرا نہیں سکتا...... چھین نہیں سکتا...... بھاگ نہیں سکتا...... چھپ نہیں سکتا...... این المفر ...... بھاگو...... کہاں بھاگو گے...... لا تخفی منکم خافیه ...... چھپو گے...... لا تنفذون الا بسلطان ...... لڑو کیسے لڑو گے

# دنیا کا سب سے پہلا قتل

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جو سب سے پہلا فریضہ فرمائے گا وہ قاتل اور مقتول کا ہوگا۔ معاملات کی پہلی کچہری جو اللہ کے دربار میں لگے گی اس میں پہلا مقدمہ قابیل اور ہابیل کا آئے گا۔ قابیل اور ہابیل اللہ کے دربار میں اس طرح پیش ہوں گے کہ ہابیل کی گردن قابیل کے ہاتھ میں ہوگی اور ہابیل نے قابیل کا گریبان پکڑا ہوا ہوگا۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اور ہابیل اللہ سے عرض کرے گا یا اللہ! اس سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟

پھر قابیل سے لے کر آج تک جتنے لوگ قتل کر رہے ہیں اور آج سے قیامت تک جتنے قتل ہوں گے یہ سب ظالم اسی طرح پکڑے جائیں گے کہ ہر مقتول چاہے وہ گولی سے مارا گیا ہو۔ پتھر سے مارا گیا ہوا، زہر سے مارا گیا ہو، اس کی گردن قاتل کے الٹے ہاتھ میں ہوگی اور مقتول کا ہاتھ قاتل کے گریبان پر ہوگا اور اس کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے لا کر سوال کرے گا۔ یا اللہ! پوچھ اس سے اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ تو ایمان کا کمال یہ ہے کہ مسلمان کے اخلاق عمدہ ہوں۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ ایک عورت کی عبادت بہت زیادہ ہے لیکن اخلاق اچھے نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں جائے گی۔ پھر
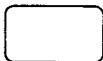
یک دوسری عورت کے بارے میں ذکر کیا گیا اس کی عبادات تو زیادہ نہیں ہیں
س کے اخلاق بہت اچھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں جائے گی۔ تو
خلاق کی بلندی ایمان ہے۔

# جھوٹ بولنا اور داڑھی منڈوانا دو گناہ

میرا ایک دوست تاجر تھا۔ اس نے کچھ وقت کے بعد داڑھی رکھ
ں۔ تین چار مہینے ملاقات نہیں ہوئی۔ جب عرصے بعد ملا تو داڑھی صاف۔
یں نے کہا یہ کیا کیا؟ کہا:-

جی ء سارا دن جھوٹ بولی داسی میں کیا ایویں داڑھی رکھ کے جھوٹ
لاں میں منہ چھڈی (سارا دن جھوٹ بولتا تھا، میں نے خود سے کہا کہ ایسے ہی
اڑھی رکھ کے جھوٹ بولوں گا تو میں نے منڈوادی)

میں نے کہا پاگل ہن دو گناہ کیتے ای (میں نے کہا پاگل اب تم
نے دو گناہ کئے ہیں) اور جھوٹ کا تعلق داڑھی سے نہیں تھا، جھوٹ کا تعلق کلمے
کے ساتھ تھا کہ کلمہ کہہ رہا ہے جھوٹ نہ بولا کرو، داڑھی تو نہیں کہہ رہی کہ جھوٹ
ہ بولو۔ اب تو تم نے دو گناہ شروع کردیئے ایک جھوٹ بولنا ایک داڑھی
نڈانا۔ تم دو پرچوں میں فیل ہوگئے۔

# جس نے اللہ سے تعلق توڑلیا
## وہ پریشانی کے سمندر میں ڈوب جائے گا

خواہشات اور مرضی کی زندگی پر قدم اٹھانے والوں کے لئے اللہ کا فیصلہ ہے:۔

......من اعرض عن ذکری......

جو میری یاد سے منہ موڑ کر چلے گا میں اس کی زندگی تنگ کر دوں گا۔

تنگی سے مراد معاشی تنگی یا پیسے کی تنگی نہیں...معیشة ضنکا ... ہم اس کی زندگی تنگ کر دیں گے...... ان کے سینے گھٹ جائیں گے...... ان کے دل بند ہو جائیں گے...... وہ حقیقی خوشیوں سے نا آشنا ہو جائیں گے...... ان کا دامن کبھی گلاب کے حقیقی پھولوں سے نہ بھرے گا...... وہ ہمیشہ کاغذ کے پھولوں کو...... گلاب سمجھ کر سونگھنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

وہ بڑ کے درختوں سے...... اپنے آپ کو مہکانے کی کوشش کریں گے...... صحرا کو گلستان سمجھ کر...... اپنے من کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے رہیں گے...... وہ کبھی بھی منزل تک نہ پہنچ پائیں گے...... وہ کبھی بھی حقیقی خوشیوں کو حاصل نہ کر پائیں گے...... جو اپنی خواہش کو پورا کرنا...... اپنی زندگی کی معراج بنالیں گے...... اللہ تھوڑی دیر کے لئے انہیں دنیا دے دے گا۔

...من کان یرید الحیوة الدنیا وزینتھا...

جو ہم سے دنیا اور دنیا کی زیب وزینت کا طلب گار بنتا ہے
ہم دے دیتے ہیں اس کے لئے در کھول دیتے ہیں۔

**...من کان یرید العاجلة من کان یرید الحیوة الدنیا و زینتها...**

کہتا ہے مجھے سب کچھ یہیں مل جائے، تو ہم کیا کرتے
ہیں؟ ہم ان کے لئے دنیا کھول دیتے ہیں۔ دنیا آنا شروع
ہو جاتی ہے۔ اس میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

آگے کیا ہوتا ہے...... آگے موت کے بعد جہنم کی آگ کے سوا کچھ نہیں بچتا...... جو دنیا میں کیا وہ وہیں دھرے کا دھرا رہ گیا...... ان کی ساری کوششیں...... قیامت کے دن باطل ہو گئیں...... اور دنیا بھی خراب اور آخرت بھی خراب کر کے...... ہمیشہ کی آگ کا ایندھن بن کے رہ گئے۔

# اللہ! مجھے بچا اولاد کو جہنم میں ڈال دے

ایسے طاقتور بادشاہ کے سامنے ہم ایک دن پیش ہونے والے ہیں...... میں نے شروع میں ہی کہا تھا ہم آزاد نہیں...... اتنی بڑی ہستی کے ساتھ ہمارا واسطہ ہے جو کل کو کھڑا کرنے والا ہے... ولقد جئتمونا فرداً ...اکیلے اکیلے... کما خلقنکم اول مرۃ... جیسے اکیلے آئے اکیلے جارہے ہیں اللہ کی بارگاہ میں ماں بیگانی بن گئی...... بیوی ناآشنا بن گئی......

اولاد نے ساتھ چھوڑا...... دوستوں نے آنکھیں پھیرلیں...... دشمن بھی پرائے اپنے بھی پرائے...... اپنی جان بھی پرائی...... کہ یہ ہاتھ بولے گا...... میں نے یہ ظلم کیا...... یہ پاؤں بولے گا...... میں وہاں تیری نافرمانی میں چلا...... یہ پیٹ بولے گا...... میں نے فلاں حرام لقمہ کھایا......

یہ پورا جسم میرا مخالف ہوگا...... میرے اہل وعیال مجھے چھوڑ گئے...... اس دن پھر مجرم پکارے گا... یود المجرم لو یفتدی من عذاب یومئذ ببنیه ...... میری اولاد کو ڈال دے دوزخ میں...... و صاحبته و اخیه ...... میری بیوی...... میرے بھائیوں کو ڈال دے...... دوزخ میں......

و فصیلته التی تؤویه ...... میرے خاندان کو ڈال دے

دوزخ میں...... مجھے بچالے...... اور اگر یہ بھی نہیں تجھے قبول...... ومن فی الارض جمیعا...... سارے انسانوں کو دوزخ میں ڈال دے پر مجھے بچالے...... کلاّ...... نہیں نہیں...... یہ نہیں ہوسکتا......

# خالق کی نافرمانی سے مرجانا بہتر ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...الا میتة فی طاعة اللہ خیر من حیوة فی معصیة الخالق ...یادرکھنا! فرمانبرداری میں مرجانا، یہ نافرمان بن کر زندہ رہنے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث یہ بتارہی ہے کہ حکومتوں کی دوڑ میں اگر اللہ ناراض ہورہا ہو تو حکومت چھوڑ دو۔

میرے بھائیو! اللہ کو راضی کرنا اپنی زندگی کا کام بناؤ۔ اللہ راضی ہوگیا تو سارے کام بن گئے۔ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگیا تو یہ جہاں میں کچھ دن اللہ تعالیٰ دے دیتا ہے۔ کچھ وقت کے لئے مل جاتا ہے، اللہ کافر کو بھی دیتا ہے، مسلمان کو بھی دیتا ہے لیکن موت کے بعد بہت بڑی تباہی آنے والی ہے۔ جس کو انسان برداشت نہیں کرسکتا۔

# گناہ کرنے سے پہلے میرے عذاب کا سوچ لینا

**یا ابن آدم لا تتحمل سخطی ولا تطیق عذابی فتعصینی**... میرے بندے میری نافرمانی کرنے سے پہلے سوچ لینا کہ تم میں طاقت نہیں کہ تیرا جسم آگ برداشت کر سکے۔ تم میں طاقت نہیں ہے کہ میرے غصے کو برداشت کر سکے۔ گانے سننے سے پہلے سوچ لینا اس میں دوزخ کا پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ کسی کی بیٹی کو نظر اٹھانے سے پہلے سوچ لینا اس میں آگ کے کیل اتار دیئے جائیں گے۔

سود کھانے سے پہلے سوچ لینا کہ پیٹ کے اندر سانپ اور بچھو ڈال دیئے جائیں گے۔ پیٹ کے اندر سانپ چلے جائیں گے، اندر بچھو چلے جائیں گے، جو سود کھانے والے کو اندر سے کاٹیں گے، وہ باہر سے کاٹتا ہے، تو چالیس سال تڑپتا رہتا ہے اور جس کے پیٹ کے اندر سانپ چلا جائے گا، بچھو چلا جائے گا اور اس کا پیٹ ہوگا جیسے یہ پہاڑ ہے، اتنا بڑا پیٹ ہوگا، وہ سانپوں سے بھرا ہوا ہوگا، وہ بچھوؤں سے بھرا ہوا ہوگا، اس کو کاٹے گا اور اس کو بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

# مر کے مر جاتے تو مسئلہ آسان تھا مگر!

میرے بھائیو! مر کے مرجاتے تو مسئلہ آسان تھا...... مر کے نہ
ٹھتے تو بھی مسئلہ آسان تھا...... مصیبت یہ ہے کہ مر کے مرنا نہیں...... مر کے
پھر زندہ ہو جانا ہے...... اگر یہاں غفلت میں مر گئے...... تو وہاں بہت بڑے
خوفناک انجام کا سامنا کرنا پڑے گا...... اگر کچھ لیکر چلے گئے تو بڑی خوبصورت
زندگی ہے اس کا آغاز تو ہے لیکن اس کا انجام کوئی نہیں اس کی ابتداء تو ہے اس
کی انتہاء کوئی نہیں...... یہ کائنات بڑی تیزی کے ساتھ اپنے انجام کی طرف
چل رہی ہے......

......**من مات فقد قامت قیامتہ**...... جو مرتا ہے اس کی
قیامت آ ہی جاتی ہے...... ایک قیامت اس کائنات کی بھی آنے والی ہے......
عنقریب ختم ہونے والی ہے...... اور اس کو موت کا جھٹکا توڑنے والا ہے......
ور ہمیں بالکل بے بس کر دیا جائے گا...... قبر کی چار دیواری میں پھینک دیا
جائے گا...... جہاں انسان چیخنا چاہے...... چلا نہیں سکتا...... بتانا چاہے بتا
نہیں سکتا...... کہیں میت ہوتی ہے تو کہتی ہے......

**لا تقدمونی**...... مجھے نہ لے جاؤ...... پوری کائنات اسکا نوحہ سنتی ہے۔ **لا**
**تقدمونی**...... مجھے قبر میں نہ لے جاؤ اس کا اختیار ختم ہو چکا ہے۔

# جنت کے پرندے

اوپر پھلوں کی بہار ہے، سامنے پرندوں کی قطار ہے... لحم طیر مما یشتھون... پرندے اڑتے ہوئے جارہے ہیں بھاگے ہوئے آرہے ہیں... یا ولی اللہ کل لی ... اللہ کے دوست مجھے کھاؤ، دوسرا بھاگا بھاگا آئے گا، نہ نہ اسے نہیں مجھے کھاؤ، تیسرا آئے گا اسے نہیں مجھے کھاؤ، پرندے لڑرہے ہیں مجھے کھاؤ مجھے کھاؤ، آپس میں جھگڑا کررہے ہیں۔

تمہارے گھر کی مرغی ذبح کرنے لگو تو تمہارے ہاتھ میں نہیں آتی، اور یہاں پرندے جھگڑا کررہے ہیں، مجھے کھاؤ، مجھے کھاؤ، وہ کہتا ہے مجھے کھاؤ، ان میں سے ایک کہتا ہے:۔

...یا ولی اللہ... اے اللہ کے دوست... انی رعیت من الجنة تحت العرش ... میں جنت الفردوس کی گھاس کو کھایا ہے... و شربت من ماء السلسبیل ... اور طوبی کا جو چشمہ ہے سل سبیل، اس کا پانی پیا ہے، میرا ایک طرف بھنا ہوا ہے، ایک میرے شوربے والا ہے، کیا کرو گے؟ کھاؤ گے نہیں کھاؤ گے؟ جس کو چاہو گے کھاؤ گے۔

سامنے پرندوں کی قطار، اوپر پھلوں کی بہار، نیچے نہروں کی انہار... انھار من ماء ... انھار من لبن... انھار من عسل... انھار من

خمر ... نہریں ہی نہریں، دودھ کی نہریں، شہد کی نہریں، شراب کی نہریں، پانی کی نہریں، کیسی؟ مٹی کی نہیں، ایک کنارہ یاقوت کا ہے، ایک کنارہ موتی ہے، زمین کے نیچے کستوری ہے، یاقوت اور موتی کا کناہ ہے اور کستوری اس کا گارا ہے اور وہ لہریں کھاتی ہوئی چلتی ہیں اور آپ کے محل میں جا کے ٹکرائیں گی۔

# اللہ کی محبت کا ذائقہ

میری بہنو! آج بیوی نے خاوند کی محبت کا ذائقہ چکھا، ماں باپ نے اولاد کی محبت کا ذائقہ چکھا ہے اور ہم سب نے درہم و دینار، سونے اور چاندی، روپے اور پیسے کی محبت کا ذائقہ چکھا، لیکن نہیں چکھا تو اپنے رب کی محبت کا ذائقہ نہیں چکھا، اللہ کی محبت میں رونا، اللہ کی محبت میں پریشان ہونا، اللہ کی محبت میں تکالیف اٹھانا، یہ سب آج امت کے دل سے نکل گیا، یہ امت بانجھ ہوگئی، سب کے دل کی دنیا اجڑ گئی، دل اندھے آنکھیں روشن ہیں، دل کالے، گھر سفید ہیں۔

میری بہنو! انبیاء کا کام یہ ہے کہ آکر اپنی جان مال اور سر دھڑ کی بازی لگ اکر، انسانوں کے اندر ایمان کی شمع روشن کرتے ہیں۔ ایمان کا چراغ جلاتے ہیں، دلوں کو اللہ کی محبت میں آباد کرتے ہیں، پیشانیوں کو زمین پر ٹکا کر اللہ کی محبت میں رونا سکھاتے ہیں، مخلوق کی محبت کو نکال کر اللہ کی محبت کو پست کرتے ہیں۔

# تاریخ سے سبق لو!!!

ہائے! ہائے! کس بات پہ ہم دکھ کر رہے ہیں...... کہ کرکٹ ہار گئے...... چند دن پہلے میں بہت رویا...... کہ آنے والا مؤرخ اس قوم کی تاریخ کو لکھنے کے لئے...... جب قلم اٹھائے گا...... تو صرف یہ نہیں کہ اس کا وجود کڑوا ہو جائے گا...... بلکہ اس کا قلم تلوار بن کر کاغذ پر نقش بنائے گا...... کس کڑواہٹ سے ہماری تاریخ لکھی جائے گی؟
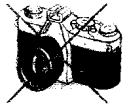
میرے بھائیو! جب اسپین ڈوب رہا تھا...... تو بادشاہِ وقت

کشتیوں کے مقابلے کرواتے تھے......

گھڑ دوڑ کے مقابلے ہو رہے تھے......

اونٹوں کے مقابلے ہو رہے تھے......

پہلوانی کے مقابلے ہو رہے تھے......

ترکستان میں آگ لگ رہی تھی......

چنگیز خان خون کی ہولی کھیل رہا تھا......

اور کھوپڑیوں کے مینار بنا رہا تھا......

بغداد کے شہزادے کبوتر اڑا رہے تھے......

پہلوان کو لڑایا جا رہا تھا...... اکھاڑوں میں کشتیاں ہو رہی تھیں...... گھوڑوں کی
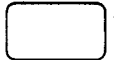
دوڑ ہو رہی تھی...... اور قیامت صغریٰ سر پر آچکی تھی...... لیکن وہ اسی کھیل کود میں مست تھے...... اس زمانے کی کرکٹ جیتنے اور ہارنے پر خوش ہو رہے تھے۔

میں کہاں سے آنسو لاؤں......؟ میں کہاں سے فریادیں لاؤں؟

جو اُمت...... جو قوم اس قدر پست ہو چکی ہو...... کہ بلے اور گیند کی شکست پر افسردہ ہو...... اور اللہ کی بڑی بڑی نافرمانیاں دیکھ کر...... ان کی ہائے نہ نکلتی ہو...... ان کو نافرمانیوں کا غم نہ ہو...... ان نافرمانیوں پر کسی کے آنسو نہ ٹپکے......

جب لوگوں کی نافرمانیاں دیکھتے ہوئے بھی...... ان کی آنکھیں خشک ہو جائیں...... مسجد خالی ہے...... باہر گپیں مار رہے ہیں...... مسجد خالی ہے اور باہر جوئے کی بازیاں لگ رہی ہیں۔

مائیں تڑپ رہی ہیں...... اور اولاد ناچ رہی ہے...... باپ بستر پر کروٹیں بدل رہا ہے......

ہائے! میرا پتر مینوں دو چار مروڑے بھر دینداں

میرا بیٹا مجھے تھوڑا سا دبا ہی دیتا...... لیکن بیٹے کو ٹیلی ویژن سے فرصت نہیں ہے...... میچ لگا ہوا ہے...... اور گانے لگے ہوئے ہیں...... دوسری طرف باپ تھکا ہوا ہے...... اور انتظار میں ہے کہ کوئی میرا بچہ میری خدمت کر دیتا۔

......☆......☆......☆......

# قبر میں کیڑوں کی چادر

میرے بھائیو! ہم نے چھوٹے چھوٹے مسائل کو مسئلہ بنا کر بیٹھے ہیں...... مرجانا ہے...... یہ بھی تو بڑا مسئلہ ہے...... ہم تو پرانی چادر اتار کر بستر پر نئی چادر بچھواتے ہیں...... اور جس وقت مٹی کا بستر ہوگا......؟ تو اس وقت کیا بات بنے گی...... اور مٹی کی چادر ہوگی...... تو اس وقت کیا ہوگا......؟

جب بلب فیوز ہو جائے تو فوراً بلب لگاؤ...... وہ کیا دن ہوگا جب اندھیرے کے گھر میں جا پڑیں گے، یہاں گھنٹی لگی ہوئی ہے...... نوکر کو بلایئے وہ فوراً آ جاتا ہے......

وہ کیا دن ہوگا نہ کوئی سن سکے گا......؟ نہ کوئی سنا سکے گا...... تو کتنا خوفناک انجام ہے...... کپڑے پہ داغ لگا تو اتارو...... آج بدن پہ کپڑے رینگ رہے ہیں...... گھنٹوں چہرے کو سجایا...... کتنے صابن...... کتنے شیمپو...... خوشبوئیں کتنی...... اور وہ کیا دن ہوگا...... ان آنکھوں کو کیڑے کھا رہے ہوں گے...... اور اسی پر چل رہے ہوں گے......

پورا وجود کیڑوں کی غذا ہو چکا ہوگا...... ان کیڑوں کو دوسرے کیڑے کھا رہے ہوں گے... افحسبتم انما خلقناکم عبثا.. میرے بندو تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسے زندگی گزار رہے ہو...... کہ جیسے تمہیں آزاد پیدا کیا گیا ہے...... تم پر
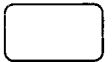
کوئی نگہبان نہیں ہے...... تمہیں خبر نہیں ہے کہ......

**وما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید** ...... تمہاری زبان کا ہر بول میں لکھ رہا ہوں...... **بلٰی و رسلنا لدیھم یکتبون** ...... میرے فرشتے تمہارے ہر بول کو لکھ رہے ہیں......

تو اللہ تعالیٰ کی کھلی کتاب ہمیں بتا رہی ہے...... تمہارا ہر بول لکھا جاتا ہے...... **یعلم خائنة الاعین** ...... تمہاری آنکھ غلط دیکھتی ہے...... وہ بھی لکھا جاتا ہے...... **وما تخف الصدور** ...... تمہارے اندر میں غلط جذبات پیدا ہوتے ہیں...... وہ بھی لکھا جاتا ہے

......**وما خلقنا السماء والارض وما بینھما لٰعبین** ......

زمین آسمان اور جو کچھ اس میں ہے میں نے کوئی کھیل کود کے لئے تو نہیں پیدا کیا...... **لو اردنا ان نتخذ لھوا لاتخذنه من لدنا** ...... اگر مجھے کھیل کا کوئی تماشہ بنانا ہی ہوتا اپنے پاس بناتا...... تمہیں پیدا میں نے اس لئے تھوڑی کیا ہے؟...... تو جب ہم خود نہیں بنے اور خود جانا بھی نہیں ہے اور پھر مر کے مر جاتے تو بڑا مسئلہ آسان تھا...... اگر مر کے مٹی ہو جانا ہے...... لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مر کے مرنا نہیں ہے...... مر کے نئی زندگی میں داخل ہونا ہے۔

# نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کا نسخہ

ایک چھوٹا سانسخہ میں بتاتا ہوں.....ایک تو سب نے قرآن میں سے...قل ھو اللہ احد...سے جو ٹھیکہ کیا ہوا ہے.....کہ ہم نے ہر رکعت میں تجھے ہی پڑھنا ہے.....یعنی ہر رکعت میں...قل ھو اللہ احد...ہی پڑھتے ہیں.....آج سے یہ ٹھیکہ تبدیل کردو.....او دو چار ٹھیکے اور کرلو.....کم از کم چار سورتیں تو یاد کرو.....تاکہ ہر رکعت میں الگ سورت پڑھی جائے.....ایک ہی سورت کو ہر رکعت میں پڑھنا.....علماء نے مکروہ لکھا ہے..... کراہت ہے.....اور بعض دعائے قنوت کی جگہ بھی.....قل ھو اللہ.....ہی پڑھتے ہیں۔

تو بھائی یہ کہاں کا فتویٰ ہے.....چلو کم از کم دعا کی جگہ دعا تو پڑھو۔ اگر دعا پڑھو گے.....تو واجب ادا ہو جائے گا.....لیکن دعا کہ جگہ قل ھو اللہ پڑھنے سے تو واجب ادا نہیں ہوتا.....اور وتر ہوتے ہی نہیں.....

دعائے قنوت یاد کریں اور جب تک نہیں یاد ہوتی.....اس وقت تک

...ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار...

پڑھ لیا کریں.....تو یہ دعائے قنوت کے قائم مقام ہو جائے گا۔لیکن...قل ھو

اللہ.. تو قائم مقام نہیں ہوتی۔

ایک تو ہم بدل بدل کر سورتیں پڑھیں......اور دوسرا یہ کہ رکوع میں...سبحان ربی العظیم ... تین دفعہ کی بجائے......پانچ دفعہ پڑھنا شروع کردیں......اور یہ بھی نہیں کہ جتنی دیر میں تین دفعہ پڑھا جاتا ہے......تیز تیز اتنی دیر میں پانچ دفعہ پڑھ لیا......تو فائدہ حاصل نہ ہوگا......بلکہ آرام سے ٹھہر ٹھہر کر پانچ دفعہ پڑھیں۔

اور جب رکوع سے کھڑے ہوتو...سمع اللہ لمن حمدہ ...اور...ربنا لک الحمد ... یہ سب کھڑے کھڑے کہو۔ابھی عام طور پر ہمارا...ربنا لک الحمد ... سجدے میں پورا ہوتا ہے۔پھر ...اللہ اکبر ... کہہ دیتے ہیں اس لئے...ربنا لک ... کھڑے کھڑے کہیں۔

# مصیبت پر صبر کرنے کا انعام

ایک حدیث زمانے بعد یاد آئی... یقول البلاء کل یوم الی این اتوجہ یا رب... مصیبت اللہ سے صبح اٹھتے ہی پوچھتی ہے. یا اللہ! میں آج کہاں جاؤں؟ تو اللہ کہتے ہیں... الی احباء ی و اولی طاعتی... جا دیکھ لے جو میرے دوست ہیں، میرے فرمانبردار ہیں، ان کے گھر چلی جا۔ مصیبت کو اللہ کہہ رہے ہیں، کیوں؟ کہا... ابلوا بک اخبارھم... دیکھوں گا کہ کچے کے پکے... اختبر بک صبرھم... ان کے صبر کا امتحان لوں گا... امحص بک ذنوبھم... ان کے گناہوں سے ان کو پاک کر دوں گا۔ تھوڑی سی تکلیف دے کر... ارفع بک درجتھم... ان کے درجے جنت کے بلند کر دوں گا...

یقول الرخآء کل یوم... مال و دولت پوچھتا ہے: یا اللہ! میں کہاں جاؤں؟ روزانہ صبح۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:... الیٰ اعدائی و اولی معصیتی... کہ جا میرے دشمنوں کے گھر چلا جا، دشمنوں کے گھر کیوں؟ کہا... ارید بذالک طغیانھم... ان کی بدمعاشی اور بڑھے گی... اضاعف بذالک عذابھم... ان کا عذاب بھی دگنا ہوتا چلا جائے گا... اخر بک علی غفلتھم... ان کی غفلت بڑھتی جائے گی... و عجل
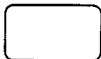
لک بھم ...اوران کی اگر کوئی نیکی ہے تو اس کا بدلہ انہیں دنیا میں مل جائے گا
اور آگے ختم ہو جائیں گے...لیس لھم فی الاخرۃ الا النار ... آگے
دوزخ کی آگ کے سوا ان کے لئے کچھ باقی نہیں بچے گا۔

# 8 لاکھ سال تک دیدارِ الٰہی

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت مجھے اس کی سند کا پکا پتہ
نہیں ہے لیکن امام غزالیؒ کی ایک روایت کہ اللہ جل جلالہ کا دیدار جو پہلا دیدار
ہوگا، آٹھ لاکھ برس تک ہوتا رہے گا۔ دیکھ رہے ہیں، اپنے رب کو دیکھ رہے
ہیں۔ ارے! محبوبہ کے پاس بیٹھا رہے، رات گزر جاتی ہے، پتہ ہی نہیں چلتا تو
وہ محمد ﷺ کا رب ہے۔

ابراہیم کا رب ہے، موسیٰ کا رب ہے، خلیل کا رب ہے، یوسف کا
رب ہے جسے دیکھ کر عورتوں نے پھل کاٹنے کی بجائے...فـطـعـن
ایدیھم ...ہاتھ کاٹ دیئے۔ وہ رب کیسے حسن و جمال والا ہوگا، کبھی اس پہ بھی
سوچا کرو۔

بھائی! دکانوں کو ہی ساری زندگی دے دی کہ کمانا فرض ہے، کمانا
فرض ہے۔ ارے! اس رب کا پڑوس لینا اس سے بھی بڑا فرض ہے۔ اللہ اپنا
دیدار کر کے ہنستا ہوا سامنے آئے گا اور کہے گا: بتا تیرا کیا حال ہے؟ سوچو تو سہی

اس میں کیا لذت ہوگی۔

جسے باب عشق سے واسطہ پڑا ہوگا اسے ہی خبر ہوگی۔ ہمیں تو پتہ نہیں ہے۔ حدیث میں پڑھا ہے اس لئے آپ کو سنا دیتے ہیں کہ وہ کیا منظر ہوگا جب اللہ تمہیں اپنا دیدار کرا رہا ہوگا۔

اور جنت کی حوریں نغمے گا رہی ہوں گی اور اللہ کہے گا: ایسا نغمہ کبھی سنا ہے۔ کہیں گے: کبھی نہیں سنا۔ اللہ کہے گا: اے داؤد (علیہ السلام) تو سنا۔ حضرت داؤد علیہ السلام سنائیں گے پھر اللہ تعالیٰ کہے گا بتاؤ: ایسا کبھی سنا؟ کہیں گے: کبھی نہیں سنا۔ پھر کہے گا: اے میرے حبیب (ﷺ) اب تو سنا۔ پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا کلام سنائیں گے۔ کہے گا: ایسا کبھی سنا؟ کہیں گے: کبھی نہیں سنا۔ پھر اللہ کہے گا اب میرا سنو! میرا، میرے جیسا تم نے کبھی نہیں سنا ہوگا۔ پھر اپنا سنائے گا، اپنی زبان سے سنائے گا۔

# حضرت معاذہ عدویہ کا
## موت کے وقت ہنسنا اور رونا

حضرت معاذہ عدویہؒ، جب رات آتی تو کہتیں:۔

معاذہ! تیری آخری رات ہے، کل کا سورج تو نہیں دیکھے گی، کچھ کرنا ہے تو کرلے

اور یہ کہہ کر ساری رات جاگتی...... راتیں مصلے پر بیٹھے بیٹھے سو جاتیں...... جو سو جاتیں...... پھر شروع...... پھر اگلی رات آتی...... معاذہ! یہ آخری رات ہے، کل کا سورج نہیں آئے گا...... کچھ کرنا ہے تو کرلے...... پھر ساری رات بندگی میں لگی رہتیں۔

جب ان کا انتقال ہونے لگا...... تو رونے لگیں...... پھر ہنسنے لگیں تو عورتوں نے کہا...... روئی کس بات پر اور ہنسی کیوں ہو......؟ کہا:۔

روئی اس بات پر ...... کہ آج کے بعد نماز سے محرومی ہو جائے گی...... اور نماز اور روزہ آج کے بعد چھوٹ گیا۔

اس بات پہ رونا آیا ہے اور ہنسی کس بات پر؟

ان کے خاوند پہلے شہید ہو گئے تھے۔ سلعہ بن الاشیم ترکستان کے جہاد میں وہ بہت بڑے تابعین میں سے ہیں۔ یعنی صحابہ کرام ؓ کے

شاگردوں میں سے۔تو فرمانے لگیں:۔

ہنسی اس بات پر ہوں کہ وہ سامنے میرے خاوند کھڑے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ تجھے لینے کے لئے آیا ہوں،تو اس بات پر ہنس رہی ہوں کہ اللہ نے ملاپ کر دیا کہ وہ سامنے کھڑے ہیں،صحن میں اور کہہ رہے ہیں کہ تجھے لینے کے لئے آیا ہوں۔

اور اس کے ساتھ ہی انتقال ہو گیا،تو ہم اللہ کی ذات کو سامنے رکھ کر چلنے والے بنیں۔

# نبی کریم ﷺ کا نسب نامہ:-

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب اسی (۸۰) واسطوں تک حضرت آدم علیہ السلام تک جاتا ہے۔ایک نام بھی تاریک نے گم نہیں ہونے دیا، گرنے نہیں دیا، موجود ہے، آپ دیکھو گے تو آپ کو روز روشن کی طرح راستے ملیں گے۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے چلتا ہے واسطہ:

حضرت محمد ابن عبداللہ بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن سری بن کعب بن لوی بن قالب بن فجر بن مالک بن نضر بن کنانه بن خزیمه بن مدرکه بن الیاس بن نضر بن نضار بن معد بن عدنان بن عدی بن هیسا بن سلاما بن عوف بن بعوض بن قموال بن قدیه بن اعوام بن ناشر بن حزا بن بلداس بن یدلاف بن تابغ بن جاهم بن ناحش بنماخی بن عیفی بن ابتر بن عبید بن ادعا بن همدان بن سمدن بن یسبری بن یحزن بن هلحن بن عراوه بن عیزی بن ذیشان بن عیسر بن اقناد بن عیحام بن مقسر بن نافش بن زارا بن سنی بن مزی بن معوض بن ایرام بن قیدار بن اسماعیل بن ابراهیم بن آذر بن ناشور بن سروش بن وعوف بن فاعش بن اعدر بن

ارفشاد بن سام بن نوح بن لاملک بن مطشالی بن ادریس بن یاروح بن ملیحل بن عینان بن آنوش بن شیث اوربن آدم علیہ السلام۔ یہ اسی واسطوں تک نسب نامہ ہے۔

# اللہ کی ناراضگی کی نشانی

ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی سے ناراض ہوتا ہے تو سب سے پہلی چیز جو اس سے واپس لے لیتا ہے اپنی یاد کی لذت واپس لے لیتا ہے۔ اللہ کی یاد کی لذت نہیں رہتی۔ ہمارے ایک ساتھی تھے، دو رگیں جو دماغ میں سے آتی ہیں اور منہ میں ذائقہ چھوڑتی ہیں، میٹھا کھا رہے ہوں یا نمکین کھا رہے ہوں، کڑو کھا رہے ہوں، یا کسیلا کھا رہے ہوں، گرم کھا رہے ہوں، نرم کھا رہے ہوں۔

اگر ان رگوں کی سپلائی بند ہو جائے تو منہ میں پتھر رکھو یا روٹی پتہ نہیں چلے گا۔ کڑوا رکھو یا میٹھا پتہ نہیں چلے گا۔ تو ایک آدمی ایسے مریض ملے وہ اتنے پریشان تھے کہ دعائیں منگوا رہے تھے کہ میرے منہ کا ذائقہ ختم ہو گیا اور مجھے کچھ پتہ ہی نہیں چلتا کہ میں کیا کھا رہا ہوں۔ تو مجھے یاد آیا کہ کتنا زمانہ گزر گیا کہ ہم اللہ کی یاد میں مجھے مزا ہی نہیں آتا۔ کوئی دعا کرو اللہ میرا تعلق زندہ کر دے اور مجھے بھی اس نام اور یاد میں حلاوت اور مٹھاس محسوس ہونے لگے۔ لوگ تین تسبیح پوری نہیں کرتے تو باقی لذتیں کہاں سے آئیں۔

# امریکی لڑکی کا قبول اسلام

امریکہ میں جماعت گئی، عربی میں بیان ہوا، مرد بھی بیٹھے تھے، عورتیں بھی بیٹھی تھیں بیان کے بعد ایک ترکی لڑکی آئی، کہنے لگی ایک بات کرتی ہوں پر آپ لوگ مجھ سے نفرت نہ کریں گے۔ انہوں نے کہا نہیں ہم تو محبت سیکھتے ہیں، پھیلاتے ہیں۔ اس نے کہا:۔

میں ترکی ہوں، میں نے اس آدمی کی بات سنی ہے، مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا، کیونکہ میں عربی نہیں جانتی لیکن اس کے بیان میں ایمان کا لفظ بار بار آرہا تھا، اس لفظ نے میرے دل پر ہتھوڑا مارا ہے اور میرے ایمان کو زندہ کردیا ہے، میں یہاں ایک یہودی لڑکے کے ساتھ رہتی ہوں اور بغیر نکاح کے رہتی ہوں، اس لئے میں نے کہا تھا مجھ سے نفرت نہ کرنا۔

اس لڑکے کو بلاؤ، مسلمان ہو جائے تو میرا نکاح کردو نہیں مسلمان ہو تو میں تم سب کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میں اپنی پچھلی زندگی پر توبہ کرتی ہوں رمیں واپس چلی جاؤں گی۔

اس لڑکے کو بلایا، تین دن تک دعوت دیتے رہے، اس نے انکار کردیا۔ اس لڑکی کو بلا کر کہا کہ یہ تو نہیں مانتا، اس نے پرس میں سے ٹکٹ نکال کر دکھایا، کہ دیکھو میں استنبول کا ٹکٹ لے کر آئی ہوں۔ ایک لفظ ایمان نے

اس کی زندگی کے رخ کو بدل دیا۔

میرے بھائیو! توبہ کریں اوراور پوری امت کو توبہ کی لائن پر لائیں اس غفلت کی زندگی پر نکل جائیں۔ ورنہ ہلاکت کے دروازے کھل جائیں گے۔ ارے! اللہ سے زیادہ محبوب کون ہے جس سے جی لگایا جائے۔ جو خود بیٹھا ہوا ہے انتظار میں۔ ستر سال تک کے ایک آدمی کہتا ہے:۔

......یا صنم......یا صنم......ایک دن غلطی سے منہ سے نکل گیا......

......یا صمد......

اللہ نے فوراً فرمایا:۔

......لبیک ،لبیک......میرا بندہ......

فرشتے پکارے یا اللہ غلطی سے بول بیٹھا ہے۔ اس کو تو تیرا پتہ ہی نہیں۔

ارشاد ہوا:۔

ستر سال سے انتظار میں تھا......کبھی تو مجھے بلائے گا......

آج بلایا تو......چاہے بھول سے بلایا۔

جب اس آدمی سے ایسا پیار ہے جو مانے گا اس سے کیسا پیار ہوگا۔ یہ مبارک زندگی ہم نے اپنے اندر زندہ کرنی ہے اور ساری دنیا کے مسلمانوں میں زندہ کرنی ہے۔ یہ ہماری محنت ہے۔ یہ ہمارا کام ہے۔

# روٹھے رب کو منا لو!

اپنے اللہ کو راضی کر لو، اپنے اللہ کو منا لو، اللہ سے زیادہ مہربان کوئی نہیں، شفیق کوئی نہیں، ماں کیا جنت دے گی جو اللہ دیتا ہے، باپ کیا شفقت دے گا جو اللہ دیتا ہے، اس کی فرماں برداروں سے محبت تو پتہ نہیں کتنی ہے، نافرمانوں سے ذرا دیکھنا، نافرمانوں کے بارے میں، حدیث سن لو۔

یا داؤد بشر المذنبین ...اے داؤد جا میرے نافرمانوں کو خوشخبری سنا، نافرمانوں کو خوشخبری دے، حوصلے ہار بیٹھے، دل چھوڑے بیٹھے ہیں، سوچ رہے کہ توبہ ہی کوئی نہیں، ہم نے اتنے گناہ کیئے کہ ہماری توبہ ہی کوئی نہیں، جا جا ان کو خوشخبری سنا۔ کیا یا اللہ، ان کو بتا تمہارا بڑے سے بڑا گناہ بھی معاف کرنا میرے لئے مسئلہ نہیں۔

تم توبہ تو کرو، تم توبہ کرو، میری معافی دیکھنا، یہ کیا بے انصافی ہے کہ بڑھ چڑھ کر بدمعاشی کرو، پھر کہو کہ اللہ بڑا غفور رحیم ہے، معاف کر دے گا، سارا دن ظلم کرو، سود کھاؤ، مال لوٹو، راتوں کو اٹھ کر بدکاریاں کرو، ناچو، گاؤ، شرابیں پیو، زنا کرو، پھر کہو کہ اللہ بڑا غفور الرحیم ہے، تم میری رحمت کا مذاق اڑا رہے ہو، مجھے چیلنج کر رہے ہو، ناامیدی حرام دیری بھی حرام۔

# دنیا کے چار بڑے فاتح

سلطان محموم غزنوی کے پاس...... رعایا میں ایک شخص روتا ہوا آیا...... کہا: سلطان معظم......

سلطان کا سب سے پہلا لقب محمو غزنوی کو ملا ہے۔ سلطان لفظ السلطان اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے کس کو ملا ہے؟ وہ محمود غزنوی کو ملا ہے۔ اس کے بعد تو پھر عام ہوگیا۔ یہ دنیا کا فاتح ثانی ہے۔ سب سے بڑا فاتح دنیا کا چنگیز خان ہے۔ چنگیز خان سے زیادہ شخصی فتوحات کسی شخص کو حاصل نہیں ہیں۔

چنگیز خان کے بعد دوسرے نمبر پر محمود غزنوی ہے۔ تیسرے نمبر پر سکندر یونانی اور چوتھے نمبر پر وہ لنگڑا...... نامراد تیمور، جو مسلمانوں کو ہی قتل کرتا رہا...... ایسا بد بخت، اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھرے، مسلمانوں کے ہی شہر جلاتا رہا۔ ایسا ظالم تھا کہ دمشق کو آگ لگادی۔ سارے دمشق کو اور نظر پڑی ایک گنبد پر بڑا خوبصورت نظر آیا۔ فوراً ایک انجینئر بلوایا، کہا فوراً جلنے سے پہلے پہلے اس کا نقشہ کاغذ پر اتارلو۔ میں نے سمرقند میں جاکے بنوانا ہے۔ بچے گھروں میں جل رہے ہیں اور یہ نقشے بنوانے میں لگا ہوا ہے۔ ایسا کم بخت تھا۔
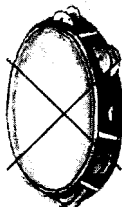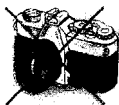
# محمود غزنوی کی خدا ترسی

تو یہ محمود غزنوی فاتح ثانی ہے دنیا کا...... ایک شخص نے آکر کہا:۔
حضورِ والا! آپ کا بھانجا میرے گھر آتا ہے ..... مجھے
میرے گھر سے نکال دیتا ہے..... میری بیوی کی عزت کا
تار تار کرتا ہے۔

محمود کا رنگ فق ہوگیا۔ کہنے لگا: کیا ایسا ہوتا ہے؟ کہا جی۔ کہا اب اگر آئے تو مجھے بتانا اور پہرے داروں سے کہا: جس وقت یہ شخص آئے فوراً مجھے اطلاع کرنا۔

تیسری رات تھی کہ وہ شخص پھر آیا...... دوڑتا ہوا...... روتا ہوا...... تو محمود کو اندر اطلاع کی گئی...... وہ اسی وقت تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے ساتھ چلا اور اس کے گھر میں داخل ہوا...... اور جاتے ہی چراغ بجھا دیا...... اور ایک تلوار کا ہاتھ مارا...... اور اس کی گردن اڑا دی...... اور اس کے ساتھ ہی زمین پر گر گیا...... کہنے لگا......

ویحک اسقنی...... ارے تیرا بھلا ہو، جلدی سے پانی لا۔

وہ بھاگ کر گیا، پانی لایا، پانی پیا۔ کہا چراغ جلاؤ، چراغ جلایا تو اس کی جب لاش کو دیکھا تو کہا... الحمد للہ... تو یہ کہنے لگا:۔

سلطان معظم سمجھ میں نہیں آئی...... آپ کی کہانی مجھے...... آپ نے قتل کرتے ہی پانی مانگا۔ پھر اس کی لاش کو دیکھ کر... الحمدللہ... کہا۔

کہنے لگا:۔

جس دن تم آئے تھے ناں...... اس دن سے قسم کھائی تھی...... کھاؤں گا...... نہ پیوں گا...... جب تک تیری مدد نہ کرلوں...... تین دن سے پیاسا ہوں...... نہ کھایا...... نہ پیا ہے...... اور بھوکا بھی ہوں۔

اور الحمدللہ اس پر کہا کہ میرا بھانجا نہیں ہے...... کوئی میرے خاندان کو بدنام کرنے کے چکر میں ان کا نام لیتا تھا...... مجھ میں سے نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جب میں راضی ہوتا ہوں...... تو ایسوں کو حکومت دے دیتا ہوں...... جو اوروں کا درد اٹھاتے ہیں...... اوروں کا غم کھاتے ہیں...... پیسہ سخیوں کو دیتا ہوں...... جو فقراء پر خرچ کرتے ہیں۔

# اللہ کو دل میں بسالو!!

اللہ کی قسم! عرش بھی اس دل کے سامنے چھوٹا پڑ جاتا ہے......
جس میں اللہ کی محبت اتر آتی ہے...... عرش بھی چھوٹا ہے...... جس میں اللہ آ گیا
اور سوئی کے ناکے سے تنگ ہے...... وہ دل جس میں سے اللہ نکل گیا...... جس
سے اللہ کا تعلق...... محبت...... معرفت نکل گیا وہ

...... من سم الخیاط......

سوئی کے ناکے سے بھی تنگ ہے۔

تو مرنے سے پہلے اپنے اللہ سے جی لگالیں۔

اللہ کی قسم! کائنات کی کوئی شکل...... کوئی سورت...... کوئی نغمہ......
کوئی نعمت...... کوئی مشروب...... کوئی غذا...... کوئی تخت...... کوئی جلوہ...... کوئی
نظارہ...... وہ دل کی دنیا کو آباد نہیں کرسکتا...... یہ آباد صرف اللہ سے
ہوتا ہے...... یہاں اللہ ہی ہوگا...... تو یہ آباد ہوگا...... اگر اللہ نہ ہوا تو کائنات کا
حسین سے حسین منظر بھی...... اس کی دنیا کو ویران رکھے گا...... جس کا دل کا دیا
نہ جل سکا...... نہ کوئی جلا سکتا ہے...... نہ کبھی جلے گا...... جس کا دل اللہ سے کٹ
گیا...... جس کے دل کی شمع بجھی ہے یہ کبھی نہ جلے گی۔

نہ راگ رنگ سے...... نہ جلووں میں...... نہ نافرمانیوں میں......

نہ نظاروں میں..... نہ کائنات کی دولت میں..... نہ عرش وفرش میں اس کو جلانا ہے..... اس دیپ کو روشن کرنا ہے..... اس میں اللہ کو لے لیں..... اللہ کو..... جو تیار بیٹھا ہے کہ تو مجھے بلا تو میں آجاؤں۔

دنیا کے بادشاہ سے تعلق جوڑنا ہو..... تو کیا کیا پاپر بیلنے پڑتے ہیں اور اس بادشاہ سے تعلق جوڑنا ہو..... تو بس دو لفظ بولنے پڑتے ہیں:۔

یا اللہ! میری توبہ، اب میں تیرا ہو گیا۔

وہ بھی کہتا ہے:۔

ٹھیک ہے، ہم تو پہلے ہی تیرے تھے، تمہارا ہی انتظار تھا۔

**یا ابن آدم کم تزین للنا فهل تزینت لاجلی**... میرا بندہ تو لوگوں کے لئے جتنا بنتا سنورتا ہے، کبھی میرے لئے تو بن کے آیا کر۔

# جنت کے خوبصورت نظارے

جنتی سے کہا جائے گا اب محل میں داخل ہو جا... طبرائق خضر... اندر راستے بنے ہوئے ہیں، سفید موتی کی چٹانوں کے راستے بنے ہوئے ہیں، سبز زمرد کی چٹانوں کے راستے بنے ہوئے ہیں، سونے کی چٹانوں کے راستے بنے ہوئے ہیں، چاندی کی چٹانوں کے راستے بنے ہوئے ہیں۔

ان کے ساتھ چلتا ہوا محل میں آئے گا۔ محل کتنا اونچا ہے؟ فرش سے لے کر چھت تک ایک لاکھ ہاتھ اونچا ہوگا... فیاتی الا اریکة... ایک بہت بڑے تخت پر آئے گا اریکہ کہتے ہیں، ایسا تخت جس کے چاروں طرف کونوں پر لکڑیاں کھڑی کر کے اور اوپر سے چھت کرا سے خوبصورت مزین کیا جائے۔

اسے اریکہ کہتے ہیں اور صریر کہتے ہیں جس کے اوپر چھت نہ ہو وہ صریر ہے اریکہ اوپر سے چھتا ہوا۔ علی العریقة سبعون سریرا... اس اریکہ پر ستر مسہریاں ہوں گی... علی کل سیریرا سبعون فراش... اور اس پر ستر ستر بستر ہوں گے... علی کل فراش سبعون جاریه... ہر ہر بستر پر ستر ستر بیویاں بیٹھی ہوں گی... علی کل جاریة سبعون حلة... ہر جنت کی عورت پر ستر جوڑے ہوں گے... علی کل حلة علی غیر لون

صاحبتھا... ہر جوڑے کا رنگ الگ ہوگا... علی کل جاریۃ سبعون لونا من الطیب ... ہر جنت کی اس عورت پر ستر قسم کی خوشبوئیں ہوں گی... ینفذ بصرہ من وراء الحلل... اور ستر جوڑوں میں اس کا جسم اسے چمکتا ہوا نظر آئے گا۔

ایسی حسن و جمال والی ہوں گی... لا یبلن ... ان میں پیشاب نہیں ہے... لا یتغوطن ... پاخانہ نہیں ہے... لا یحضن... خون نہیں ہے... لا یلدن ... ولادت نہیں ہے... لا یفضخن... ان کی بکارت نہیں ٹوٹتی، ہمیشہ کنواری ہیں... ابکارا عربا اترابا ... کنواری ہیں ہم عمر ہیں، عربا کا کیا مطلب ہے؟... متحببات... متعشقات ... عشق کی انتہاء، محبت کی انتہاء... عرب... ایسی محبت کہ محبت کی انتہاء... ابکارا... ہمیشہ کنواری رہنے والی۔

اب آکے تخت پر بیٹھا، اوپر دیکھے گا... وجنا الجنتین دان... اوپر کا منظر تو پھلوں کا ہے، پھل قریب قریب ہیں... احلی من العسل ... ہر پھل شہد سے میٹھا ہے... الین من الزبد ... ہر پھل مکھن سے نرم ہے... اشد بیاضا من اللبن ... دودھ سے زیادہ چمکدار ہے... لیس فیھا عجم ... اس میں گٹھلی کوئی نہیں اور ایک ایک گوشہ انگور کا ایسا بڑا کہ ایک مہینہ کو اڑے... لا ینفع ... بیٹھے نہیں.... لا یفتر ... دائیں بائیں نہ
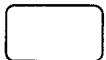
جائے... لاینفنی... وہ مڑے نہیں اور ست نہ پڑے۔ ایک مہینہ اگر کھاتا رہے تو انگور کا ایک گوشہ ختم ہوگا۔

یہ فرمان حبیب ہے، میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا، یوں کہو کہ اتنا بڑا کہاں ہوگا؟ ہوگا کیونکہ اللہ کے نبی نے کہا ہے ہوگا، ہمارا ایمان بالغیب ہے، ہم عقل کو نہیں دیکھتے ایمان بالغیب کو دیکھتے ہیں۔

# محبت الٰہی میں خواہشات کو چھوڑنے والے کا واقعہ

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ جا رہے تھے۔ بازار میں ایک باندی دیکھی بڑی خوبصورت بڑی کشش۔ آگے اس کے خادم۔ کہا بیٹی۔ کہا کیا بات ہے؟ کہا میں تجھے خریدنا چاہتا ہوں۔ پہلے باندیوں کی خرید وفروخت ہوتی تھی تو جو رئیس زادے عیاش ہوتے تھے ایک ایک لاکھ درہم کی خریدا کرتے تھے۔ کہا بیٹی میں تجھے خریدنا چاہتا ہوں۔

وہ ہنسنے لگی... ابمثلی... کیا میرے جیسی کو تو فقیر خریدے گا؟ کہا ہاں میں خریدنا چاہتا ہوں۔ تو اس نے خدام سے کہا اس کو پکڑ لو، میں اسے اپنے آقا کو دکھاؤں گی، چلو تماشہ ہی رہے گا۔ تو اس نوکرانی نے آگے نوکر تھے تو انہیں پکڑ کر دربار میں لے آئے، تو اس کا سردار تخت پہ بیٹھا تھا تو وہ ہنسنے لگی کہا

آقا آج بڑا لطیفہ ہوا۔ کہا کیا۔ کہا یہ بڑے میاں کہتے ہیں میں تمہیں خریدنا چاہتا ہوں۔ ساری محفل ہنسنے لگی۔

تو اس نے کہا بڑے میاں کیا آپ واقعی خریدنا چاہتے ہیں؟ کہا ہاں میں خریدنا چاہتا ہوں۔ کہا کیا پیسے دو گے؟ کہنے لگے ویسے تو بہت ہی سستی ہے، میں زیادہ سے زیادہ کھجور کی دو گٹھلیاں دے سکتا ہوں۔ صرف گٹھلیاں نہیں وہ گٹھلیاں جنہیں چوس کر پھینک دیا ہو، جن پر ذرا بھی کھجور نہ لگی ہو۔ وہ سارے ہنسنے لگے سردار بھی ہنسنے لگا۔ بڑے میاں آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کہا بات یہ ہے کہ اس میں بہت ساری خرابیاں ہیں اس کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ کہا کیا ہیں؟

کہا خوشبو لگائے تو اس کے پسینے سے بدبو پڑ جائے، روزانہ دانت صاف کرے تو منہ کی بدبو سے قریب بیٹھنا مشکل ہو جائے، روزانہ کنگھی نہ کرے تو سر میں جوئیں پڑ پڑ کر تیرے سر میں بھی پڑ جائیں، چار سال اور گزر گئے تو بوڑھی ہو جائے گی، پیشاب پاخانہ اس میں ہے، غم اس میں، دکھ اس میں، لڑائی اس میں، غصہ اس میں، اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے تجھ سے محبت کرتی ہے۔ اس کی محبت سچی نہیں غرض کی محبت ہے۔
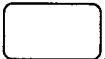
# جنتی حور کی خصوصیات

ایک لونڈی میرے پاس بھی ہے، خریدو گے؟ کہا وہ کون سی ہے؟
کہا وہ بھی سن لو، وہ مٹی سے نہیں بنی مشک عنبر زعفران اور کافور سے بنی ہے۔
اس کے چہرے کا نور اللہ کے نور میں سے ہے۔ یہ حدیث پاک کا مفہوم ہے،
اس کی کلائی، صرف کلائی سات دنیا کے اندھیروں میں آجائے تو ساتوں
زمینوں کے اندھیرے روشنیوں میں بدل جائیں گے اور اس کی کلائی سورج کو
دکھائی جائے تو سورج اس کے سامنے نظر نہیں آئے گا غروب ہو جائے گا۔

سمندر میں تھوک ڈالے سمندر میٹھا ہو جائے، مردے سے بات
کرے تو مردے میں روح پیدا ہو جائے، زندوں کو ایک نظر دیکھ لے کلیجے
پھٹ جائیں، اپنے دوپٹے کو ہوا میں لہرا دے سارے جہاں میں خوشبو پھیل
جائے، سات سمندر میں تھوک ڈال دے میٹھے ہو جائیں، زعفران کے باغات
میں اور مشک کے باغات میں پروان چڑھی ہے، تسنیم کے چشمے کا پانی پیا اور اللہ
کی جنت میں پروان چڑھی ہے، اپنی محبت میں سچی ہے، بے وفا ہرگز
نہیں ہے۔

محبت میں سچی ہے، وفا میں پکی ہے، نہ حیض ہے نہ نفاس نہ
پیشاب نہ پاخانہ نہ غصہ ہے نہ لڑائی وہ ہمیشہ راضی وہ ہمیشہ جوان وہ ہمیشہ ساتھ

رہتی ہے اس پہ موت نہیں آتی۔اب بتا میری والی زیادہ بہتر ہے کہ تیری والی زیادہ بہتر ہے؟ کہنے لگا جو آپ نے بیان کی وہ بہت بہتر ہے۔

کہا اس کی قیمت بتاؤں؟ کہا بتاؤ۔کہا دو گٹھلیوں سے بھی زیادہ سستی ہے؟ کہا اس کی کیا قیمت ہے؟ کہا اس کی قیمت ہے اپنے مولیٰ کو راضی کرنے میں لگ جاؤ، مخلوق کو راضی کرنا چھوڑ دے، خالق کو راضی کرنا اپنا مقصد بنالے، جب آدھی رات گزر جائے، سب سو رہے ہوں تو اٹھ کے دو رکعت اندھیرے میں پڑھ لیا کر، یہ اس کی قیمت ہے۔

یہ اس کی قدر ہے، جب خود کھانا کھالے تو غریب کو بھی یاد کرلیا کرو کہ کوئی غریب بھی ہے کہ اس کو پہنچاؤں، یہ ہوجائے تو یہ تیر ہوگی، کہنے لگا اپنی باندی سے تو نے سن لیا جو اس نے کہا؟ کہا سن لیا۔کہا تو اللہ کے نام پر آزاد، سارے نوکر آزاد، سارا مال صدقہ، ساری دولت صدقہ اور اپنے دروازے کا جو پردہ تھا وہ اتار کر کرتہ بنایا اپنا لباس بھی صدقہ۔

پھر اس لونڈی نے کہا جب تو نے فقر اختیار کرلیا میرے آقا تو میں بھی تیرے ساتھ اللہ کو راضی کرنے نکلتی ہوں، پھر دونوں کی مالکؒ نے شادی کردی، پھر دونوں اپنے وقت کے ایسے لوگ بنے کہ لوگ ان کی زیارت کے لئے آتے تھے، اگر حکومت آپ سے مشق لیتی ہے تو تنخواہ بھی تو دیتی ہے ناں، لیکن وہ بے چاری چھوٹی سی ہے کہ اتنی تنخواہ دیتی ہے کہ حلال سے چلنے والے کے لئے زندگی مشکل ہوگئی۔

# اللہ سے دوستی کی برکات

خولہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہا ایک صحابیہ ہیں۔ ان کے خاوند نے ان کو زمانہ جاہلیت کی ایک طلاق دے دی اور ان سے کہا... انت علی کظھر امی ... تو میرے لئے ماں کی طرح ہے۔ یہ زمانہ جاہلیت کی ایک طلاق تھی، جس کے بعد عورت ہمیشہ کے لئے خاوند پر حرام ہو جاتی تھی، دوسرا نکاح کر کے بھی اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتی تھی۔ دوسرا نکاح ہو، طلاق ہو۔ تین طلاق کے بعد تو پھر نکاح ہو سکتا ہے، لیکن یہ طلاق ایسی تھی کہ ہمیشہ کے لئے حرام۔

تو حضرت خولہ پریشان ہوئیں۔ بھاگ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ اماں عائشہ آپ ﷺ کے کنگھی کر رہی تھیں۔ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے خاوند نے ظہار کر دیا ہے۔ اس طلاق کو ظہار کہتے ہیں، تو کیا حکم ہے؟ ابھی کوئی حکم شریعت میں، قرآن میں آیا نہیں تھا۔ تو حضور اکرم ﷺ نے ماحول اور رواج کے مطابق فتویٰ دیا، تو اس پر حرام ہو گئی۔

کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ میں حرام ہو گئی، تو میں کہاں جاؤں گی؟ میں کہاں جاؤں؟ آپ ﷺ اس پر غور فرمائیں۔ ہم دونوں میاں بیوی میں بڑی محبت ہے۔ وہ غصے میں

کہہ گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو اس پر حرام ہوگئی۔

اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تو بوڑھی ہوگئی اور شادی کے قابل نہیں رہی۔ ماں باپ مر گئے، کسی کے گھر بیٹھنے کے قابل نہ رہی۔ پیسہ میرے پاس کوئی نہیں کہ از خود کچھ اپنے معاش کا انتظام کرسکوں۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ اس پر غور فرمائیں۔ آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ وحی کوئی آئی نہیں، رواج میں یہی فتویٰ ہے۔ عورت مانتی نہیں، آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ جب اس نے دیکھا حضور ﷺ کچھ بول نہیں رہے، تو اس نے کہا: اچھا میں آپ کے رب سے گلہ کرتی ہوں۔ میں آپ کے رب کو سناتی ہوں۔ وہیں بیٹھے بیٹھے یوں آسمان کی طرف دیکھا۔ کبھی بڑی یاری تھی ہماری اللہ سے، زمانہ ہوا بھول گئے۔

ایک نگاہ اٹھتی تھی، بولے بغیر ہی اللہ کے غیبی نظام میں حرکت میں آجاتے تھے۔ اب تو فریادیں بھی دم توڑ گئی ہیں۔ ہم قصوروار ہیں، اللہ ظالم نہیں ہے۔ ہمارے دستور بدل گئے۔

کبھی ہم میں تم بھی چاہ تھی<br>
کبھی ہم میں تم بھی راہ تھی<br>
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا<br>
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہم ہی بھول گئے اپنے رب کو، نبی موجود ہے اور کہہ چکا ہے حرام ہے، تو اس کے باوجود اللہ سے کہہ رہی ہے۔ اے اللہ! میری سن! تیرا نبی نہیں سن رہا... ان لی منه وصبية صغار ... دیکھ لے میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں... ان ضممتهم الی فجاعوا ... میرے پاس رہیں تو روٹی کہاں سے کھلاؤں؟... ان ضممتهم الیه وضاعوا ... باپ کے پاس رہیں تو تربیت کون کرے؟ تربیت تو ماں کرتی ہے۔ اے اللہ! فیصلہ اتار لیکن میرے حق میں ہو، میرے خلاف نہ ہو۔

اتنی بڑی دلیری کہ اللہ کو یوں کہہ رہی ہے فیصلہ بھی اتار اپنی شریعت کا، میرے خلاف نہ ہو، میرے حق میں ہو۔ میرے حق میں ہو یا اللہ! یہ جو روئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اسے روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگی۔ اس کے رونے نے عرش کے دروازے کھلوا دیئے۔ ایک دم حضور ﷺ پر وحی نازل ہوگئی۔ جب وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ کا چہرہ بدلتا تھا تو حضرت عائشہ نے جھنجھوڑا خولہ کو، ٹھر جا دیکھ! دیکھ اس نے دیکھا وحی آرہی ہے تو اور زیادہ رونے لگی کہ پتہ نہیں میرے حق میں ہے یا میرے خلاف ہے۔ اللہ کوئی کسی کا پابند ہے تو اور رونا بڑھ گیا اور زاری بڑھ گئی اور بے قرار ماہی بے آب کی طرح۔

ایک دم آپ ﷺ نے آنکھیں کھولیں، پسینہ پونچھا۔ کہا بشارت

ہو فیصلہ تیرے حق میں اللہ نے کر دیا۔ اپنے نبی کے خلاف، نبی کے خلاف۔ فتوے کے خلاف۔ کہا خولہ تیرے حق میں ہے۔ یہ بھی ہمارے نبی ﷺ کی شان ہے کہ اس نے ایسے شاگرد تیار کر دیئے، ایسی عورتیں تیار کر دیں جن کی ہائے نے وحی اتروا دی۔

اچھا وحی آ جاتی، ویسے ہی، جبرائیل آئے یا رسول اللہ! اللہ کہہ رہے ہیں یہ طلاق ختم، تو بھی ہمارے لئے تو حجت تھی، بات ہو رہی تھی لیکن بہت سے لوگوں نے بعد میں آنا تھا، جن کی عقل میں کیڑے پڑنے تھے اور انہوں نے حدیثوں کا انکار کرنا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن کا حصہ بنایا، قرآن کا اور قرآن بھی وہاں سے جہاں سے سپارہ شروع ہو اور سپارہ وہ جو آج آپ نے پڑھا ہے۔ یہی پڑھا ہے نا... **قد سمع اللہ قل التی تجادلک فی زوجھا**... یہ تعبیر اتنی طاقتور ہے کہ جو عربی میں میرے دل میں آ رہا ہے اس کا مفہوم، اس کو اردو میں بتانے کے لئے میرے پاس الفاظ کوئی نہیں ہیں۔

یہ آپ یوں سمجھ لیں کہ جیسے اللہ یوں کہہ رہا ہو کہ میں بھی تمہارے پاس بیٹھا ہوا، تم دونوں کا جھگڑا سن رہا تھا۔ میں بھی وہیں موجود تھا... **قد سمع اللہ ...سمعت**... کافی تھا۔ ہم نے سن لیا۔ اللہ نے اپنے نام کا ظاہر کیا، خولہ کی عزت کو بڑھانے کے لئے۔

اس کے اسی ہزار نوکر ہوں گے...... اور اسے کوئی تنخواہ نہیں دینی پڑے گی...... سارا خرچہ اب اللہ کے ذمے ہے...... پھر آگے آئے گا جہاں بڑا لمبا چوڑا میدان ہوگا...... اور اس کے وسط میں تخت بچھا ہوگا...... اس پر اسے بٹھایا جائے گا...... پھر اس کے اس ہزار نوکر ہوں گے...... ہر نوکر ایک کھانے کی قسم پیش کرے گا...... ایک مشروب کی قسم پیش کرے گا......

اسی ہزار قسم کے کھانے اور اسی ہزار قسم کے مشروب کھاتا جائے گا...... پیتا جائے گا...... نہ پیٹ تھکے گا...... نہ آنت پھٹے...... نہ جبڑا تھکے...... نہ دانت ٹوٹے...... نہ زبان دانتوں میں آئے۔

اللہ کا سارا نظام غیبی اس کے لئے چل رہا ہے...... اور ہر لقمے کی لذت بڑھتی جائے گی...... ہر گھونٹ کی لذت بڑھتی جائے گی...... دنیا کے برعکس ہوگا...... دنیا میں پہلا نوالہ لذیذ ہوتا ہے...... دوسرا اس سے کم اور تیسرا اس سے بھی کم لذیذ ہوتا ہے...... پھر آخر میں دیکھنے سے بھی جی بھر جاتا ہے۔ لیکن جنت میں اس کے برعکس ہوگا...... ہر گھونٹ کی لذت پہلے سے زیادہ ہوگی...... ہر لقمے کی لذت پہلے سے زیادہ ہوگی...... اور پھر اللہ تعالیٰ ایسی قوت ہاضمہ دے گا...... کہ چاہے جتنا مرضی کھاتا جائے...... اس کا پیٹ نہیں تھکے گا،

نہ پیشاب ہوگا، نہ پاخانہ ہوگا۔

جب کھاپی لے گا...... تو پھر اس کے خادم کہیں گے...... اتر کوہ و اھلہ ...... اب اسے اپنے گھر والوں سے بھی ملنے دو...... وہ واپس چلے جائیں گے...... سامنے سے ایک پردہ اٹھے گا

...فاذا ھو بملک آخر...

آگے ایک اور پورا جہان نظر آئے گا...... پوری ایک جنت ہوگی...... اور وہاں ایک تخت بچھا ہوگا...... جس پر جنت کی ایک حور بیٹھی ہوگی۔

جس کے جسم پر ستر جوڑے ہوں گے...... ہر جوڑے کا رنگ الگ ہوگا...... خوشبو الگ ہوگی...... ستر جوڑوں میں اس کا پورا جسم نظر آئے گا...... جب اس کے چہرے میں دیکھے گا...... تو اس کے چہرے میں اسے اپنا چہرہ نظر آئے گا...... چالیس سال اس کے حسن میں گم صم رہے گا......

پھر وہ اس کے بے ہوشی کو توڑے گی...... امالک فینا من رغبة...... اللہ کے ولی آپ کو میری ضرورت نہیں ہے...... پھر اس کو ہوش آئے گا...... کہ میں کہاں بیٹھا ہوا ہوں...... کہے گا تو کون ہے......؟ کہے گی:۔

میں ان میں سے ہوں...... جنہیں اللہ نے تیری آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے چھپایا ہے۔
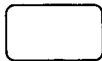
# امت محمدیہ بہترین امت ہے

یہ تو وہ ایمان کا ذرہ ہے...... جس سینٹی میٹر کے دس حصے کا بھی کروڑواں حصہ ہے...... اور اس کے دل میں ہے...... اس کی اتنی قیمت ہے......تو امریکہ والوں کے پاس کیا ہے......؟ تو ہمیں احساس کمتری سے نکلنا چاہئے...... کہ ہماری وجہ سے ساری دنیا کو رزق مل رہا ہے...... سارے مسلمان حضرت محمد ﷺ کی امت ہیں...... جو ساری امتوں کی سردار امت ہے

**انتم تتمون سبعین امت......انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ**

تم سب سے بہترین امت ہو، تم سب سے افضل امت ہو۔ ایک دفعہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

یا اللہ! میری امت سے اچھی کوئی امت ہے، میری امت پہ بادلوں کا سایہ ہوا، میری امت کو من وسلویٰ ملا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

**ام اتدری یا موسیٰ ان فضل امت احمد علی سائر العنق فضل علی خلقه**

اے موسیٰ! آپ کو پتہ نہیں ہے...... کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کو ساری امتوں پر وہ عزت حاصل ہے...... جو میری ذات کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے۔

# جنت میں اللہ کا دیدار

ایک ہوا چلے گی جس کا نام مثیرہ ہے، یہ ہوا جب چلے گی تو ٹہنیوں اور پتوں کو آپس میں ٹکرائے گی، تو جنت کا میوزک تیار ہوگا اور جنت کی حور کی آواز ہوگی، ایک بڑا عجیب سماں بندھے گا......
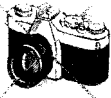
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بولو! کبھی ایسا سنا ہے؟ کہیں گے نہیں کہا:۔ یہ دنیا میں جو رنڈی کا گانا نہیں سنا اس کا بدلہ ہے۔ اس سے اچھا سناؤں؟ پوچھیں گے اس سے اچھا کیا ہے؟ فرمایا وہ بھی ہے:۔

اے داؤد آؤ منبر پر بیٹھو،
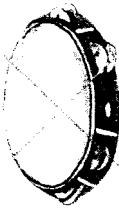
داؤد کی آواز وہ تھی کہ جب زبور پڑھتے تھے تو پہاڑ ہلنے لگ جاتے تھے، انسان کے سینے میں تو دل ہے۔ لیکن ان کی آواز پر سنگ وخشت بھی جھومنے لگ جاتے تھے... **یا جبال اوبی معه والطیر** ... قرآن بتا رہا ہے، جب داؤد کی آواز ہوگی اور جنت کا ساز ہوگا تو ایسا سماں بندھے گا کہ اپنے آپ کو ہی بھول جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بولو ایسا کبھی سنا ہے؟ کہیں گے نہیں سنا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس سے اچھا سناؤں؟ کہا اس سے اچھا بھی ہے؟ فرمایا: بالکل ہے۔ وہ اچھا کیا ہے؟

اے میرے حبیب! اے محمد ﷺ! آؤ منبر پر بیٹھو،

ادھر محمد مصطفیٰ ﷺ کی آواز ہو، ادھر جنت کا ساز ہو، اوپر اللہ کا ساتھ ہو، وہ تو سماں ہی اور ہو جائے گا، اللہ کے نبی کی آواز پر جنت بھی جھومنے لگ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، ایسا کبھی سنا؟ کہیں گے نہیں سنا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس سے اچھا سناؤں؟ کہیں گے اس سے اچھا کیا ہے؟ کہا:۔

اس سے اچھا تمہارا رب ہے جو خود تمہیں سنائے گا، پھر اللہ جنت کے بڑے فرشتے سے کہے گا: اے رضوان! پردے ہٹادے، میرے بندے مجھے دیکھ لیں۔

بن دیکھے جس پر کروڑوں انسانوں کی گردنیں کٹ گئیں......جس کے لئے دشت وصحرا میں پھرے......جس کے لئے بیویاں چھوڑیں......جس کے لئے خاک چھانی......جس کے لئے گھر چھوڑے......جس کے لئے جنگلوں میں مارے مارے پھرے......اپنے جسم کی بوٹیاں کروالیں......سر اتروالئے......نیزوں پر چڑھالئے......بن دیکھے جس کے لئے اتنا کچھ کیا، جب دیکھیں گے تو کیا ہوگا؟

یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہاتھوں پر چھریاں چل گئیں......یوسف کے بنانے والے کو دیکھ کر کیا حال ہوگا؟ وہاں تو موت نہیں ہے......اس لئے زندہ رہے......ورنہ اللہ کو دیکھ کر مر جاتے......اللہ کا دیدار آنکھوں کی لذت ہوگا......اللہ کی آواز کانوں کی لذت ہوگی......اللہ کا ساتھ

دل و دماغ کی لذت ہوگا...... یہ وہ محفل ہوگی جو لاکھوں سال چلے گی...... اور سب کچھ بھول جائیں گے...... حتیٰ کہ اللہ پردہ فرمالیں گے...... اور کہیں گے تمہاری حوریں تمہیں بلا رہی ہیں جاؤ۔

جنتی کہیں گے :- یا اللہ! ہمیں کچھ نہیں چاہئے...... بس آپ کا دیدار ہی کرتے رہیں...... اللہ کہیں گے نہیں...... وہ تماری حوریں تمہارا انتظار کر رہی ہیں...... اور کہہ رہی ہیں...... اے اللہ! ہم اپنے خاوندوں سے اداس ہوگئی ہیں...... اس محفل میں حور نہیں ہوگی...... ایمان والی عورت ہوگی...... جو حور سے بھی ستر ہزار گنا زیادہ خوبصورت ہوگی۔

یہ سب سن کر موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے:

یا اللہ اگر مسلمان کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں...... اور پاؤں کٹے ہوئے ہوں...... **مقطوع الیدین والرجلین** ...... دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہوں...... اور پاؤں کٹے ہوئے ہوں...... اور ناک زمین پر گھسٹ رہی ہو...... نہ کوئی کھلائے...... نہ پلائے اور وہ قیامت تک زندہ رہے...... **وعاش الدھر کلہ** ...... وہ قیامت تک زندہ رہے...... لیکن مر کے یہاں چلے جائے جو میں نے دیکھا ہے...... تو یا اللہ تیری عزت کی قسم! اس نے کوئی دکھ نہیں دیکھا۔
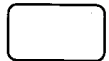
# نماز کی اہمیت اور اسرائیلیوں کا خوف

1991ء میں اردن میں ہماری جماعت گئی تھی...... ہم اسرائیل کے بارڈر پر چلے گئے...... آمد ورفت بات چیت ہوتی رہتی ہے...... چونکہ کچھ عرب ادھر رہتے ہیں...... کچھ عرب ادھر رہتے ہیں...... رشتے داریاں ہیں ...... تو کہا:-

یہ یہودی ہم سے پوچھتے ہیں، تمہارے فجر میں نمازی کتنے ہوتے ہیں اور تمہارے جمعے میں نمازی کتنے ہوتے ہیں،

ہم نے پوچھا یہ تحقیق کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے کہا:-

ہماری کتابوں میں یہ ہے کہ جب فجر کی نماز کے نمازی......
اور جمعے کی نماز کے نمازیوں کی تعداد برابر ہو جائے گی......
تو یہودی دنیا سے مٹ جائیںگے۔

اب یہاں فجر میں ڈیڑھ صف ہوتی ہے اور جمعے میں باہر بھی صفیں بنی پڑیں، چلو میں کہتا ہوں مان لیا ۳/۱ طبقہ باہر سے آیا ہے، یہ ۳/۲ تو یہیں سے اٹھ کے آیا ہے، یہ ہر نماز میں کیوں نہیں آتا؟

# حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ایمان افروز واقعہ

عید کا موقع تھا، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بیٹے اپنی ماں سے کہنے لگے، کپڑے لے کے دو، بارہ بیٹے تھے، جب حضرت عمر آئے تو بیوی نے کہا بچے کپڑے مانگ رہے ہیں۔ کہنے لگے:-

میرے پاس تو پیسے کوئی نہیں!

حالانکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ وہ ہے...... جب تین براعظموں میں زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ بچا تھا...... دیپالپور تک کاشغر تک، استنبول، سینیگال تک جس شخص کا جھنڈا لہرا رہا تھا...... یہ اس کی بات ہے...... جو کہتا ہے...... میرے پاس تو پیسے نہیں...... کپڑے کہاں سے لے کر دوں؟

توان کی بیوی نے کہا:- ہم ایسا کرتے ہیں کہ مہینے کی تنخواہ پیشگی لے لیتے ہیں...... اس سے کپڑے سی لیں گے...... روٹی کے لئے میں سارا مہینہ مزدوری کرتی رہوں گی۔

حالانکہ فاطمہ بنت عبدالملک وہ خاتون ہیں ......جس کی اتنی عزت تھی کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ہے...... یہ وہ خاتون ہے......جس کا

اد جس کا باپ...... جس کا خاوند اور جس کے چار بھائی...... یکے بعد دیگرے
دشاہ بنے...... سات نسبتوں سے یہ لڑکی ملکہ تھی...... ایسی خاتون کی تاریخ
س نظیر کوئی نہیں ہے...... یہ کہہ رہی ہے...... میں مزدوری کرلوں گی۔

اور حضرت عمر بن عبدالعزیز جب گورنر تھے...... خلیفہ نہیں بنے
تھے...... تو سوا ونٹوں پر ان کے کپڑے آتے تھے۔

ایک دفعہ جا رہے تھے...... ریشمی لباس پہنا ہوا تھا...... اور ٹخنوں
سے نیچے تھا (جبکہ اللہ کے نبی کا حکم ہے ٹخنوں سے اوپر رکھو) تو ایک شخص نے کہا
ر! اپنی شلوار اوپر کرو، تو جواب دیا:-

بادشاہوں سے بات کرنے کا سلیقہ سیکھو، دوبارہ کہا تو
گردن اڑ جائے گی۔

س وقت یہ ولید بن عبدالملک کی طرف سے گورنر تھے، جب یہ خلیفہ بنے تو
ارے نظام ہی بدل گئے۔

ایک مرتبہ انہوں نے اپنے نوکر کو آٹھ روپے دیئے کہ جاؤ چادر
لے کر آؤ، وہ لے آیا، کہا بہت نرم ہے واپس کردو مجھے نہیں چاہئے۔ وہ نوکر ہنسنے
، کہا کیوں ہنسے ہو۔ کہا:-

جب آپ گورنر تھے تو آپ نے آٹھ سو درہم دیئے اور کہا تھا چادر
ؤ، میں آٹھ سو کی چادر لے کر آیا تو آپ نے کہا تھا، بہت سخت ہے واپس
ردو، مجھے نہیں چاہئے، آج آٹھ روپے کی چادر آپ کو نرم نظر آ رہی ہے۔

تو ان کی بیوی نے کہا میں مزدوری کرلوں گی، آپ تنخواہ لے لیں
،انہوں نے اپنے خزانچی کو بلایا، کہا بھئی ہمیں تنخواہ پیشگی دے دو ہم نے کپڑے
بنانے ہیں، تو وہ کہنے لگا:-

آپ ایک مہینہ زندہ رہنے کی ضمانت دے دیں میں آپ کو
تنخواہ دے دیتا ہوں، تو کہنے لگے میں تو ایک دن کی بھی
ضمانت نہیں دے سکتا۔

گھر میں آئے، بیوی نے کہا کیا بات ہے؟ کہا بچوں سے کہہ دو
کہ ان کا باپ انہیں کپڑے نہیں لے کے دے سکتا، دو سال دو مہینے یہ مشقت
اٹھائی اور اس کا رزلٹ کیا ملا۔ انہوں نے حضرت رجاء کو بلایا، کہا:

رجاء! میں نے عبدالملک کو قبر میں رکھا تو اس کا چہرہ قبل رخ سے
پھر چکا تھا......اور رنگ کالا سیاہ ہو چکا تھا......پھر ولید کو قبر میں رکھا......تو
میں نے اس کے کفن کی گرہ کھول کر دیکھا......اس کا چہرہ قبلے سے ہٹ چکا تھا
اور رنگ سیاہ ہو چکا تھا...... پھر میں سلیمان کو قبر میں رکھا (جو بنو امیہ کا
خوبصورت ترین انسان تھا)......اور اس کی گرہ کو کھولا......تو اس کا چہرہ قبلے
سے ہٹ چکا تھا......اور رنگ کالا سیاہ ہو چکا تھا......اب میں جا رہا ہوں......
مجھے دیکھ لینا میرے ساتھ کیا ہوتا ہے۔

تو ان کا حال اللہ نے قبر میں جانے سے پہلے ہی دکھا دیا......

جب ان کی میت کو لحد کے قریب کر دیا......تو ہوا کا ایک جھونکا آیا......اور ایک

پرچہ گرا...... پرچے کو اٹھا کر دیکھا تو اس پر لکھا ہوا تھا۔

**...بسم اللہ الرحمن الرحیم. برا ء ۃ من اللہ بعمر ابن عبدالعزیز من النار...**

یہ عمر بن عبدالعزیز کی جہنم سے نجات کا پروانہ ہے، پروانے کو کفن میں ڈال دیا گیا۔

فرماتے ہیں:-

جب میں نے کفن کھولا اور چہرے کو دیکھا تو منہ قبلے کی طرف تھا اور یوں لگ رہا تھا جیسے چودھویں رات کے چاند کے ٹکڑے کو کاٹ کر قبر میں رکھ دیا گیا ہو۔

میرے بھائیو! جسم کا استعمال سیکھنا پڑتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں طریقہ محمدی چلتا ہے... صبغۃ اللہ ... کون اللہ کے رنگ میں رنگا ہوا ہے، کون حضرت محمد ﷺ کا ہے، تو یہ تبلیغ کی محنت اس میں رنگنے کی محنت ہے۔ اس میں آپ نکل کر اللہ کے دین کو پھیلائیں۔

# سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ کا قصہ

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ قتل ہے...... بخاری شریف کی ایک روایت ہے...... کہ بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی ننانوے قتل کر چکا...... اس کے بعد اسے خیال آیا کہ میں توبہ کرلوں...... اس نے کسی ان پڑھ سے پوچھ لیا...... کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ اس نے کہا:-

تیری توبہ کیسے قبول ہو سکتی ہے، ننانوے قتل کر چکا ہے تو تو سیدھا دوزخی ہے۔اس نے کہا:-

تو سو پورے کروں ادھورا کام تو نہ ہو اور اسے بھی اڑا دیا۔

اور سو پورے کر دیئے۔

پھر اسے خیال آیا کہ توبہ کروں تو کسی عالم سے پوچھا کہ میری توبہ قبول ہے؟ کہا بیٹا! کیوں نہیں...... لیکن ایک شرط ہے کہ توبہ پکی ہونی چاہئے اور توبہ پکی اس وقت ہوتی ہے...... جب آدمی اچھا ماحول اختیار کرے...... تو یہاں چونکہ ماحول اچھا ہے نہیں...... تو یہ شہر چھوڑ دے...... اور فلاں بستی چلا جا...... وہاں نیک لوگ رہتے ہیں...... وہاں تیری توبہ پکی ہو جائے گی۔

یہی ہم کہتے ہیں...... نارووال ہو...... یا پاکستان کا کوئی شہر ہو ماحول اتنا گندا ہے...... کہ توبہ پکی ہوتی نہیں...... اس لئے توبہ پکی کرنے لے

اسے چلے اور چار مہینے کے لئے چھوڑ دیں۔

عورتوں کا دل چونکہ نرم ہوتا ہے...... اس لئے ان کو تین دن میں وہ کچھ حاصل ہو جاتا ہے...... وہ مردوں کو تین چلے میں حاصل ہوتا ہے...... زمین نرم ہوتی ہے...... اس نے کہا جی میں تیار ہوں...... میری توبہ قبول ہونی چاہئے...... عالم نے کہا تو یہاں سے نکل جا...... اس نے سامان اٹھایا اور چل دیا...... لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ یہ بستر اٹھا کر نکل پڑتے ہیں...... تو یہ بنی اسرائیل سے بستر اٹھانا چلا آرہا ہے۔

وہ چل پڑا راستے میں بیمار ہو گیا...... اور موت نے آگھیرا...... اور اسے نظر آیا کہ نہیں بچتا...... تو اس نے آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیا...... جب گر پڑا تو رینگنا شروع کر دیا...... اور جب موت نے جھٹکا دیا...... تو اس نے لپک کر چھلانگ لگائی...... اور جب اس نے چھلانگ لگائی...... تو اس کے دونوں ہاتھ آگے پھیلے ہوئے تھے اور اسی حال میں اس کی روح قبض ہو گئی۔

اللہ کو اس کی یہ ادا ایسی پسند آئی...... کہ اللہ نے قیامت تک کے لئے اس کہانی کو...... ہم تک پہنچانے کے لئے...... دنیا میں ہی اس پر مقدمہ چلا دیا...... جنت کے فرشتے بھیج دیئے...... اور دوزخ کے فرشتے بھی بھیج دیئے۔

دوزخ والے کہنے لگے:- ہمارا قیدی ہے......

جنت والے کہیں:- ہمارا مہمان ہے...... توبہ کر چکا ہے......

دوزخ والے فرشتوں نے کہا:۔

توبہ پوری نہیں ہوئی، وہاں جاتا تو پوری ہوتی۔

جنت والے کہنے لگے:۔ توبہ پوری ہوگئی ہے کہ جب چل پڑا تو توبہ ہوگئی۔

فیصلہ نہیں ہورہا تھا...... تو اللہ تعالیٰ نے ایک تیسرا فرشتہ بھیجا......

اس نے کہا:۔

ادھر کی زمین بھی ناپو...... اور ادھر کی زمین بھی ناپو...... اگر گھر کے قریب ہے...... تو دوزخی...... اور اگر اس بستی کے قریب ہے...... تو جنتی ہے...... حالانکہ گھر کا فاصلہ کم تھا...... اور اس بستی کا زیادہ تھا...... لیکن زمین بھی اللہ کی...... اور جہان بھی اللہ کا۔

جب ماپنے لگے...... تو اللہ نے بستی کی طرف والی زمین سے کہا سکڑ جا...... اور گھر کے طرف والی زمین سے کہا پھیل جا...... یہ پھیل گئی اور وہ سکڑ گئی...... بستی کی طرف گھٹ گئی...... اور گھر کی طرف بڑھ گئی...... اور اللہ نے کہا میرے بندے کو جنت میں داخل کردو۔

......☆......☆......☆......
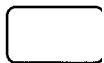
# دنیا میں خالی ہاتھ آئے اور جاؤ گے بھی خالی ہاتھ

کوئی گھر سلامت نہیں، یہ گھر کتنے شوق سے بنا پڑا ہے۔ لیکن کتنی حسرت کی بات ہے کہ چند دنوں کے بعد لوگ اس کو چھوڑ کر جانا شروع ہو جائیں گے اور مٹی اور کیڑوں کے گھر میں جا کر ان کے اپنے ہی ان کو دبا دین گے۔ کوئی ان کی ہائے ہائے بھی نہیں سنے گا کہ ہم نے کتنے ارمانوں سے گھر بسایا۔

ایک ایک پودے کا انتخاب کر کے لگایا، مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ ہاں ہاں! یہی دنیا کی ریت ہے کہ مرنے والوں کو کوئی گھر میں نہیں رکھا کرتا، یہاں زندوں کے لئے مقام ہے۔ مرنے والوں کے لئے کوئی مقام نہیں ہے۔ جاؤ جاؤ۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ اس گھر بنانے والے کو کوئی یاد بھی نہیں کرے گا کہ کسی نے یہ گھر بنایا تھا، قبریں بھول جائیں گی۔ نام بھول جائیں گے۔ یہ بھی بھول جائے گا کہ کبھی مل کر بیٹھے تھے۔

اس جہاں کی سرشت اور فطرت میں ہی بے وفائی ہے۔ اس جہاں کی فطرت بھول جانا ہے۔ فطرت مٹنا ہے، بچنا نہیں ہے، کہتے ہیں مرتے

مرتے بچا، ارے ایک دن بچتے بچتے مر ہی جاؤ گے۔ کب تک کہو گے مرتے مرتے بچا۔ ایک دن بچتے بچتے مر ہی جاؤ گے۔

وہ دیکھو جنازے اٹھ رہے ہیں، ایک دن ہم بھی اٹھا دیئے جائیں گے۔ اس جہان میں جی لگنے سے پہلے ہی ایک ضرب لگی کہ یہاں تو مرتے بھی ہیں۔ یہاں تو اٹھ جاتے بھی ہیں بڑے بڑے خوبصورت مناظر کو چھوڑ کر، بڑے بڑے خوبصورت بیڈرومز کو چھوڑ کر، بڑے بڑے عالیشان بستروں کو چھوڑ کر، مٹی کے گھروں میں سوتے ہیں۔ مٹی کے بستر پر لیٹتے ہیں اور مٹی کی چادر اوڑھ کر ایسے بجھ جاتے ہیں جیسے شمع جلتے جلتے بجھتی ہے۔ تو اپنا وجود بھی مٹا جاتی ہے، جیسے تھی ہی کوئی نہیں کوئی آیا ہی نہ تھا بنانے کے لئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

# دنیا دھوکہ کا گھر ہے

تو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی حیثیت بتا رکھی ہے کہ یہ مچھر کا پر بھی نہیں۔ اگر ہوتی تو کافر کو گھونٹ نہ ملتا، اور حقیقت یہ بتائی کہ اگر تم پکے رہتے تو میں تمہیں دنیا میں کچھ نہ دیتا اور کافر کے گھر سونے اور چاندی کے، جسم لوہے کے، نہ بوڑھے ہوتے نہ بیمار ہوتے، صف موت آتی اور کچھ ہوتا۔

اس کا نتیجہ کیا بتایا... **والاخرة عند ربک للمتقین** ...اور یہ سارے کا سارا دنیا میں چار دن کا کھیل تماشا تھا، پھر اصل انجام تو میرے پاس تقوے والوں کا ہے، اب دنیا کا بنانے والا ہمیں اس کی قیمت بتا رہا... **وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور** ... کہا یہ ساری دنیا ایک دھوکہ ہے اور دھوکہ کسے کہتے ہیں؟ ہو نہ اور نظر آئے، اس کو دھوکہ کہتے ہیں، آپ کو دنیا کی خوبصورتی نظر آرہی ہے، اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ دھوکہ ہے حقیقت نہیں، آپ کو جوانی نظر آرہی ہے، اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ دھوکہ ہے، آپ کو خوبصورت وادیاں نظر آرہی، اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ دھوکہ ہے۔

بڑی بڑی بلڈنگیں نظر آرہی ہیں، حکومت نظر آرہی ہے، طاقت نظر آرہی ہے، دولت نظر آرہی ہے، عزت نظر آرہی ہے، ذلت نظر آرہی ہے، بدصورتی نظر آرہی ہے، پریشانی نظر آرہی ہے، جو بھی شکل ہے، حسن کے نقشے

ہوں، بدصورتی کے نقشے ہوں، عزت کی چوٹی ہو یا ذلت کی پستی ہو۔

اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ تمہاری نظر کا دھوکہ ہے اور کچھ بھی نہیں ہے... **دار الغرور** ... دھوکے کا گھر... **متاع الغرور** ... دھوکے کا سامان... **جناح بعوض** ... مچھر کا پر ہے۔

تو اللہ نے اس دنیا کو تین خطاب دیئے ہیں، دھوکے کا گھر، مچھر کا پر اور مکڑی کا جالا۔ اگر کوئی آدمی مچھر کے پروں سے جھولی بھر لے، تو آپ کیا کہیں گے؟ کہ بڑا خوش نصیب ہے بھئی دیکھو کتنا مال لے کے جا رہا ہے، بلکہ یہ کہیں گے کہ یہ اتنا پاگل ہے، کہ مچھروں سے جھولی بھر کے لے جا رہا ہے۔

دنیا قیمتی نہیں بلکہ ایمان قیمتی ہے۔ اللہ نے ہمیں ایمان دیا، ہم مسلمان ہیں، یہ کتنی بڑی ہمارے اوپر اللہ کی رحمت کی بارش ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان بنا دیا، ساری دنیا کے کافر مسلمانوں کی وجہ سے زندہ ہیں، ساری دنیا کے مشرک، یہودی اور عیسائی مسلمانوں کی وجہ سے زندہ ہیں۔ مسلمان نہ ہوں تو ساری کائنات توڑ دی جائے، مسلمان نہ ہوں تو زمین و آسمان کا نقشہ ٹوٹ جائے... **لا تقوم الساعة حتى يقال على وجه الارض ... الله... الله**... جب تک ایک مسلمان بھی زندہ ہے قیامت نہیں آئے گی۔

# ......فضائل عمر رضی اللہ عنہ......

حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کے طفیل بائیس لاکھ مربع میل میں اسلام پھیلا۔ اور وہ شخص ہے جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ جس راستے سے گزرتا ہے شیطان وہ راستہ بدل جاتا ہے۔ اور وہ شخصیت ہیں جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں فرمایا سوا لاکھ کا مجمع ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر فخر فرما رہے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ پر خاص طور پر فخر کیا جا رہا ہے۔

یہ وہ آدمی ہے جس پر اللہ فخر فرماتے ہیں، جس پر اللہ کو فخر ہے وہ شخصیت۔ تو کتنا بڑا مقام کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتا۔ میرے دو وزیر زمین میں اور دو وزیر آسمان میں ہیں۔ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم میرے دنیا کے وزیر ہیں اور جبریل و میکائیل علیہما السلام میرے آسمان کے وزیر ہیں۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ایک ہاتھ عمر رضی اللہ عنہ کا پکڑا اور فرمایا میں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما قیامت کے دن اس طرح اکٹھے کھڑے ہوں گے کہ میرے دائیں طرف ابوبکرؓ نکلے گا اور بائیں طرف عمرؓ نکلے گا۔

کتنی بشارتیں میں نے آپ کو سنا دیں۔ اور بائیس لاکھ مربع میل کا اسلام لاکھوں انسان جس کی برکت سے مسلمان ہوئے۔ اسلام کو ان کی برکت سے عزت ملی۔ بلندی ملی اور انہیں اللہ کے نبی ﷺ نے مانگ کر لیا۔ یا اللہ! مجھے عمر دے دے۔

اور پھر ان کو جو موت آئی وہ غفلت کی موت نہیں بلکہ شہادت کی موت ہے۔ نماز پڑھاتے ہوئے فجر کی نماز میں کھڑے ہوئے انہیں اللہ تعالیٰ نے شہادت کا انعام بخشا اور جب موت کی دستک کو محسوس کیا تو اپنے بیٹے عبداللہ کو بلایا اتنی بشارتوں کے باوجود اور فرمایا: عبداللہ! اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ کر آؤ کہ عمر اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے اور یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین اجازت چاہتا ہے بلکہ یہ کہنا کہ عمر اجازت چاہتا ہے۔ اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے میرے مرنے کے بعد وہاں دفن کرنا اگر اجازت نہ دیں تو مجھے قبرستان میں دفن کر دینا۔
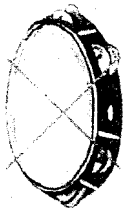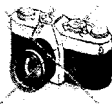
حضرت عبداللہ جب پوچھنے گئے تو دیکھا کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا رو رہی ہیں۔ حضرت عبداللہ نے عرض کیا کہ اماں جان! میرا باپ عمر اپنے ساتھویں کے ساتھ جگہ چاہتا ہے۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن اگر عمر چاہتا ہے تو اسے میں اپنی ذات پر ترجیح دوں گی۔ میری طرف سے اجازت ہے۔
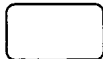
یہ اور بڑی خوشخبری مل گئی اور اونچی بات ہوگئی۔ حضرت عبداللہ ؓ نے آکر عرض کیا ابا جان! مبارک ہو۔ پڑوس کی اجازت مل گئی۔ قیامت تک کا ساتھ، دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی۔ فرمایا نہیں نہیں بیٹا ممکن ہے میری شرم میں اجازت دی ہو۔ جب میں مرجاؤں میرا جنازہ اٹھا کر لے جانا اور وہاں رکھ کر ایک دفعہ پھر اجازت مانگنا۔ اس وقت اگر اجازت مل جائے تو اندر لے جانا۔ یہ سب کچھ فضائل بھی آپ نے دیکھ لئے، شہادت بھی آپ نے دیکھ لی اور حضور ﷺ کے پڑوس کی جگہ بھی دیکھ لی۔

اس سب کے باوجود جب محسوس ہوا کہ موت آرہی ہے تو ان کا سر بیٹے کی گود میں تھا اسے ارشاد فرمایا: بیٹا میر سر زمین پر رکھ دے، مٹی پہ رکھ دے۔ انہوں نے آپ کا سر مٹی پر رکھ دیا۔ تو وہ اپنے گال مٹی پر رگڑنے لگے اور کہنے لگے... **ویل لک یا عمر ان لم یغفرلک ربک**... اے عمر! تو برباد ہوگیا اگر تیرے اللہ نے تجھے معاف نہ کیا۔

معافی کی کوئی کسر باقی تھی، اس لئے میں نے آپ کو ان کے فضائل و کمالات سنائے تاکہ پتہ چلے کہ کون آدمی جارہا ہے... **ویل لک یا عمر ان لم یغفرلک ربک** ... اے عمر تو برباد ہوگیا اگر تیرے رب نے تجھے معاف نہ کیا۔ یہی دہراتے رہے (اور جان جان آفرین کے سپرد کردی) یہ وہ شخص جن کے لئے جنت سجائی گئی۔ جن کے استقبال فرشتوں نے کئے۔

لیکن موت کے وقت یہ کیفیت تھی کہ بار بار یہ کہہ رہے تھے میں مر گیا اگر میرے رب نے مجھے معاف نہ کیا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھایا۔ میت کو اٹھا کر جا کر حضور ﷺ کے دروازے کے سامنے رکھ دیا۔ سار المجمع پیچھے میت آ گے۔ عبداللہ بن عمرؓ ان کے بیٹے آگے بڑھے اور دروازے پر دستک دی۔

حضرت اماں عائشہ رضی اللہ عنہا اندر تھیں۔ عرض کیا اماں جان! میرا باپ عمر بن خطاب ؓ دروازے پر حاضر ہو چکا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چادر اٹھائی، پردہ کیا اور فرمایا... مرحبا بعمر ... عمر کے لئے راہیں کھلی ہیں۔ اور باہر دوسرے گھر میں تشریف لے گئیں۔ تاکہ قبر کھودی جا سکے۔ جس شخص کو اتنے اعزاز مل رہے وہ موت پر یوں کہہ رہا ہے برباد ہو گیا میں اگر مجھے میرے اللہ نے معاف نہ کیا۔

جب حضرت عمرؓ کی قبر کھود رہے تھے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں میں نے محسوس کیا کہ میرے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا ہے۔ جب میں نے پیچھے دیکھا تو حضرت علی ؓ کھڑے ہوئے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ ارشاد فرما رہے تھے: اے عمرؓ! مجھے پتہ تھا کہ تو اس جگہ کے سوا کہیں بھی دفن نہیں ہو سکتا۔ تیرے لئے یہی جگہ تھی اس لئے کہ

میں نے ایک دفعہ نہیں بلکہ کتنی دفعہ حضور ا سے ان کانوں سے سنا کہ اللہ کے نبی ا نے فرمایا: میں اور میرے ساتھی ابوبکرؓ اور عمرؓ، میں اور میرے رفیق ابوبکرؓ اور عمرؓ، میں اور میرے صحابی ابوبکرؓ اور عمرؓ۔ یہ بول میں نے بیسیوں دفعہ اللہ کے نبی ا سے سنا۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ اس جگہ میں تیرے سوا کوئی آ ہی نہیں سکتا۔

اتنی بڑی تیاری کئے ہونے کے باوجود لرزاں وترساں، کانپتے ہوئے، تھراتے ہوئے مر گئے۔ ہمارے پاس کیا ہے؟ پھر یہ کیسی غفلت ہے اس کو کیسے دور کیا جائے۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہاں سے وہ الفاظ لائے جائیں جو دل کے پردوں کو جا کر چیریں، اور اندر جا کر سوئے ہوئے ایمان کو بیدار کریں۔ اپنی بے بسی نظر آتی ہے۔

# مولانا ارسلان بن اختر کی تالیفات